رنگین شمارہ
بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
بفیضانِ نظر
سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ افخم حضرتِ سیّدنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
مدنی چینل دیکھتے رہئے
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ
مئی 2017ء
تفسیر قرآنِ کریم
ص 04
اسلام ہی مدارِ نجات ہے
ص 07
مدنی مذاکرہ
دارُالافتاء اہلسنّت
ص 17
ص 01
شبِ براءت
اور
آتش بازی
ص 29
مدنی کلینک و روحانی علاج
شوگر (ذیابیطس)
ص 15
کوا اور ہدہد
مدنی پھول
ص 31
لو (Heat stroke) لگنے پر ابتدائی طبی امداد
ص 27
محدّثِ اعظم پاکستان اور حدیث
امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی دُعا
یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جنہوں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے لئے بھاگ دوڑ کی اور وقت دیا، ان سب کو جزائے خیر عطا فرما اور ان کی قبور کو اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں سے آباد فرما اور جس جس نے بھی اس میں دامے، درمے، قدمے، سخنے حصہ لیا اور آئندہ بھی جو اس میں حصہ لیتے رہیں گے، ان سب کی بے حساب مغفرت فرما کر انہیں ثواب سے مالا مال فرما۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شبِ براءت اور آتش بازی

فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

میرا بچپن اور جوانی کے ابتدائی ایام باب المدینہ (کراچی) کے اولڈ سٹی ایریا میں گزرے، ہمارے ہاں یہ بات مشہور تھی کہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات پٹاخوں کی رات ہے۔ جب یہ رات آتی تو نوجوان ایک دوسرے کو یہ کہتے کہ **"پٹاخوں کی رات آگئی، پٹاخوں کی رات آگئی۔"** میں دیکھتا تھا کہ کئی جگہوں پر شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا چاند نظر آتے ہی آتش گیر مادہ، بارود، پٹاخے اور آتش بازی کا دیگر سامان پسِ پردہ سجا کر رکھا جاتا جسے خرید کر بچے بے دریغ استعمال کرتے۔ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں رات آنے سے قبل ہی ماں باپ بچوں کو یہ سامان خریدنے کے لئے رقم دیتے اور کچھ خود ہی خرید کر لے آتے۔ جب یہ رات شروع ہوتی تو چاروں طرف سے آتش بازی اور پٹاخے پھوڑنے کی آوازیں سنائی دیتیں۔

اسی ماحول میں ایک وقت گزارا، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے غالباً 1991ء میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آیا، مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد پتا چلا کہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب پٹاخے کی رات نہیں بلکہ جہنم کی آگ سے **براءت (چھٹکارے) کی رات** ہے۔ اس طرح کے فرامینِ مصطفےٰ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے بھی آگاہی ہوئی: 1 میرے پاس جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا یہ شَعْبَان کی پندرَہویں رات ہے، اس میں اللہ تعالیٰ جہنّم سے اِتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بَنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر مشرِک اور عداوت (دشمنی) والے اور رِشتہ کاٹنے والے اور (تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے والے اور والِدَین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نَظَرِ رَحمت نہیں فرماتا۔ (شعب الایمان، 3/383، حدیث: 3873) 2 جب پندرَہ شَعْبَان کی رات آئے تو اس میں قِیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ غُروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: ہے کوئی مجھ سے مغفِرت طَلَب کرنے والا کہ اُسے بَخْش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں! ہے کوئی مُصیبت زدہ کہ اُسے عافیّت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقْت تک فرماتا ہے کہ فَجْر طُلوع ہو جائے۔ (ابنِ ماجہ، 2/160، حدیث: 1388) اِنہی فضائل کی وجہ سے شب براءت کے موقع پر اکثر مساجِد میں شب بیداری کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ عاشقانِ رسول عبادت کے ساتھ ساتھ ایسے پسندیدہ کام بھی کرتے ہیں مثلاً قراٰن خوانی کرنا، اپنے مرحومین اور دیگر مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلانا، قبرستان حاضر ہونا اور فاتحہ پڑھنا، فقرا و مساکین کی مدد کرنا وغیرہ۔ ان نیک اعمال سے ایمان کو تقویت ملتی، قلبی و روحانی سکون ملتا اور آخرت کی تیاری کا سامان ہوتا ہے۔

شب براءت کیسے گزاریں؟ شبِ بَرَاءَت میں اعمال نامے تبدیل ہوتے ہیں اس لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں 14 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو بھی روزہ رکھا جاتا ہے تاکہ اَعمال نامے کے آخری دن بھی روزہ ہو۔ 14 شعبان کو مساجد میں عصر کی نماز باجماعت پڑھ کر وہیں نفل اعتکاف کیا جاتا ہے تاکہ اعمال نامہ تبدیل ہونے کے آخری لمحات میں مسجِد کی حاضِری، اعتکاف اور انتظارِ نماز وغیرہ کا ثواب لکھا جائے۔ غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کیا جاتا ہے۔ نمازِ مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد چھ نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی جاتی ہے اور دعائے نصف شعبان بھی پڑھی جاتی ہے یوں شب براءت کا آغاز ہی نیکیوں سے کیا جاتا ہے۔ (ان نوافل کو ادا کرنے کا طریقہ امیرِ اہلِ سنت کے رسالے **"آقا کا مہینا"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے پڑھ لیجئے اسی میں دعائے نصف شعبان بھی ہے) اس کے بعد عاشقانِ رسول کھانا کھاتے ہیں، نمازِ عشاء باجماعت ادا کی جاتی ہے، پھر اجتماعِ ذکر و نعت کا آغاز ہوجاتا ہے، میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"مدنی مذاکرہ"** فرماتے ہیں، مبلغینِ دعوتِ اسلامی سنتوں بھرے بیانات کرتے ہیں، اجتماع کے اختتام پر پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کے روزے کے لئے سَحری کا اہتمام کیا جاتا ہے، شرکائے اجتماعات

بقیہ صفحہ 09 پر ملاحظہ کیجئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فہرس (Index)

☆اس شمارے کی شرعی تفتیش دار الافتاء اہلسنّت کے مفتی حافظ محمد کفیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے فرمائی ہے۔

☆ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔ https://www.dawateislami.net/magazine

سب کا پیدا کرنے والا، میرا مولا میرا مولا

سب کا پیدا کرنے والا، میرا مولا میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلیٰ، میرا مولا میرا مولا

جگ کا خالق سب کا مالک، وہ ہی باقی، باقی ھالِکٌ[1]
سچا مالک سچا آقا، میرا مولا میرا مولا

سب کو وہ ہی دے ہے روزی، نعمت اُس کی دولت اُس کی
رازِق داتا پالَن ہارا،[2] میرا مولا میرا مولا

ہم سب اُس کے عاجِز بندے، وہ ہی پالے وہ ہی مارے
خوبی والا سب سے نِیارا،[3] میرا مولا میرا مولا

اَوّل آخِر غائب حاضر، اُس کو روشن اُس پہ ظاہر
عالِمِ دانا واقِفِ کُل کا، میرا مولا میرا مولا

عِزّت والا، حِکمت والا، نِعمت والا، رحمت والا
میرا پیارا میرا آقا، میرا مولا میرا مولا

طاعت سجدہ اُس کا حق ہے، اُس کو پوجو وہ ہی رب ہے
اللہ اللہ اللہ، میرا مولا میرا مولا

کتاب العقائد، ص13
از صدرُ الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

آنکھوں کا تارا نامِ محمد

آنکھوں کا تارا نامِ محمد
دل کا اُجالا نامِ محمد

اللہُ اَکْبَر ربُّ العُلا نے
ہر شے پہ لکھا نامِ محمد

رکھو لحد میں جس دَم عزیزو
مجھ کو سُنانا نامِ محمد

روزِ قیامت میزان و پُل پر
دے گا سہارا نامِ محمد

پُوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا
میں یہ کہوں گا نامِ محمد

اپنے رَضا کے قُربان جاؤں
جس نے سِکھایا نامِ محمد

اپنے جمیلِ رَضوی کے دل میں
آجا سَما جا نامِ محمد

قبالۂ بخشش، ص73
از مداحُ الحبیب محمد جمیل الرحمٰن خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

ہو نائبِ سرورِ دوعالَم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہو نائبِ سرورِ دوعالَم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
سراجِ اُمّت فَقیہِ اَفْخَم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

ہے نام نعمان ابنِ ثابت، ابوحنیفہ ہے ان کی کُنیت
پکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

حسد کی بیماری بڑھ چلی ہے، لڑائی آپس میں ٹھن گئی ہے
شہا مسلمان ہوں مُنظّم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

عطا ہو خوفِ خدا خُدارا، دو اُلفتِ مصطفٰے خُدارا
کروں عمل سنتوں پہ ہر دَم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مصطفٰے ہوں
کرم پئے شاہِ غوثِ اعظم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

مروں شہا زیرِ گنبد، ہو مدفن آقا بقیعِ غَرقَد
کرم برائے رسولِ اکرم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

جگر بھی زخمی ہے دل بھی گھائل، ہزار فکریں ہیں سو مسائل
دُکھوں کا عطار کو دو مَرہم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

وسائلِ بخشش، ص573
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

(1) ھالِکٌ: ہلاک ہونے والا۔ (2) پالَن ہارا: پالنے والا۔ (3) نِیارا: نرالا۔

اسلام ہی مدارِ نجات ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔(پ3،اٰل عمران:19)

تفسیر: اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کا خالق، مالک، رازق اور پالنے والا ہے خواہ وہ کسی بھی دین و مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو پیدا کیا، وہی سب کو رزق دیتا اور سبھی کو حیات اور لوازماتِ حیات عطا فرماتا ہے۔ یہ سب سلسلۂ تکوین یا آسان الفاظ میں نظامِ کائنات ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جانوروں کی طرح صرف کھانے، پینے اور خواہشات پوری کرنے کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ ان کے لئے ایک خاص مقصدِ حیات مُتَعَیَّن فرمایا ہے، اس لئے انہیں بغیر ہدایت کے نہیں چھوڑا بلکہ حقیقی کامیاب زندگی گزارنے، مقصدِ حیات کو پورا کرنے اور بارگاہِ الٰہی میں سُرخُرو ہونے کے لئے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے اسلام کی صورت میں ہمیشہ ایک بہترین طریقہ عطا فرمایا ہے اور اس سلسلۂ ہدایت کو اپنے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مکمل فرمادیا۔ اب انہی کی نُبُوّت کا دور ہے اور انہی کی پیروی میں نجات ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر صرف یہی دین "اسلام" ہے جیسا کہ درج بالا آیت میں بیان ہوا ہے۔ مزید تفہیم کے لئے اسی بات کو کچھ تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے:

1 اگرچہ ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لیکن اب اسلام سے مراد صرف وہ دین ہے جسے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لے کر آئے ہیں۔ 2 ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ اسلام ہی وہ آخری دین ہے جو قیامت تک باقی رہے گا اور جسے اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے حتمی، فیصلہ کُن اور کامل دین قرار دیا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے، ارشاد فرمایا: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔(پ6،المآئدۃ:3)

3 اس دینِ اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہرگز مقبول نہیں خواہ وہ بت پرستی، آتش پرستی، مَظاہر پرستی کا دین ہو یا کوئی آسمانی کہلانے والا دین، جیسا کہ ارشاد فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ﴾ ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔(پ3،اٰل عمران:85) 4 ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامت تک تمام انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں اور آخرت کی کامیابی، جہنم سے چھٹکارا اور جنّت کے حصول کی قطعی شرط اب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا ہے، جیسا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اس اُمّت میں سے جو آدمی بھی خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی، میری نبوت کی خبر سنے، پھر وہ اس شریعت پر ایمان لائے بغیر مرجائے جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ جہنمی ہے۔(مسلم، ص82، حدیث:386)

بقیہ صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیے!

ہر نیکی صدقہ ہے

مفتی محمد شفیق عطاری مدنی

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَۃٌ، وَمَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَی نَفْسِہٖ وَاَھْلِہٖ کُتِبَ لَہُ صَدَقَۃٌ"

ہر نیکی صدقہ ہے اور بندہ جو بھی چیز اپنی جان اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے، اس پر بندے کے لئے صدقے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(مستدرک، 2/358، حدیث:2358)

یہ حدیثِ مبارک اپنے مضمون و مفہوم کے اعتبار سے بہت وُسعت رکھتی ہے اور اس میں غریب سے غریب شخص کے لئے بھی صدقہ کی بشارتیں ہیں کیونکہ صدقہ جس طرح مال کے ذریعے ہوتا ہے ایسے ہی نیکی کے کاموں کے ذریعے بھی ہوتا ہے یعنی صدقہ کا ثواب اسے مل جاتا ہے۔

ہر بھلائی صدقہ ہے

علامہ قَسطلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ہر وہ اچھا کام جو انسان کرتا ہے یا جو اچھی گفتگو کرتا ہے جس کو شریعت نے پسند فرمایا یا ناپسند بات سے منع کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ لکھی جاتی ہے۔(ارشاد الساری، 13/54) ایک روایت میں ہے: ہر بھلائی صدقہ ہے وہ بھلائی امیر کے ساتھ ہو یا غریب کے ساتھ۔(حلیۃ الاولیاء، 3/57، رقم:3155) امام جلال الدّین عبدالرحمٰن سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہر نیکی صدقہ ہے یعنی جو بھی اچھا کام کرے گا تو اس کا ثواب مال صدقہ کرنے والے کے ثواب کی مِثل ہے۔

(الدیباج للسیوطی، 3/77)

کیا صدقہ صرف مال سے ہی ہوتا ہے؟

علّامہ ابنِ رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: غریب صحابہ یہ گمان کرتے تھے کہ صدقہ صرف مال سے ہی ہو گا اور وہ مال سے محروم ہیں تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں خبر دی کہ نیکی اور بھلائی کے تمام کام صدقہ ہیں۔ جس صدقے میں مال خرچ نہیں کرنا پڑتا اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) جس کا فائدہ مخلوق کو پہنچتا ہے اور یہ مخلوق پر صدقہ ہوتا ہے جو بسا اوقات مال صدقہ کرنے سے افضل ہوتا ہے اس کی مثال ◄ نیکی کا حکم دینا ◄ برائی سے منع کرنا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالٰی کی اطاعت کی طرف بلانا اور گناہوں سے روکنا ہے اور یہ مال سے ملنے والے مَنافع سے بہتر ہے ◄ کسی کو علمِ نافع سکھانا ◄ قراٰن پاک پڑھانا ◄ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ◄ لوگوں کو فائدہ دینے اور ◄ اُن سے اذیّت دور کرنے والے کاموں میں جلدی کرنا اور ◄ مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا بھی اسی میں شامل ہیں۔

(2) جس کا فائدہ کرنے والے کو ملتا ہے جیسے ◄ تسبیح ◄ تکبیر یعنی اللہُ اَکْبَر، سُبْحَانَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا، اِسْتِغْفَار کرنا ◄ مسجد کی طرف جانا بھی صدقہ ہے اور اِن میں سے اکثر اعمال مالی صدقات سے افضل ہیں کیونکہ یہ اُن غریب صحابہ کے جواب میں فرمائے گئے ہیں جنہوں نے اَغْنِیا کے مال کو خرچ کر کے سبقت لے جانے پر غمگین ہو کر سوال کیا تھا۔(جامع العلوم والحکم، ص295-300)

محمد عبد الماجد عطاری مدنی

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام وہ انسان ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ مخلوق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجتا ہے۔[1] ان میں سے جو نئی شریعت لائے انہیں رسول کہتے ہیں۔[2] دنیا میں سب سے پہلے انسان اور نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں، آپ سے ہی انسانی نسل چلی، اسی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو "اَبُوالْبَشَر" (انسانوں کا باپ) کہتے ہیں۔[3]

● انبیائے کرام سب انسان تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔[4] ● انبیائے کرام شرک وکفر بلکہ ہر قسم کے گناہ اور ہر ایسے عیب سے پاک ہوتے ہیں جو مخلوق کے لئے باعثِ نفرت ہو۔[5] ● اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ کامل عطا فرماتا ہے، دنیا کا بڑے سے بڑا عقل مند ان کی عقل کے کروڑویں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔[6] ● نُبُوّت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، کوئی شخص عبادت وغیرہ کے ذریعے اسے حاصل نہیں کر سکتا۔[7] ● اللہ تعالیٰ انبیائے کرام کو مُعجزات عطا فرماتا ہے جو اُن کی نبوت کی دلیل ہوتے ہیں۔[8] ● اور انہیں غیب پر مُطَّلِع فرماتا ہے۔[9]

● انبیائے کرام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔[10] ان کی تعظیم و توقیر فرض[11] اور ان کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (انکار کرنا) کفر ہے۔[12] ● اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک بے شمار نبی اور رسول بھیجے، ان کی صحیح تعداد وہی جانتا ہے کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔[13] کہنا ہی ہو تو یوں کہا جائے: کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام۔ ● بعض انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام رتبے میں بعض سے اعلیٰ ہیں اور سب سے بڑا رُتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سیّد الانبیا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔[14] ● انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی قبروں میں اُسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں،[15] جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ (یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ذی روح کو موت کا مزا چکھنا ہے اس) کے لئے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہوگئے، اُن کی حیات، حیاتِ شہدا سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔[16]

---

(1) (شرح المقاصد، 3/268) (2) (المسامرۃ، ص231) (3) (روح المعانی، 4/531) (4) (تفسیر قرطبی، 5/193) (5) (المسامرۃ، ص227، 226) (6) (المسامرۃ، ص226) (7) (الیواقیت والجواہر، ص224) (8) (شرح عقائد نسفیہ، ص298) (9) (تفسیر خازن، 1/196) (10) (تفسیر خازن، 2/33) (11) (جواہر البحار، 3/260) (12) (تفسیر روح البیان، 3/394) (13) (المسامرۃ، ص225) (14) (تفسیر کبیر، 2/521) (15) (ابن ماجہ، 2/291، حدیث:1637) (16) (تکمیل الایمان، ص122)

چند منٹ میں نصف، تہائی اور چوتھائی قراٰن پڑھنے کا ثواب

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اِذَا زُلْزِلَت نصف قراٰن کے برابر ہے[1] اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تہائی قراٰن (یعنی 10 پاروں) کے برابر ہے[2] اور قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قراٰن کے برابر ہے۔[3] (ترمذی، 4/409، حدیث:2903)

---

(1) یعنی سورۂ اذا زلزلت کی تلاوت میں پندرہ پارے تلاوت کرنے کا ثواب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/249) (2) یہ سورت (یعنی سورۂ اخلاص) قراٰنِ کریم کے تہائی کا ثواب رکھتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/233) (3) یہ سورت (یعنی سورۂ کافرون) چار بار پڑھنے سے پورے قراٰنِ کریم کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/249)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

پُل صراط سے کون کون گزرے گا؟

سوال: پُل صراط سے صرف مسلمان ہی گزریں گے یا کُفّار بھی گزریں گے؟

جواب: پُل صراط سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ کُفّار بھی گزریں گے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 16 سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 71 اور 72 میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے ربّ کے ذِمّہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اُس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنَّان "نور العرفان" میں آیتِ مبارکہ کے اِس حصّے ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ "ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو" کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ دوزخ جنّت کے راستہ میں ہے۔ دوزخ پر پُلِ صراط ہے سب وہاں سے گزریں گے۔ کُفّار پار نہ لگ سکیں گے، مومن پار لگ جائیں گے کوئی نورِ نظر کی طرح، کوئی ہوا کی طرح، کوئی تیز گھوڑے کی طرح گزریں گے۔ آیتِ مبارکہ کے اس حصّے ﴿ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا﴾ "ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کو پُل صراط پر بھی دوزخ کی گرمی نہ چھوئے گی بلکہ دوزخ کی آگ پکارے گی کہ اے مومن! جلد گزر جا تیرے نور نے میری لَپَٹ بجھادی۔ آیتِ مبارکہ کے اِس حصّے ﴿وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا﴾ "ترجمۂ کنزالایمان: اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے" کے تحت فرماتے ہیں: جو پُل صراط سے پھسل کر دوزخ میں گر جاویں گے۔ کافر وہاں ہمیشہ رہیں گے اور بعض گنہگار مومن جو گر جائیں گے اپنی سزا بھگت کر نکال دیئے جائیں گے۔ یہاں ظالم سے مُراد کافر ہے اور چھوڑ دینے سے مُراد ہمیشہ وہاں رکھنا ہے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرغی کے پنجے کھانا کیسا؟

سوال: مُرغی کے پنجے کھانا کیسا ہے؟

جواب: مُرغی کے پنجے (یعنی ٹانگیں) کھانا جائز ہے۔ میں اِن کو "غریبوں کے پائے" کہتا ہوں کیونکہ غریبوں کا اس مہنگائی کے دور میں گائے، بھینس یا بکرے کے پائے کھانا مشکل ہو گیا ہے جبکہ مرغی کے پنجے سستے ہوتے ہیں اور یہ باب المدینہ (کراچی) بلکہ دیگر کئی شہروں میں بِکتے بھی ہیں۔ انہیں پھینک دینے کے بجائے ان پر کچھ دیر کے لئے آٹا یا نمک لگا کر رکھیں اور پھر گرم پانی سے اچھی طرح دھولیں۔ اب چاہیں تو پورے ہی یا پھر دو ٹکڑے کر کے پکالیں۔

وَاللهُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہوائی جہاز میں کھانے پینے کی احتیاطیں

سوال: ہوائی جہاز میں مختلف اشیاء کھانے پینے کے لئے دی جاتی ہیں تو کیا انہیں کھا سکتے ہیں؟

جواب: ہوائی جہاز میں کھانے پینے بالخصوص گوشت کے مُعاملے میں احتیاط کرنی چاہئے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اپنی سیٹ

ٹِکٹ کروانے سے کم اَز کم ڈبل بارہ(یعنی 24) گھنٹے پہلے اپنے نام کے ساتھ کمپیوٹر میں ایشین ویجیٹیرین (Asian Vegetarian) کی انٹری کروا دیں تو آپ کو مناسب مرچ مَسالے والا کھانا مل جائے گا، اگر صرف ویجیٹیرین(Vegetarian) کی انٹری کروائیں گے تو اس میں مرچ وغیرہ نہیں ہوگی یا بہت کم ہوگی اور پھیکا پھیکا سا ہوگا، یا پھر فِش فوڈ(Fish Food) کی انٹری کروالیں کہ اس میں آپ کو مچھلی کا کھانا پیش کیا جائے گا۔ سی فوڈ(Sea Food) کی انٹری مت کروائیے کیونکہ اس میں رِسک ہوتا ہے کہ کھانے میں کیکڑے یا آکٹوپس(Octopus) وغیرہ ہوں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جلد سے جلد قضا نمازیں ادا کیجئے

سوال: ایک دن میں کتنی قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جتنی طاقت ہو اتنی قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں، عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ ایک دن میں پانچ نمازوں کے ساتھ صرف پانچ نمازیں ہی قضا پڑھ سکتے ہیں۔ اگر کسی پر قضائے عمری نمازیں ہیں تو اُسے چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار، کھانے پینے اور دیگر ضروری کاموں کے علاوہ فارِغ اوقات میں قضائے عمری ادا کرے تاکہ جلد سے جلد وہ ان سے فارغ ہوجائے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں ہے۔

(قضا نمازوں کے مزید احکام جاننے کیلئے 25 صفحات کا رسالہ ”قضا نمازوں کا طریقہ“(حنفی) (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فجر کی نماز کے دوران روشنی ہوجائے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

سوال: سورج نکلنے سے فجر کی نماز قضا ہوجاتی ہے، اگر فجر کی نماز پڑھتے پڑھتے روشنی ہوجائے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

جواب: سورج کی پہلی کرن چمکنے سے پہلے پہلے فجر کی نماز کا سلام پھیرنا ضروری ہے کیونکہ ”فجر کا وقت طلوعِ صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔“ (بہارِ شریعت،1/447) لہٰذا اگر فجر کی نماز پڑھتے پڑھتے سورج کی پہلی کرن چمک گئی تو اب نماز نہیں ہوگی ورنہ ہو جائے گی، کیونکہ روشنی تو صبح صادق کے وقت سے ہی ہونا شروع ہوجاتی ہے اور پھر یہ بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے۔ بعض اوقات موسم ابر آلود ہوتا ہے اور سورج نظر ہی نہیں آتا بلکہ سنا ہے کہ یو۔کے(U.K) وغیرہ میں تو سورج بہت کم نظر آتا ہے تو ایسے موقعے پر اپنے اپنے شہروں یا ملکوں کے ”نقشہ برائے اوقاتِ نماز“ کے مطابق نماز ادا کی جائے۔[1]

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نجومی سے قسمت کا حال معلوم کرنا کیسا؟

سوال: نجومی سے اپنے مسائل معلوم کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: نجومی سے قسمت کا حال دریافت کرنا یا اس سے آئندہ کی خبریں معلوم کرنا شرعاً ”ناجائز“ ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں نجومیوں اور کاہنوں کی بڑی مذمت بیان فرمائی گئی ہے۔[2] اسی طرح طوطے سے بھی اپنی قسمت کا حال نکلوانا شرعاً جائز نہیں۔ نہ جانے انسان کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنی قسمت کا حال طوطے کے حوالے کردیتا ہے!

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ......دعوتِ اسلامی کی مجلس توقیت نے مُلک وبیرونِ مُلک کے اوقاتِ نماز کے نقشے جاری کئے ہیں جو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں، نیز دنیا بھر کے اوقاتِ نماز جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے کمپیوٹر، اینڈ رائیڈ اور آئی فون وغیرہ کیلئے سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں۔

[2] ......رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو کسی نُجومی یا کاہِن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو گویا اِس نے اُس کا انکار کردیا جو (حضرت) محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل کیا گیا۔ (مستدرک حاکم،1/153، حدیث:15)

نمازوں کی پابندی اور سنتوں بھری زندگی گزارنے کے عزم کے ساتھ گھروں کو جاتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شب براءت بڑی عظمتوں اور برکتوں والی رات ہے مگر افسوس! صد افسوس! آج بھی ہمارے معاشرے میں شب براءت کے بارے میں درست معلومات نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک تعداد اس رات کو غفلت بلکہ گناہوں میں گزارتی اور اس کی برکتوں سے محروم ہو جاتی ہے، جس میں آخرت کا سخت نقصان ہے۔ ایسے لوگوں کو **دنیاوی نقصانات** کا بھی سامنا ہوتا ہے جس کا اندازہ اخبارات کی مندرجہ ذیل خبروں سے لگایا جاسکتا ہے: 10 مئی 2016ء مرکز الاولیاء (لاہور، پاکستان) ایک بچے نے ماچس پٹاخہ چلا کر ہمسائے کے گھر پھینک دیا، جس سے گھر میں آگ لگنے سے لاکھوں روپے مالیت کا سامان جل کر تباہ ہو گیا۔ 23 مئی 2016ء رانی پور (باب الاسلام سندھ، پاکستان) میں پٹاخوں سے بجلی کی تاریں جل گئیں۔ تھل (پاکستان) ماچس پٹاخے سے جھگی میں آگ لگ گئی، 5 سالہ بچہ آگ سے جھلس کر جاں بحق ہو گیا۔ 07 فروری 2010ء یوپی ہند کے علاقے سلطانپور میں پٹاخوں سے چھپر میں آگ لگ گئی اور ایک ہی خاندان کے 14 افراد زندہ جل گئے۔ 12 نومبر 2015ء کٹیہار، ہند میں پٹاخوں سے دو گھروں میں آگ لگ گئی، جس سے دونوں گھر جل کر راکھ ہو گئے۔

پٹاخوں کے علاوہ اب تو دنیا بھر میں **آتش بازی** کا ایک عجیب وغریب سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ دنیا بھر میں آتش بازی کا مظاہرہ کرنے کے لئے کی جانے والی سالانہ خرید و فروخت کی رقم کا مجموعی طور پر تخمینہ سامنے لایا جائے تو کروڑوں ڈالر (اربوں روپے) بنے گا۔ دنیا بھر میں آتش بازی کے واقعات میں سالانہ سینکڑوں افراد ہلاک اور کئی لاکھ زخمی ہو جاتے ہیں۔ یہ واقعات مختلف قومی و مذہبی تہواروں اور سالِ نَو کے جشن پر کی جانے والی آتش بازی کے دوران پیش آتے ہیں۔ چند اخباری رپورٹس ملاحظہ فرمائیے: یکم جنوری 2005ء ارجنٹائن کے دارالحکومت بیونس آئرس میں آتش بازی کے نتیجے میں آگ لگ گئی، کم از کم 200 افراد جل کر ہلاک اور 400 سے زائد شدید زخمی ہو گئے 2002ء برطانیہ میں نیو ایئر نائٹ کی آتش بازی نے 1362 افراد کو متأثر کیا، متعدد لوگ اپنے اعضا سے محروم ہوئے، چالیس گھروں کو آگ لگی، 500 گاڑیاں تباہ، 4825 جانور جل کر مر گئے 2004ء پیراگوئے میں آتش بازی کے سبب 400 افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے نیدر لینڈ کے ایک شہر میں آتش بازی کی فیکٹری میں 900 کلو دھماکے دار مواد پھٹنے سے 23 افراد ہلاک جبکہ 947 زخمی ہو گئے۔ دھماکے سے 100 ایکڑ اراضی تک بڑی تباہی ہوئی، 15 گلیوں پر مشتمل 1500 عمارتوں کو نقصان پہنچا، جبکہ 400 گھر مکمل تباہ ہو گئے۔ تباہی کے سبب 1250 افراد بے گھر ہو گئے۔ نقصان کا تخمینہ (اندازہ) 454 ملین یورو، یعنی 50 کروڑ 94 لاکھ 56 ہزار ڈالرز لگایا گیا ہے۔

آتش بازی کا شرعی حکم امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "آتش بازی جس طرح شادیوں اور شبِ براءت میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جُرم ہے کہ اس میں تضییعِ مال (مال کو ضائع کرنا) ہے، قراٰنِ مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا: قال اللہ تعالٰی ﴿ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِؕ-وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ ﴾ (پ15، بنی اسرائیل: 26-27) (ترجمۂ کنزالایمان: اور فضول نہ اڑا، بیشک اُڑانے والے (فضول خرچی کرنے والے) شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے)" (فتاویٰ رضویہ، 23/279)

آتش بازی کا موجد کون؟ آتش بازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اُس نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہو گئی تو اسکے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر اُن میں آگ لگا کر حضرت خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف پھینکے۔ (اسلامی زندگی، ص77)

اس لئے خود بھی اس سے بچئے اور اپنے بچوں کو بھی بچائیے۔ میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ خدارا اپنے حال پر رحم فرمائیے، دنیا و آخرت کے نقصانات سے بچنے کے لئے اپنے اندر تبدیلی لائیے۔ آنے والی شبِ براءت کے مبارک لمحات کو پٹاخوں اور آتش بازی میں برباد کرنے کے بجائے عبادت میں گزاریئے اور دن کا روزہ بھی رکھئے۔ اللہ تعالٰی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

"نیکی کا حُکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا" وہ عظیم مَنْصَب ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمایا، خاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں تشریف آوری کے بعد چونکہ نُبُوَّت کا دروازہ بند ہوگیا تو نیکی کی دعوت کا یہ مَنْصَب اُمّتِ محمّدیہ کو عطا ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس اُمّت کی خُصوصیّت کو یُوں بَیان فرمایا ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (پ4، اٰلِ عمران: 110)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمّت کی وجہِ فضیلت "نیکی کا حُکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا" اِرشاد فرمائی ہے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام اور اُن کے بعد تابعین و تبعِ تابعین نے اس ذمّہ داری کو خوب نِبھایا، جُوں جُوں زمانۂ رِسالت سے دوری ہوتی گئی مسلمانوں میں اس فریضہ کی ادائیگی میں سُستی آتی گئی۔ آج مسلمانوں کی اَکثریّت بے عملی کا شکار ہے، جو لوگ نیکیوں کی طرف راغب ہیں ان میں بھی بہت سے ایسے ہیں کہ "یا شیخ اپنی اپنی دیکھ" پر کاربند ہیں حالانکہ صِرف اپنی اصلاح ہی کی فِکر کرنا اور دوسروں کی طرف سے غفلت برتنا دُنیا و آخرت میں خسارے کا سبب بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: قیامت کے دن ایک شخص دوسرے کے خِلاف دعویٰ کرے گا حالانکہ وہ اُس کو جانتا نہ ہوگا۔ مُدّعیٰ عَلَیہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا) کہے گا: تیرا مجھ پر کیا حق ہے؟ میں تو تجھ کو (صحیح سے) جانتا بھی نہیں۔ مُدّعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) کہے گا: تو مجھے گناہ کرتے دیکھتا تھا اور منع نہیں کرتا تھا۔ (الترغیب والترھیب، 3/186، حدیث: 3546)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جن ذرائع کو اختیار کئے ہوئے ہے اُن میں سے ایک "مَدَنی دورہ" بھی ہے، اس مَدَنی کام میں ہفتے میں ایک دن (مثلاً بروز بدھ) ہر مَسْجِد کے اَطراف میں گھر گھر، دُکان دُکان جا کر گھروں اور دُکانوں میں مَوجُود نیز راہ میں کھڑے ہوئے اور آنے جانے والے تمام اَفراد کو نیکی کی دَعْوَت پیش کی جاتی ہے اور انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا ذِہن دیا جاتا ہے۔ اس سے پہلے کہ موت کا فِرِشتہ آن پہنچے اور لازم ہونے کے باوُجود دوسروں کو نیکی کی دعوت نہ دینے کے بارے میں قیامت کے دن سُوال کیا جائے، آیئے! "مَدَنی دورہ" میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کیجئے، ہفتے میں ایک دن مخصوص کر کے اپنے ذیلی حلقے (کی مَسجِد اور اسکے اَطراف) میں گھر گھر، دُکان دُکان جا کر نیکی کی دَعْوَت ضَرور دیجئے (رہائشی علاقوں میں عصر تا مَغْرِب یا مَغْرِب تا عشاء، کاروباری مَراکِز میں ظہر یا عصر سے پہلے)۔ رمضان المبارک میں نمازِ ظہر سے پہلے "مَدَنی دورہ" کرنا مناسب ہے، کیونکہ عصر کی نماز کے بعد لوگ افطاری وغیرہ کا سامان خریدنے اور گھر پہنچنے کی جلدی میں ہوتے ہیں۔

"مَدَنی دورہ" کے شُرکا میں ایک داعی ہوتا ہے جو نیکی کی دعوت دیتا ہے، ایک رہنما جو مختلف دُکانوں، چوکوں وغیرہ میں لے کر جاتا اور مَدَنی قافِلے والوں کا تعارُف کرواتا ہے، ایک نگران اور بقیّہ خیر خواہ ہوتے ہیں جو اسلامی بھائیوں کو نیکی کی دعوت سُننے کے لئے جمع کرتے ہیں، آپ داعی، رہنما یا خیر خواہ کوئی سی بھی ذمّہ داری کو قبول کرتے ہوئے "مَدَنی دورہ" کی دُھومیں مچا دیجئے۔ علاقہ سطح پر "مدنی دورہ" کی ایک مجلس بنایئے جو باقاعدگی سے مقررہ دن "مدنی دورہ" کرے۔ ممکن ہو

تو روزانہ ہی یہ سعادت پایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دِلانے پر کئی اسلامی بھائیوں نے روزانہ "مَدَنی دورہ" کرنے کی ترکیب بنائی جیسا کہ بابُ المدینہ کراچی میں پاک نُوری کابینہ کے ڈویژن نگاہِ مُرشد، علاقہ ضیائی کے اسلامی بھائیوں نے "مَدَنی دورہ" کی مجلس بنا کر روزانہ "مَدَنی دورہ" کرنے کی ترکیب کی اور اس کی کارکردگی اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں پیش کر کے دُعائیں لیں۔(ماہنامہ فیضان مدینہ (مارچ)، ص25)

مَدَنی دورہ کی مَدَنی بہار دِہلی (ہند) کے علاقہ سیلم پور کے نَو مُسلم (New Muslim) نوجوان اسلامی بھائی کے بَیان کا خُلاصہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد مختلف علاقوں میں مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "قَنّوج" شہر کے مَحَلّہ "کاغزیانی" میں جب "مَدَنی دورہ" کیلئے پہنچا تو وہاں کی "پُرانی مسجد" کے سامنے والا میدان لوگوں سے بھرا پایا، کوئی تاش کھیلنے میں تو کوئی جُوئے میں مصروف تھا۔ میں نمازِ عصر کے بعد ان لوگوں کے پاس نیکی کی دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا، اوّلاً کچھ نامُناسِب رویّے کا سامنا کرنا پڑا، البتّہ جب میں نے نیکی کی دعوت دی اور اپنے حال ہی میں مسلمان ہونے کا بتایا تو وہاں موجود لوگ رونے لگے اور سبھی ہمارے ساتھ مسجد میں چلنے کیلئے تیار ہوگئے، نمازِ عصر میں ہم دو نمازی تھے مگر حیرت انگیز طور پر نمازِ مغرب میں تین صفیں بن گئیں۔ ایک بُزُرگ فرمانے لگے: "میں ان لوگوں کو دیکھتے دیکھتے بوڑھا ہوگیا ہوں، آج پہلی بار انہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں۔" (ملخص از، تذکرہ امیر اہل سنت، قسط:1، ص21)

"مدنی دورہ" کا تفصیلی طریقہ کار جاننے کے لئے کتاب "**نیک بننے اور بنانے کے طریقے**" اور رسالہ "**بارہ مدنی کام**" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "**12 مدنی کاموں**" کے الگ الگ رسائل مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو رہے ہیں، عنقریب "**مدنی دورہ**" کا رِسالہ بھی منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اس کو دعائے مدینہ

تفسیرِ قرانِ کریم

5 جو دینِ اسلام پر نہیں یا اِس دین پر تھا اور پھر چھوڑ دیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ قران میں انتہائی واضح، صاف، صریح، غیر مُبْہَم الفاظ میں ایک آدھ جگہ نہیں بلکہ سینکڑوں جگہ بیان فرمادیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ماننے والے یعنی مسلمان ہی نجات پانے والے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منکر خواہ مشرک ہوں یا مرتد یا دیگر اَدیان کے پیروکار وہ سب بلاشک وشبہ جہنمی ہیں۔ ارشاد فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِۚ وَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (پ2، البقرۃ:217)

قران و حدیث کی قطعی تعلیمات و تصریحات کی روشنی میں درج ذیل عقائد ہمارے دین کے بنیادی عقائد ہیں:

1 اِسلام ہی آخری، مقبول اور نجات دلانے والا دین ہے۔ 2 اِسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی پیروی کرنا خدا کی بارگاہ میں مقبول نہیں خواہ وہ سابقہ آسمانی دین ہو یا کفر و شرک کا کوئی اور دین۔ 3 کوئی شخص عبادات و اخلاقیات کی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرلے جب تک وہ مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا تب تک آخرت کے ثواب کا مستحق نہیں، ہاں دنیا میں اسے اچھے اعمال کا بدلہ مل سکتا ہے۔ 4 اللہ تعالیٰ کے اِن فیصلوں کو ماننا فرض ہے اور ان سے کسی طرح رُوگردانی کی اجازت نہیں۔ **اللہ ہمیں اسلام پر اِستقامت عطا فرمائے اور حالتِ ایمان میں عافیت کی موت نصیب فرمائے، اٰمین۔**

ایک مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ سیّدُنا عُزَیر عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا "بَیْتُ الْمَقْدِس" (فلسطین) سے گزر ہوا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا زادِ راہ (یعنی سفر کا سامان) ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور (Grapes) کا رَس تھا نیز آپ ایک دَراز گوش (Donkey) پر سُوار تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بَیْتُ الْمَقْدِس کی تمام بستیوں میں پھرے لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہیں آیا اور سب عمارتیں گِری ہوئی تھیں، اِس قدر ویرانی دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تعجب سے کہا: ﴿اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ (پ3، البقرۃ:259)
(ترجمۂ کنزالعرفان: اللہ اِنہیں اِن کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟)
یہ فرمانے کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی سُواری کسی جگہ باندھی اور آرام کی غَرَض سے لیٹ گئے، یہ صُبح کا وقت تھا، اِس دوران آپ کی رُوح قبض کر لی گئی اور آپ "100 سال کی نیند" سوگئے، نیز آپ کا دَراز گوش بھی مرگیا۔ اِس عرصے میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے۔ 100 سال بعد آپ کو شام کے وقت زندہ کیا گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے فرمایا: تم کتنے دن سے یہاں ٹھہرے ہوئے ہو؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "ایک دن یا اِس سے کچھ کم وقت۔" کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ خیال تھا کہ یہ اُسی دن کی شام ہے جس کی صُبح آپ آرام کرنے کے لئے لیٹے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: تم یہاں 100 سال سے ٹھہرے ہوئے ہو، اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھو! ویسی ہی صحیح سلامت ہیں اور اپنا گدھا دیکھو کس حال میں ہے! جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کھجوریں اور انگور کا رس دیکھا تو واقعی دونوں کی تروتازگی میں کوئی فَرق نہ آیا تھا، جبکہ گدھا بالکل گل سَڑ گیا تھا اور اُس کے اَعضا بھی بکھر گئے تھے، صِرف سفید ہڈّیاں نظر آرہی تھیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے گدھے کے اَعضا جمع ہو کر آپَس میں ملنے لگے، ہڈّیوں پر گوشت اور کھال آگئی اور گدھا زندہ ہو کر آواز نکالنے لگا۔ قُدرتِ خُداوندی کا یہ شاندار و بے مثال نمونہ دیکھتے ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان پر جاری ہوگیا: میں خُوب جانتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔
(ماخوذ از صراط الجنان، 1/391)

حکایت سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ● ہمارا پیارا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے ● جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے 100 سال بعد نہ صِرف حضرتِ عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام کو دوبارہ اٹھایا بلکہ آپ کے گدھے کو بھی زندہ کیا اِسی طرح بَروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ سب لوگوں کو حِساب کتاب کے لئے زندہ فرمائے گا ● عَرَبی مقولہ ہے: "اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْت" یعنی نیند بھی ایک طرح کی موت ہے ● ہمیں چاہئے کہ جب بھی سونے لگیں تو توبہ کرکے سوئیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھ ہی نہ کُھلے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سوتے ہی نہ رہ جائیں ● زَہے نصیب! ہم روزانہ سونے سے پہلے دو رکعت نمازِ نَفْل (صلوٰۃ التَّوبہ) ادا کرکے توبہ کرنے والے بن جائیں ● اگر ہم سونے سے پہلے سنّت کے مطابق دُعائیں وغیرہ پڑھ کر سوئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سنّت پر عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا۔

ذوالقرنین عطاری مدنی

خالد کمرے میں کھیل رہا تھا جبکہ اُس کی امی کچن میں کام کر رہی تھیں۔ امی نے اچانک کوئی چیز گرنے کی آواز سُنی، دوڑ کر کمرے میں آئیں تو دیکھا کہ خالد میز (Table) پر کھڑا ہے اور اس کے پاس ہی زمین پر گلدان گر کر چکنا چور ہو چکا ہے۔ امی نے کہا: بیٹا! آپ نے گلدان توڑ دیا؟ خالد نے لڑکھڑاتی زبان سے کہا: وہ۔ وہ۔ امی جان! عمران بھائی نے توڑا ہے۔ امی نے کہا: بیٹا! عمران تو کب سے مدرسے میں پڑھنے گیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کہ خالد کچھ اور بولتا امی جان نے اُسے نہایت پیار سے اپنے پاس بلایا اور یوں سمجھانے لگیں: خالد بیٹا! **جھوٹ** بولنا بُرا کام ہے، آپ کو ابھی سے جھوٹ سے بچنا بہت ضروری ہے ورنہ بڑے ہونے کے بعد آپ کے اندر جھوٹ بولنے کی عادت پختہ ہو جائے گی، آپ کو پتا ہے جھوٹ بولنے والے کو قیامت کے دن کیا سزا ملے گی؟ خالد نے کہا: نہیں امی، آپ ہی بتایئے! امی نے کہا: **"جھوٹا" دوزخ میں کُتّے کی شکل میں بدل جائے گا۔** (تنبیہ المغترین، ص194 ملتقطاً) خالد نے کہا: امی جان! یہ کتے جیسی شکل ہونے والی بات سن کر تو مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے، امی نے کہا: ہاں بیٹا! ڈرنا بھی چاہئے بلکہ خوفِ خدا پیدا کرنے والی باتیں پڑھتے اور سنتے رہنا چاہئے، اس سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے اور یہ کتنی بری بات ہے کہ سامنے والا آپ کو سچا سمجھ رہا ہو اور آپ جھوٹ بول رہے ہوں، اس کا نقصان یہ ہو گا کہ آپ کی بات کا اعتبار اٹھ جائے گا اور کبھی ایسا بھی ہو گا کہ آپ سچ بول رہے ہوں گے اور لوگ آپ کی بات کو جھوٹ سمجھ رہے ہوں گے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی کے نزدیک کَذّاب (یعنی بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم، ص1078، حدیث:6639) اور آپ کو پتا ہے کہ **جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک مِیل دور ہو جاتا ہے۔** (ترمذی، 3/392، حدیث:1979) امی کی باتیں سن کر خالد نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بچوں کے جھوٹ بولنے کی 9 مثالیں

پیارے مدنی منّو اور منّیو! گندے بچوں کی ایک بری عادت "جھوٹ بولنا" بھی ہے، یہ کبھی جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں، پھر اپنی بات پر اڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم نے جھوٹ نہیں بولا، اس طرح ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے بہت سارے جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور کبھی جھوٹ بول کر کہتے ہیں کہ ہم تو مذاق کر رہے تھے حالانکہ جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے چاہے وہ مذاق میں ہی کیوں نہ بولا جائے۔ گندے بچے کس کس طرح سے جھوٹ بولتے ہیں، آیئے ہم آپ کو اس کی کچھ مثالیں بھی بتاتے ہیں تاکہ اگر اب تک آپ کے منہ سے بھی اس طرح جھوٹی باتیں نکلتی رہی ہیں تو آپ توبہ بھی کر لیں اور آئندہ بھی بچیں:

(1) اس نے مجھے مارا ہے (حالانکہ مارا نہیں ہوتا) (2) میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں کہا (حالانکہ کہا ہوتا ہے) (3) اس نے مجھے دھکا دیا تھا (حالانکہ خود ٹھوکر کھا کر گرے ہوتے ہیں) (4) اس نے میرا کھلونا توڑ دیا (حالانکہ اس نے نہیں توڑا ہوتا) (5) شور کرنے کے باوجود کہنا: میں تو شور نہیں کر رہا تھا (6) بھوک ہونے کے باوجود من پسند چیز نہ ملنے کی وجہ سے کہنا: "مجھے بھوک نہیں ہے" (7) نہ کرنے کے باوجود کہنا: میں نے ہوم ورک کر لیا ہے یا سبق یاد کر لیا ہے۔ (8) یہ جھوٹ بول رہا ہے (جبکہ معلوم ہے کہ یہ سچا ہے) (9) اپنی سیاہی (Ink) سے کپڑے گندے ہو گئے مگر ڈانٹ پڑنے پر کہنا: ایک بچے نے میرے کپڑوں پر سیاہی گرا دی تھی۔ پیارے مدنی منّو اور منّیو! آیئے! ہم پکا وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے اور یہ نعرہ لگاتے ہیں:

جھوٹ کے خلاف اعلانِ جنگ ہے
نہ جھوٹ بولیں گے نہ بلوائیں گے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

سبق یاد کرنے کے طریقے

مجلسِ دارالمدینہ (شعبہ نصاب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے اسکول سِسٹم "دار المدینہ" میں ہزاروں مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں زیرِ تعلیم ہیں۔ عام طور پر اِن مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو گھر پر کرنے کے لئے دیا جانے والا کام (Home work) دو طرح کا ہوتا ہے:

(1) لکھنے والا (2) یاد کرنے والا۔

لکھنے کا کام کرنا عموماً مشکل نہیں ہوتا البتّہ یاد کرنے کے حوالے سے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں آزمائش کا شکار ہوسکتے ہیں کیونکہ ہر ایک کی ذِہنی سَطح ایک جیسی نہیں ہوتی، اس لئے ممکن ہے کسی کو سبق یاد کرنا مشکل لگتا ہو تو کسی کو آسان، چنانچہ سبق یاد کرنے کے کچھ **مَدَنی پھول** پیش کئے جاتے ہیں:

سبق یاد کرنے سے پہلے سبق یاد کرنے کے لئے روشن اور ہوادار جگہ کا اِنتخاب کیجئے، آپ کے پاس پڑھائی میں رُکاوٹ ڈالنے والی کوئی چیز مثلاً: موبائل، ویڈیو گیم وغیرہ نہ ہو، سبق یاد کرنے کے لیے اپنے بہترین وقت (Time) کا اِنتخاب کیجیے، مختلف مضامین کا ٹائم ٹیبل (Time table) بنالیجئے، جس مضمون میں کمزوری محسوس کرتے ہیں اُس کے لیے زیادہ وقت مُقرّر کیجئے۔

سبق یاد کرتے وقت ایک بار پُورے سبق کا بغور مُطالَعَہ کیجیے تاکہ سبق کا مضمون ذِہن نشین ہوجائے، پھر دو سے تین بار ایک ایک پیراگراف (Paragraph) کو بغور پڑھیے، اس کے بعد اپنا یاد کیا ہوا پیراگراف زبانی تحریر کیجیے، پھر کتاب یا کاپی سے اپنی تحریر کو ملائیے، ہوسکتا ہے کہ چند ایک الفاظ یا جُملے دُرست نہ ہوں، اُنھیں چند بار دُہرا لیجئے، اِسی طرح باقی سبق بھی یاد کر لیجئے، اِس طرح سبق کافی عرصے تک یاد رہتا ہے۔ سائنسی (Scientific) فارمولوں، تعریفوں (Definitions) اور اہم تاریخوں کو بار بار لکھ کر یاد رکھنے کی کوشش کیجئے۔ اِس طرح سوچنے (Thinking) کی صلاحیت میں اِضافہ ہوتا ہے، نیز غلطیوں کی نشاندہی، اِملا (Dictation) یا اِسپیلنگ (Spelling) کی غلطیوں کی دُرستی، لکھنے کی مشق اور کام کی رفتار بڑھتی ہے، ہر مضمون کو مناسب وقت دینا، دار المدینہ یا اسکول و کالج میں کیے گئے کام کا اُسی روز گھر پر بھی جائزہ لینا، ہوم وَرک باقاعدگی سے کرنا، ایک پیراگراف اچھی طرح سمجھ کر اگلے پیراگراف کی طرف بڑھنا کامیابی کے انداز ہیں۔ سبق یاد کرنے کے دوران اگر تھکاوٹ یا اُکتاہٹ محسوس ہو تو چند منٹ کے لیے وقفہ (Break) کر لیجیے، مناسب نیند سے ذِہن کے خلیے (Cells) فریش ہو جاتے ہیں، نماز کی پابندی، مناسب خوراک، چہل قدمی (Walking)، ہلکی پھلکی ورزش (Exercise) اور مدنی چینل پر کوئی سلسلہ دیکھ کر اپنے دِماغ کو تر و تازہ رکھنے کی ترکیب بنائیے۔

اِن باتوں سے اجتناب کیجئے دورانِ تدریس اُستاد کی طرف توجّہ نہ ہونا، باتوں میں مشغول رہنا، مشکل بات پُوچھنے سے کترانا، اَہم نِکات نوٹ نہ کرنا اور ٹھیک طرح سے سبق یاد نہ کرنا طَلَبہ کو پریشانی سے دوچار کرتا ہے۔ اِن باتوں سے اِجتِناب کیجئے۔

جوابَ دیجئے!

سوال 1: قرآن پاک میں کن کو شیطان کا بھائی کہا گیا؟

سوال 2: حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا وصال کب ہوا؟

ان سوالات کے جوابات کوپن کی پچھلی جانب لکھئے، نام وغیرہ کے خانوں کو پُر کرنے کے بعد 10 مئی تک نیچے دیئے گئے پتے پر بھیج دیجئے۔ جواب دُرست ہونے کی صورت میں آپ کو 1100 روپے کا "مَدَنی چیک" پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں)

پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

کوّا اور ہُدہُد

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں تمام پرندے حاضر تھے، ہر پرندہ اپنی اپنی خوبیاں بیان کر رہا تھا۔ جب ہُدہُد کی باری آئی تو وہ بولا: اے اللہ کے نبی! ایک معمولی سی خوبی مجھ میں بھی ہے اور وہ یہ کہ جب میں بلندی پر ہوتا ہوں تو زمین کی گہرائی میں پانی کو دیکھ لیتا ہوں۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اُسے اپنے فوجی دستے میں رکھ لیا تاکہ جنگ میں پانی کی تلاش میں آسانی ہو۔ جب کوّے نے یہ دیکھا تو حسد کی وجہ سے بولا: یہ ہُدہُد جھوٹ بولتا ہے، اگر اِس کی نظر اتنی تیز ہوتی تو کبھی شکاری کے جال میں نہ پھنستا! حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ہُدہُد سے پوچھا: اس بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ ہُدہُد بولا: حضور! اگر میرا دعویٰ غلط ہو تو میرا سر تن سے جدا کر دیجئے، میں ہوا میں جال کو دیکھ لیتا ہوں مگر تقدیرِ الٰہی میری عقل کی آنکھ کو بند کر دیتی ہے۔ جب موت آتی ہے تو عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ اس حاسد کوّے کو مجھ پر اعتراض (Objection) کرنا تو یاد رہا مگر تقدیر کی حقیقت کو بھول گیا۔ کوّا ہُدہُد کی بات سُن کر لاجواب ہو گیا۔ (مثنوی، ص91 مفہوماً)

مدنی پھول: پیارے پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اس حکایت سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ہمیں کسی کی اچھائیوں اور خوبیوں پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اس کے لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے مزید برکتیں عطا فرمائے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی سے حسد نہیں کرنا چاہئے۔ حسد ایک کبیرہ گناہ ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث میں ہے: **حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو۔** (ابن ماجہ، 4/473، حدیث:4210) بچے بھی ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں، کسی کا بیگ اچھا ہے تو اُسے خراب کر دیتے ہیں، اگر کوئی بچہ اچھا پڑھتا ہے، ہمیشہ پوزیشن لیتا ہے اور اُستاد صاحب (Teacher) اُسے پسند کرتے ہیں تو اُس سے حسد کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تَعَالٰی ہمیں حسد سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

منیر رضا عطاری مدنی

اوقاتِ سحر و افطار

جو عاشقانِ رسول رمضان المبارک میں اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب یا کسی ادارے اور کمپنی کی جانب سے رمضان المبارک کے سحر و افطار کیلنڈر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو وہ غور فرمالیں کہ ان کے منتخب کیلنڈر میں اوقات درست بھی لکھے ہوئے ہیں یا نہیں؟

کیونکہ نیم پہاڑی یا پہاڑی علاقوں کیلئے اوقات میں فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح بڑے شہروں کے پھیلاؤ اور اونچی عمارات کی بلندی کے سبب بھی اوقات میں فرق آتا ہے اور ان سب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ورنہ غلطی کی صورت میں ہم گنہگار ہو سکتے ہیں، لہٰذا اپنے اور دیگر مسلمانوں کے روزوں کی حفاظت کرنے اور گناہ سے بچنے کے لئے آیئے! دنیا کے کسی بھی شہر یا مقام کیلئے درست اوقات سحر و افطار دعوتِ اسلامی کی مجلس توقیت سے بذریعہ ای میل prayer@dawateislami.net حاصل فرمایئے۔

جواب یہاں لکھئے

جواب (1): ____________

جواب (2): ____________

نام: ________ ولد: ________

مکمل پتہ: ____________

____

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

فون نمبر: ____________

کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنی تحریر وتقریر سے بَرِّعظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ وعمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ملفوظات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعلِ راہ ہیں۔ دورِ حاضر میں ان پر عمل کی ضرورت مزید بڑھ چکی ہے۔

01 آدمی **ماں باپ** کو راضی کرے تو وہ اُس کے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اُس کے دوزخ ہیں۔ جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا اُس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی عملِ نیک اَصلاً قبول نہ ہوگا، عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا نازِل ہوگی، مرتے وقت مَعَاذَ اللہ کلِمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/384)

02 جسم کے حق میں کبھی کبھی ہلکا بخار، زکام، دردِ سر اور ان کے مثل ہلکے **امراض** بلا نہیں نعمت ہیں بلکہ ان کا نہ ہونا بلا ہے مردانِ خدا پر اگر چالیس دن گزریں کہ کوئی علّت و قلّت نہ پہنچے (یعنی بیماری وپریشانی نہ آئے) تو اِستغفار واِنابت فرماتے ہیں (یعنی توبہ کرتے اور رجوع لاتے ہیں) کہ مَبادا باگ ڈھیلی نہ کردی گئی ہو (یعنی جس طرح نافرمانوں کو گناہوں کی وجہ سے ڈھیل دیدی جاتی ہے، کہیں ایسا ہی معاملہ ہمارے ساتھ نہ ہو)۔ (فضائل دعا، ص173)

03 ”شریعت“ تمام اَحکامِ جسم وجان وروح وقلب وجملہ عُلومِ الٰہیہ ومعارفِ نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام **طریقت و معرفت** ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/523)

04 **طریقت** میں جو کچھ مُنْکَشِف ہوتا ہے **شریعت** ہی کے اِتِّباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اِتِّباعِ شَرْع بڑے بڑے کَشْف راہبوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں، پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اُسی نَارِ جَحِیم وعَذَابِ اَلِیْم تک پہنچاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/524)

05 عبادت محض لِوَجْہِ اللہ (یعنی صرف اللہ کی رضا کے لئے) ہونا چاہیے، کبھی اپنے **اَعمال** پر نازاں نہ ہو کہ کسی کے عمر بھر کے اعمالِ حَسَنہ اُس (اللہ عَزَّوَجَلَّ) کی کسی ایک (بھی) **نعمت** کا جو اُس نے اپنی رحمت سے عطا فرمائی ہے، بدلہ نہیں ہوسکتے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص281)

06 **مالِ حرام** قابلِ قبول نہیں، نہ اُسے راہِ خدا میں صَرف (خرچ) کرنا رَوا (جائز)، نہ اُس پر ثواب ہے بلکہ نِرا وَبال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/105)

07 سُنّی مسلمان کو دین پر **اِعتِقاد** ایسا چاہئے کہ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَاِنْ حُرِّقْتَ اگر کوئی جلا کر خاک کردے تو دین سے نہ پھرے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/154 ملخصاً)

08 سَاتِرِ عورت (ستر کو چھپانے والے کپڑوں) کا ایسا چُست ہونا کہ عُضْو کا پورا انداز بتائے یہ بھی ایک طرح کی **بے سَتری** (بے پردگی) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/163 ملخصاً)

09 **کھانا کھاتے وقت** نہ بولنے کا اِلتِزام (لازم) کرلینا مَجُوس (یعنی آتش پرستوں) کی عادت ہے اور مکروہ ہے۔ اور لغو باتیں کرنا یہ ہر وقت مکروہ، اور ذِکرِ خیر کرنا یہ جائز ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص448 ملخصاً)

10 **جاہل** بوجہ جَہْل اپنی عبادت میں سو (100) گناہ کرلیتا ہے اور مصیبت یہ کہ انہیں گناہ بھی نہیں جانتا اور **عالِمِ دین** اپنے گناہ میں وہ حصہ خوف وندامت کا رکھتا ہے کہ اسے جلد نجات بخشتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/687)

11 **نعت شریف** ذِکرِ اَقْدَس ہے اور اِس کا خوش اِلحانی سے ہونا مُورِثِ زیادتِ شوق ومحبت۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/754)

12 **اَشرار (بُرے لوگوں)** کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان اُٹھاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/314)

نماز میں کھانسنا / بیوہ کی عدت کتنی ہے؟ / غیر شرعی وصیت پر عمل کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

نماز میں کھانسنا

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ نماز میں بہت دیر تک کھانسنے کی نوبت آجائے جس کی وجہ سے تین سُبْحٰنَ اللہ کی مقدار تاخیر بھی ہوجاتی ہو تو ایسی صورت میں کیا سجدۂ سہو وغیرہ کرنا ہوگا؟ سائل: محمد شفیع عطاری (E-5، نیو کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عذر کی بنا پر مثلاً کھانسنے کے سبب بالفرض اگر تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار قراءت یا تَشَہُّد وغیرہ میں سُکُوت ہوجائے یا فرض و واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہوجائے تو اس سے نماز پر کچھ اثر نہیں پڑتا اور اس صورت میں سجدۂ سہو بھی لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح	کتبـــــــہ
عبدہ المذنب ابوالحسن فُضَیل رضا العطاری عفاعنہ الباری	المتخصص فی الفقہ الاسلامی ابوعبداللہ محمد سعید عطاری مدنی

بیوہ کی عِدّت اور غیر شرعی وصیت پر عمل کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری بڑی بہن کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے انہوں نے اپنی زندگی ہی میں میری بہن کو یہ وصیت کی تھی کہ فقط چالیسویں تک عِدّت کرنا، اب میری بہن اور گھر کے دیگر افراد کا کہنا ہے کہ چالیسویں تک ہی عدت ہوگی کیونکہ شوہر نے اس کی وصیت کردی تھی مجھے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا شوہر کی اس وصیت پر عمل کیا جائے گا یا نہیں؟ اور جس عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے اس کی عدت کتنی ہوتی ہے؟ نوٹ: عورت حمل سے نہیں ہے۔ سائل: محمد ہاشم (پاپوش نگر، باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے شوہر کا انتقال ہوجائے اور وہ حمل سے نہ ہو تو اس کی عدت 4 ماہ 10 دن ہے یہ اس کو مکمل کرنا ہوں گے اور شوہر کی وصیت چونکہ غیر شرعی ہے لہٰذا اس پر عمل نہیں کیا جائے گا کیونکہ وصیت کا حکم ہی یہی ہے کہ اگر کسی ایسے کام کی وصیت کی جو شریعتِ مُطَہَّرہ کے قوانین کے خلاف ہو تو مرنے والے کی ایسی وصیت کا کوئی اعتبار نہیں یعنی اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قراٰنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو مَریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔ (پ2، البقرۃ:234) اور یہ بات بھی ذِہن میں رہے کہ اگر اسلامی مہینہ کی پہلی یا آخری تاریخ کو انتقال ہوا تو چار ماہ دس دن یوں پورے کرنے ہیں کہ مکمل چار ماہ گزاریں (یہ مہینے

چاہے انتیس کے ہوں چاہے تیس کے) اور پھر مزید دس دن۔
اور اگر دورانِ ماہ انتقال ہوا تو 130 دن پورے کرنے ہیں یعنی انتقال کے وقت سے لے کر مکمل 130 دن گزارنے ہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
عبدہ المذنب
ابو الحسن فُضَیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

کتبــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو مصطفٰی محمد ماجد رضا عطاری مدنی

مہر کی ادائیگی میں روپے کی قدر کا اعتبار

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری شادی کم و بیش 36 سال قبل ہوئی تھی اور 11000 حق مہر طے ہوا تھا ابھی تک میں نے مہر ادا نہیں کیا تھا اب جب میں نے مہر ادا کرنا چاہا تو میری زوجہ کا کہنا ہے کہ 11000 تو اس وقت طے ہوا تھا مگر اب تو روپے کی ویلیو (Value) بڑھ گئی ہے لہٰذا اب میں بطورِ مہر آپ سے 1,50,000 ایک لاکھ پچاس ہزار لوں گی۔ اب مجھے معلوم کرنا ہے کہ کیا مہر میں اس طرح روپے کی ویلیو (Value) کا اعتبار ہو گا یا نہیں اور مجھے کتنا مہر ادا کرنا ہو گا؟
سائل: سید عبد المختار (پی، آئی، بی کالونی، باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جتنا مہر مقرر ہوا تھا اتنا ہی دینا ہو گا کرنسی کی ویلیو (Value) زیادہ ہونے کا یہاں کوئی اعتبار نہیں ہے چنانچہ صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مہر کم از کم دس درہم (2 تولہ ساڑھے 7 ماشہ چاندی) ہے خواہ سکّہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اس قیمت کا کوئی سامان، اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اس کی قیمت عَقْد (نکاح) کے وقت دس دِرْہَم سے کم نہ ہو اور اگر اس وقت تو اسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہو گئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اسے حق نہیں۔
(بہارِ شریعت، 2/64، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
عبدہ المذنب
ابو الحسن فُضَیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

کتبــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو مصطفٰی محمد ماجد رضا عطاری مدنی

ایک ساتھ دو الگ الگ برسیوں کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد کی پہلی برسی اور میری ساس کی دوسری برسی ایک ہی مہینے میں آرہی ہیں۔ تو کیا میں ایک ہی وقت، ایک ہی جگہ پر دونوں کی فاتحہ خوانی اور برسی کا انعقاد کر سکتا ہوں؟ سائل: محمد رفیق راجہ (نشتر روڈ، باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! آپ اپنے والد اور ساس کی برسی ایک ساتھ کر سکتے ہیں، اس میں کوئی حَرَج نہیں کیونکہ یہ ایصالِ ثواب کی صورت ہے اس میں کسی وقت یا عمل کی تعیین نہیں ہوتی بغیر کسی قید کے جب بھی چاہیں کوئی نیک عمل کر کے میت کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں مگر جب برسی کا دن جس کا نہ ہو گا تو اسے اس کی برسی حقیقتًا نہ کہا جائے گا عرف میں معمولی فرق سے اس قسم کا اطلاق کر دیا جاتا ہے، اس میں حرج نہیں اور اگر ایک ساتھ چند ناموں سے ایصالِ ثواب کیا جائے تو ہر ایک کو پورا پورا ثواب بھی ملتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
عبدہ المذنب
ابو الحسن فُضَیل رضا العطاری عفاعنہ الباری

کتبــــہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو عبد اللہ محمد سعید عطاری مدنی

ہجرتِ حبشہ کے سالارِ قافلہ جب کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو جبر و تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے ان کا جینا دوبھر کردیا تو بارگاہِ رسالت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایک پُرامن ملک حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت عطا ہوئی لہٰذا ایک روایت کے مطابق اعلانِ نبوت کے پانچویں سال گیارہ مرد اور چار خواتین نے ہجرت کی سعادت پائی اِس قافلے کے سالار جلیل القدر صحابی حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔ (طبقات ابن سعد، 1/159، حلیۃ الاولیاء، 1/ 149ماخوذاً) کفارِ مکہ نے شرکائے قافلہ کو گرفتار کرنا چاہا لیکن نورِ ایمان سے مُنوّر یہ مقدس حضرات کشتی پر سوار ہوکر روانہ ہوچکے تھے۔ یہ مہاجرین حبشہ پہنچ کر امن و امان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوگئے۔ **مکہ واپسی** چند دنوں کے بعد اچانک یہ خبر پھیل گئی کہ کفارِ مکہ مسلمان ہوگئے جسے سن کر چند نفوسِ قُدسیہ مکہ لوٹ آئے مگر یہاں آکر پتا چلا کہ خبر غلط تھی، بَعض پھر حبشہ چلے گئے اور کچھ مکہ ہی میں روپوش ہوگئے مگر کفارِ مکہ نے انہیں ڈھونڈ نکالا اور تکالیف دینی شروع کردیں۔ (سیرت مصطفٰی، 127) حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حبشہ سے واپس آکر ولید بن مُغیرہ کی امان حاصل کرلی جس کی وجہ سے کفارِ مکہ کی ہمت نہ ہوئی کہ آپ کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتے۔ **مشرک کی امان میں رہنا گوارا نہ کیا** آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب دیکھا کہ میں تو امان پاکر راحت و آرام سے اپنے صبح و شام گزار رہا ہوں لیکن دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سخت تنگی اور مصیبت سے دوچار ہیں تو فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ میں ایک مشرک کی امان میں رہ کر راحت و آرام پاؤں اور میرے رُفقا مصیبت و مشقت اُٹھائیں، چنانچہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور فرمایا: میں تیری امان تجھے لوٹاتا ہوں، اُس نے پوچھا: کیا میری قوم کے کسی فرد نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ پر راضی ہوں اور مجھے اس کے علاوہ کسی کی پناہ پسند نہیں۔ ولید بن مغیرہ نے کہا: جس طرح میں نے تمہیں اعلانیہ امان دی تھی اُسی طرح تم اعلان کرکے میری اَمان لوٹاؤ، چنانچہ ایک مجمع میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ولید بن مغیرہ اپنی امان کو پورا کرنے والا ہے لیکن مجھے پسند نہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کی امان میں رہوں لہٰذا میں اس کی امان اسے واپس کرتا ہوں، اس کے بعد کُفّار کی جانب سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر ظلم و ستم کا ایک نیا باب کھل گیا یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک آنکھ کو سخت نقصان پہنچا، یہ دیکھ کر ولید بن مغیرہ نے کہا: اگر تم میری امان میں رہتے تو یہ تکلیف نہ پہنچتی، مگر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پایۂ اِستِقْلال میں ذرا لغزش نہ آئی اور فرمایا: میری دوسری آنکھ آرزو کررہی ہے کہ اسے بھی راہِ خدا میں یہ تکلیف پہنچے اور رہی بات امان کی! تو میں اُس کی اَمان میں ہوں جو تجھ سے زیادہ عزت و قدرت والا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء 1/ 147تا149ماخوذاً)

مختصر تعارف اور فضائل و معمولات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت اَبُو السَّائِب ہے، 13 مَردوں کے بعد اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی، (سیر اعلام النبلاء، 3/99) حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رِضاعی بھائی ہیں، (مراٰۃ المناجیح، 2/447) اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ بنتِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ماموں جان (طبقات ابن سعد، 8/65) جبکہ حضرت خولہ بنت حکیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے خاوند تھے، یاد رہے کہ یہ وہی حضرت خولہ بنت حکیم ہیں جنہوں نے

رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رشتے کی بات چلائی تھی۔(مسند امام احمد، 10/29، حدیث:25827) آپ اصحابِ صُفّہ میں سے تھے (مرقاۃ المفاتیح،4/192، تحت حدیث: 1711) سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام اَلسَّلَفُ الصَّالِح(نیک بزرگ) رکھا۔ (معرفۃ الصحابۃ،3/364) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ احکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری میں پیش پیش رہا کرتے، عزت وعظمت والے اوصاف سے اپنے کردار کو زینت بخشتے اور عبادت وریاضت کے نور سے اپنی ساعتوں کو مُنَوَّر کیا کرتے تھے، دن میں روزہ رکھتے تو رات بھر اپنے رَبّ تعالٰی کی عبادت کیا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/151، رقم338)مسجدِ نبوی شریف کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بڑی عُمدگی اور تیزی کے ساتھ اینٹیں اُٹھا اُٹھا کر لاتے، پھر فارغ ہو کر اپنا جائزہ لیتے اور کپڑوں پر لگی مٹی کو جھاڑ دیا کرتے۔ (سبل الھدی والرشاد، 3/336)سادگی کا یہ عالَم تھا کہ ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جابجا چمڑے کے پیوند لگی ہوئی پرانی چادر پہن کر مسجد میں داخل ہوئے جسے دیکھ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔(حلیۃ الاولیاء، 1/150، رقم:335 ملخصاً)

کبھی شراب نہ پی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قبولِ اِسلام سے پہلے ہی اپنے اوپر شراب حرام کر رکھی تھی اور اِس بات کا عہد کر رکھا تھا کہ کبھی کوئی ایسی چیز نہ پیوں گا جس سے عقل زائل ہو اور کم تر لوگ مذاق اڑائیں۔ (الاستیعاب،3/166) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رمضان المبارک سن 2 ہجری میں ہونے والے غزوۂ بدر میں مجاہدانہ شان سے شریک ہوئے اور غازی بن کر لوٹے۔

وصالِ مبارک ایک قول کے مطابق شعبان المعظم سن 3 ہجری میں آپ اپنے محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جاملے اور ہر قسم کے غم سے نجات یافتہ ہوگئے۔(الجامع الاصول، 13/314)وِصال کے بعد نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے رُخسار کا بوسہ لیا اور رونے لگے یہاں تک کہ جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ کرم سے مبارک آنسو بہہ کر آپ کے رخسار پر گرنے لگے۔ (ابن ماجہ، 2/198، حدیث:1456) یہ دیکھ کر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور بے اختیار رونے لگے پھر غمگین دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے ابوسائب! تم اس دنیا سے یوں چلے گئے کہ تم نے اس کی کسی چیز سے کچھ نہ لیا۔ (حلیۃ الاولیاء 1/150، رقم:333 ماخوذاً) نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ (ابن ماجہ، 2/220، حدیث:1502) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے صحابی ہیں جن کی جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/357، رقم:291) تدفین کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ایک بڑا پتھر لانے کا حکم دیا لیکن وہ اکیلا اُس پتھر کو اُٹھا نہ سکا یہ دیکھ کر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُدھر تشریف لے گئے اور اپنی آستینیں چڑھا کر اس پتھر کو اُٹھایا پھر اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر پر اسے نصب فرمادیا تاکہ اس پتھر کے سبب قبر کی پہچان رہے اور خاندانِ نبوت سے وِصال فرمانے والے افراد کو اس قبر کے قریب دفن کیا جائے۔ (ابوداؤد، 3/285، حدیث:3206، ملخصاً ومرقاۃ المفاتیح، 4/192، تحت حدیث:1711) حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ثابت ہوا کہ اگر کسی خاص قبر کا نشان قائم رکھنے کے لئے قبر کچھ اونچی کردی جائے یا پتھر وغیرہ سے پختہ کردی جائے تو جائز ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ کسی بزرگ کی قبر ہے۔ (جاء الحق، ص230) بعد میں رحمتِ عالم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (طبقات ابن سعد،1/113) اور صاحب زادی حضرت بی بی زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ ہی کے پہلو میں دفن فرمایا۔(مسند امام احمد،1/511، حدیث:2127) مہاجر صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی کا انتقال ہوتا اور بارگاہِ رسالت میں عرض کی جاتی کہ ہم انہیں کہاں دفن کریں؟ تو حکم ارشاد ہوتا: ہمارے پیش رَو(یعنی آگے گزرنے والے) عثمان بن مظعون کے قریب۔ (مستدرک، 4/191، حدیث:4919) حضرت اُمِّ علاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہمارے گھر میں وفات پائی تھی، رات کو میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے ایک چشمہ دیکھا جس کا پانی رواں دواں تھا جب میں نے یہ بات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بتائی تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ان کا عمل ہے۔ (بخاری،2/208، حدیث:2687)

جوئے کی 6 صُورتیں میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل دنیا میں جوئے کے نِت نئے طریقے رائج ہیں، ان میں سے 6 یہ ہیں: **(1) لاٹری** اس طریقۂ کار میں لاکھوں کروڑوں روپے کے انعامات کا لالچ دے کر لاکھوں ٹکٹ معمولی رَقم کے بدلے فروخت کئے جاتے ہیں پھر قُرعَہ اندازی کے ذَرِیعے کامیاب ہونے والوں میں چند لاکھ یا چند کروڑ روپے تقسیم کردیئے جاتے ہیں جبکہ بقیّہ افراد

کی رقم ڈوب جاتی ہے، یہ بھی جُوئے ہی کی ایک صورت ہے جو کہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ **(2) پرائز بانڈ کی پرچی** حکومتِ پاکستان "200، 750، 1500، 7500 اور 15000" روپے کی قیمت کے انعامی بانڈز بینک کے ذَرِیعے جاری کرتی ہے اور جدوَل کے مطابِق ہر ماہ قُرعہ اندازی کے ذَرِیعے کروڑوں روپے کے اِنعامات خریداروں میں تقسیم کرتی ہے، جس کا انعام نہیں نکلتا اُس کی بھی رَقم محفوظ رہتی ہے وہ اسے جب چاہے بُھنا (یعنی کیش کروا) سکتا ہے۔ یہ جَواز (یعنی جائز ہونے) کی صورت ہے اور جُوئے میں داخِل نہیں۔ لیکن اس کے مُتوازی بعض لوگ انعامی بانڈز کی پرچیاں بیچتے ہیں، ان پرچیوں کی خریدو فروخت غیر قانونی اور ناجائز و حرام ہے کیونکہ بیچنے والا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈز اپنے ہی پاس رکھتا ہے (بلکہ بعض اوقات تو پرائز بانڈز بھی بیچنے والے کے پاس نہیں ہوتے) پرچی بیچنے والا خریدار کو قلیل رَقم کے بدلے پرچی پر محض ایک نمبر لکھ کر دے دیتا ہے کہ اگر اس نمبر پر انعام نکل آیا تو میں تمہیں اتنی رَقم دوں گا۔ انعامی پرچی کا یہ کام بھی جُوا ہے کیونکہ اس میں اِنعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدار کی رَقم ڈوب جاتی ہے۔ **(3) موبائل میسجز (Mobile Messages) اور جُوا** موبائل پر مختلف سُوالات پر مبنی میسجز بھیجے جاتے ہیں مثلاً کونسی ٹیم میچ جیتے گی؟ یا پاکستان کس دن بنا تھا؟ جس میں دُرُست جوابات دینے والوں کیلئے مختلف اِنعامات رکھے جاتے ہیں، شرکت کرنے والے کے "موبائل بیلنس" سے قلیل رقم مَثَلاً دس روپے کٹ جاتی ہے، جن کا انعام نہیں نکلتا ان کی رَقم ضائع ہو جاتی ہے، یہ بھی جُوا ہے جو کہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **(4) مُعَمّہ** اس میں ایک یا ایک سے زیادہ سُوالات حل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں جس کا حل منتظمین کی مرضی کے مطابِق نکل آئے اُسے انعام دیا جاتا ہے، انعامات کی تعداد تین یا چار یا اس سے زائد بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا دُرُست حل زیادہ تعداد میں نکلیں تو قُرعَہ اندازی کے ذَرِیعے فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کھیل میں بہُت سارے افراد شریک ہوتے ہیں، ان کی شرکت دو طرح سے ہوتی ہے: (1) مفت (2) معمولی فیس دے کر، اگر شُرَکا سے کسی قسم کی فیس نہ لی جائے تو اور کوئی مانِع شَرعی نہ ہونے کی صورت میں اس انعام کا لینا جائز ہے۔ جس میں شُرَکا سے فیس لی جاتی ہے اُس میں اِنعام ملے یا نہ ملے رقم ڈوب جاتی ہے، یہ صورت جُوئے کی ہے جو کہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ **(5) پیسے جمع کر کے قُرعہ اندازی کرنا** بعض افراد یا دوست آپس میں تھوڑی تھوڑی رَقم جمع کر کے قُرعَہ اندازی کرتے ہیں کہ جس کا نام نکلا ساری رقم اس کو ملے گی، یہ بھی جُوا ہے کیونکہ بقیّہ افراد کی رقم ڈوب جاتی ہے۔ اِسی طرح بعض اوقات پیسے جمع کر کے کوئی کتاب یا دوسری چیز خریدی جاتی ہے کہ جس کا نام قُرعَہ اندازی میں نکل آیا اسے یہ کتاب دے دی جائے گی، یہ بھی جُوا ہی ہے۔ یاد رہے کہ بعض کمپنیاں اپنی مَصنُوعات خریدنے والوں کو

قُرعہ اندازی کرکے اِنعامات دیتی ہیں، یہ جائز ہے کیوں کہ اس میں کسی کی بھی رَقم نہیں ڈوبتی۔ **(۵) مختلف کھیلوں میں شرط لگانا** ہمارے یہاں مختلف کھیل مَثَلاً گُھڑ دَوڑ، کرکٹ، کیرم، بلیرڈ، تاش، شطرنج وغیرہ دوطرفہ شرط لگاکر کھیلے جاتے ہیں کہ ہارنے والا جیتنے والے کو اتنی رقم یا فُلاں چیز دے گا، یہ بھی جوا ہے اور ناجائز وحرام۔ کیرم اور بلیرڈ کلب وغیرہ میں کھیلتے وَقت عُموماً یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ کلب کے مالک کی فیس ہارنے والا ادا کریگا، یہ بھی جُوا ہے۔ بعض "نادان" گھروں میں مختلف کھیلوں مَثَلاً تاش یا لوڈو پر دو طرفہ شرط لگاکر کھیلتے ہیں اور کم علمی کے باعث اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، وہ بھی سنبھل جائیں کہ یہ بھی جُوا ہے اور جُوا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص188تا190)

جواریوں کی صُحبت کا بھیانک انجام پنجاب(پاکستان) کے ایک محلے میں عجیب وغریب بدبو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبو کا سُراغ ملا، وہ بدبو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچہ پولیس کو اطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصے گل سڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوئے میں بَہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گوروکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہوگئے۔

(نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص290)

جوئے سے توبہ کا طریقہ جُوا کھیلنے والا اگر نادم ہوا تو اُس کو چاہئے کہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سچّی توبہ کرے مگر جو کچھ مال جیتا ہے وہ بدستور حرام ہی رہے گا اس ضِمن میں راہنمائی کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جس قدر مال جوئے میں کمایا محض حرام ہے اور اس سے بَراءَت (یعنی نَجات) کی یہی صورت ہے کہ جس جس سے جتنا جتنا مال جیتا ہے اُسے واپَس دے یا جیسے بنے اُسے راضی کرکے مُعاف کرالے۔ وہ نہ ہو تو اُس کے وارِثوں کو واپَس دے، یا اُن میں جو عاقِل بالِغ ہوں ان کا حصّہ اُن کی رِضامندی سے مُعاف کرالے۔ باقیوں کا حصّہ ضَرور انہیں دے کہ اِس کی مُعافی ممکن نہیں اور جن لوگوں کا پتا کسی طرح نہ چلے، نہ اُن کا، نہ اُن کے وَرَثہ کا، اُن سے جس قَدَر جیتا تھا اُن کی نیّت سے خیرات کردے، اگرچِہ (خود) اپنے (ہی) محتاج بہن بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں کو دے دے۔ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: غَرَض جہاں جہاں جس قَدَر یاد ہو سکے کہ اِتنا مال فُلاں سے ہار جیت میں زیادہ پڑا تھا، اُتنا تو انہیں یا اُن کے وارِثوں کو دے، یہ نہ ہوں تو اُن کی نیّت سے تصدُّق (یعنی صدقہ) کرے، اور زیادہ پڑنے کے یہ معنیٰ کہ مَثَلاً ایک شخص سے دس بار جُوا کھیلا کبھی یہ جیتا کبھی یہ، اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے جیتنے کی (رقم کی) مقدار مَثَلاً سو روپے کو پہنچی اور یہ (خود) سب دَفعہ کے مِلا کر سوا سو جیتا، تو سو سو برابر ہو گئے، پچیس اُس (یعنی سامنے والے جواری) کے دینے رہے۔ اِتنے ہی اسے واپس دے۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرلیجئے) اور جہاں یاد نہ آئے کہ (جُوا کھیلنے والے) کون کون لوگ تھے اور کتنا (مال جُوئے میں جیت) لیا، وہاں زیادہ سے زیادہ (مقدار کا) تخمینہ (تَخ۔ مِی۔ نَہ۔ یعنی اندازہ) لگائے کہ اِس تمام مدّت میں کس قَدَر مال جوئے سے کمایا ہو گا اُتنا مالِکوں (یعنی اُن نامعلوم جواریوں) کی نیّت سے خیرات کردے، عاقِبت یونہی پاک ہوگی۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔ (فتاوٰی رضویہ، 19/651)

اے جُواری تُو جوئے سے باز آ
ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مَرا
ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر
قبر سن لے آگ سے جائیگی بھر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص713)

کوفہ (عراق) وہ مبارک شہر ہے جسے ستّر اصحابِ بدر اور بیعتِ رضوان میں شریک تین سو صحابۂ کرام نے شرفِ قیام بخشا۔ (طبقات کبری، 6/89) آسمانِ ہدایت کے ان چمکتے دمکتے ستاروں نے کوفہ کو علم و عرفان کا عظیم مرکز بنایا۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر اِسے کنز الایمان (ایمان کا خزانہ) اور قبۃُ الاسلام (اسلام کی نشانی) جیسے عظیم الشان القابات سے نوازا گیا۔ جب 80 ہجری میں امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت ہوئی تو اس وقت شہرِ کوفہ میں ایسی ایسی ہستیاں موجود تھیں جن میں ہر ایک آسمانِ علم پر آفتاب بن کر ایک عالَم کو منوّر کررہا تھا۔ (طبقات کبریٰ، 6/86، اخبار ابی حنیفہ، ص17) امامِ اعظم کا نام نُعمان اور کُنیّت اَبُوحنیفہ ہے۔ آپ نے ابتداء میں قراٰن پاک حفظ کیا پھر 4000 علما و محدّثین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے علمِ دین حاصل کرتے کرتے ایسے جلیل القدر فقیہ و محدّث بن گئے کہ ہر طرف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چرچے ہو گئے۔ (تہذیب الاسماء، 2/501، المناقب للکردری، 1/37تا53، عقود الجمان، ص187) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک جماعت سے مُلاقات کا شرف حاصل فرمایا، جن میں سے حضرت سیّدنا انس بن مالک، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن اوفیٰ، حضرت سیّدنا سہل بن سعد ساعدی اور حضرت سیّدنا ابوالطفیل عامر بن واصلہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام سرِفہرست ہے۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو تابعی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ (شرح مسند ابی حنیفہ لملاعلی قاری، ص581 ملخصاً)

حکایت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: 96 ہجری کو 16 سال کی عمر میں والدِ گرامی (حضرت ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے ساتھ حج کیا، اس دوران میں نے ایک شیخ کو دیکھا جن کے اردگرد لوگ جمع تھے، میں نے والدِ محترم سے عرض کی: یہ ہستی کون ہے؟ انھوں نے بتایا: یہ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ میں نے عرض کی: ان کے پاس کون سی چیز ہے؟ فرمایا: ان کے پاس نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہوئی احادیثِ مبارکہ ہیں۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آگے بڑھے اور صحابیِ رسول سے براہِ راست ایک حدیث پاک سننے کا شرف حاصل کیا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص18)

قابلِ رشک اوصاف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ظاہری و باطنی حسن و جمال سے نوازا تھا۔ آپ کا قد درمیانہ اور چہرہ نہایت حسین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عمدہ لباس اور جوتے استعمال فرماتے، کثرت سے خوشبو استعمال فرماتے اور یہی خوشبو آپ کی تشریف آوری کا پتہ دیتی۔ آپ کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے والے کلمات پھول کی پتیوں سے زیادہ نرم ہوتے اور لفظوں کی مٹھاس کانوں میں رَس گھول دیتی، آپ کو کبھی غیبت کرتے نہیں سنا گیا۔

حکایت ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے آپ کے اِس وصف کا تذکرہ یوں کیا: امامِ اعظم اَبُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غیبت سے اتنے دُور رہتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو دُشمن کی غیبت کرتے ہوئے بھی نہیں سُنا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص42) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رضائے الٰہی کو ہر شَے پر ترجیح دیتے۔ (تہذیب الاسماء، 2/503، 506، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص42) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علماو مشائخ کی اعانت پر زرِ کثیر خرچ فرماتے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص42)

آپ کے جلیل القدر شاگرد امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 20 سال تک میری اور میرے اہل و عیال کی کفالت فرماتے رہے۔ (الخیرات الحسان، ص57) آپ کسی کو کچھ عطا فرماتے اور وہ اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا تو اس سے فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو کیونکہ یہ رزق اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔ (الخیرات الحسان، ص57) امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زہد و تقویٰ کے جامع، والدہ کے فرمانبردار، امانت و دیانت میں یکتا، پڑوسیوں سے حسنِ سلوک میں بے مثال تھے، بے نظیر سخاوت اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی جیسے کئی اوصاف نے آپ کی ذات کو نمایاں کر دیا تھا۔ (اخبار الامام الاعظم ابی حنیفہ، ص41 تا 49،63، تبییض الصحیفہ، ص131) آپ کے حُسنِ اَخلاق سے متعلق حضرت بُکَیر بن مَعْرُوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اُمَّتِ مصطفٰے میں امام ابُو حنیفہ سے زیادہ حُسنِ اَخلاق والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان، ص56)

حکایت حضرت سیِّدُنا شفیق بلخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ ایک شخص آپ کو دیکھ کر چُھپ گیا اور دوسرا راستہ اختیار کیا۔ جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اسے پُکارا، وہ آیا تو پوچھا کہ تم نے راستہ کیوں بدل دیا؟ اور کیوں چھپ گئے؟ اس نے عرض کی: میں آپ کا مقروض ہوں، میں نے آپ کو دس ہزار درہم دینے ہیں جس کو کافی عرصہ گزر چکا ہے اور میں تنگدست ہوں، آپ سے شرماتا ہوں۔ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہے، جاؤ! میں نے سارا قرض تمہیں معاف کر دیا۔ (الخیرات الحسان، ص57)

عبادت و ریاضت امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم دن بھر علمِ دین کی اِشاعت، ساری رات عبادت و ریاضت میں بَسر فرماتے۔ آپ نے مسلسل تیس سال روزے رکھے، تیس سال تک ایک رَکعت میں قراٰنِ پاک خَتْم کرتے رہے، چالیس سال تک عِشا کے وُضو سے فجر کی نماز ادا کی، ہر دن اور رات میں قراٰنِ پاک ختم فرماتے، رمضان المبارک میں 62 قراٰن ختم فرماتے اور جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قراٰنِ پاک خَتْم کئے۔ (الخیرات الحسان، ص50) آپ نے 1500 درہم خرچ کرکے ایک قیمتی لباس سِلوا رکھا تھا جسے آپ روزانہ رات کے وقت زیبِ تن فرماتے اور اس کی حکمت یہ ارشاد فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے زینت اختیار کرنا، لوگوں کے لئے زینت اختیار کرنے سے بہتر ہے۔ (تفسیر روح البیان، 3/154) رات میں ادا کی جانے والی اِن نمازوں میں خوب اشک باری فرماتے، اس گریہ و زاری کا اثر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چہرۂ مبارکہ پر واضح نظر آتا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص47، الخیرات الحسان، ص54)

ذریعۂ معاش آپ نے حُصُولِ رزقِ حلال کے لئے تجارت کا پیشہ اختیار فرمایا اور لوگوں سے بھلائی اور شَرعی اُصُولوں کی پاسداری کا عملی مظاہرہ کرکے قیامت تک کے تاجروں کے لئے ایک روشن مثال قائم فرمائی۔ (تاریخ بغداد، 13/356) علمِ فقہ کی تدوین، ابوابِ فقہ کی ترتیب اور دنیا بھر میں فقہ حنفی کی پذیرائی آپ کی امتیازی خصوصیات میں شامل ہے۔ (الخیرات الحسان، ص43)

وصال و مدفن 150 ہجری کو عہدۂ قضا قبول نہ کرنے کی پاداش میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔ آپ کے جنازے میں تقریباً پچاس ہزار افراد نے شرکت کی۔

لاکھوں شافعیوں کے امام حضرت سیّدنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بغداد میں قیام کے دوران ایک معمول کا ذکر یوں فرمایا: میں امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے برکت حاصل کرتا ہوں، جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رَکعت پڑھ کر ان کی قبر مبارک کے پاس آتا ہوں اور اُس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔ آج بھی بغداد شریف میں آپ کا مزار فائضُ الْاَنوار مَرجعِ خَلائق ہے۔

(مناقب الامام الاعظم، 2/216، سیر اعلام النبلاء، 6/537، اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص94، الخیرات الحسان، ص94)

امامِ اعظم کی مبارک سیرت کے متعلق مزید جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"اشکوں کی برسات"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

(یہ مکتوبات شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیّر کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔)

شک کی بنا پر دوسرے کی کتاب لوٹانے کا انداز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میرے مُحسِن، پیارے پیارے بھائی ۔۔۔ کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ!

اللہ تعالٰی آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے، بے حساب بخشے اور مجھ گنہگار کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میری کتابوں میں سے (ایک کتاب بنام) "تاریخ مدینۂ منورہ" دستیاب ہوئی جس پر آپ جناب (کے نام) کی مُہر لگی ہوئی ہے، اب یہ یاد نہیں کہ آپ نے (مجھے) تحفۃً نوازا تھا یا عاریتاً (یعنی بطورِ قرض) دی تھی، لہٰذا آپ کی خدمت میں پیش ہے، میرے اس میں تصرُّف کرنے کی علامات بھی موجود ہیں، براہِ کرم! یہ بھی اور اس کے علاوہ جو بھی چھوٹے بڑے حُقوق آپ کے مجھ سے تلف ہوئے ہوں سب مُعاف فرما دیجئے اور گواہ رہئے میں اپنے تمام تر گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، مسلمان ہوں، غلامِ مصطفٰے و صحابہ و اَولیا ہوں، میری بے حساب مغفرت کی دعا فرماتے رہئے۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

16 ربیع الآخر 1434ھ

عاشق کی عید کی منظر کشی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے بُلبُلِ دعوتِ اسلامی، مُبلِّغِ سنّت ۔۔۔ کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال!

میٹھے میٹھے مدینے کی مہکی مہکی یادیں اپنے جِلَو میں لئے ہوئے جناب کا عید مبارک نامہ بڑی شان سے وارِد ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینے کی دید والی عید نصیب فرمائے! ؎

اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضے کی دِید ہو جائے
قسم خُدا عَزَّوَجَلَّ کی غریبوں کی عید ہو جائے

پیارے (اسلامی) بھائی! اصل عید اُسی وقت ہے، جب سنہری جالیوں کے رُو برو حاضری ہوگی، سنہری جالیوں کی رُکاوٹ بھی دُور ہو چکی ہوگی، اے کاش! ؎

سنہری جالیاں ہوں، آپ ہوں اور مجھ سا عاصی ہو
وہیں یہ جاں جدا ہو، جانِ جاناں، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اُن کے جلووں میں رُوح اُن کے قدموں پر قربان ہو جائے، بس ایک عاشق کی حقیقی عید تو یہی ہے۔ کاش! ایسی **عید مبارک** ہو۔

آپ کی دعاؤں کا ہر وقت محتاج۔

قبرستان کی حاضری

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ والہٖ وسلَّم

کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُفِی الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے دنیا میں بے رغبتی اور آخرت کی یاد پیدا ہوتی ہے۔(ابن ماجہ،2/252، حدیث:1571) اس حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ علامہ عبد الرؤف مَناوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس شخص کا دل سخت ہوگیا ہو زیارتِ قبور اس کے لئے ایک عمدہ دوا ہے۔(فیض القدیر، 5/71)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبرستان میں حاضر ہوکر فاتحہ وغیرہ پڑھنا ایک ایسی نیکی ہے جو اگرچہ نفس پر کچھ گِراں گزرتی ہے

ابوالحسنین عطاری مدنی

لیکن اس کے لئے کوئی خاص مشقت نہیں اٹھانی پڑتی۔ دیگر مواقع کے علاوہ شبِ براءت میں قبرستان جانا بھی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے (ترمذی،2/183، حدیث:739) اور ہمارے یہاں بھی عموماً شبِ براءت میں قبرستان کی حاضری کا رواج ہے۔ یہ ایک اچھا عمل ہے لیکن اسے صرف شبِ براءت تک محدود نہ کیا جائے بلکہ عام دنوں اور بالخصوص روزِ جمعہ قبرستان کی حاضری کو اپنا معمول بنانا چاہئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دل گناہوں سے اُچاٹ ہوگا اور فکرِ قبر و آخرت پیدا ہوگی۔ **مزارات کی زیارت** سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّم شہدائے اُحد کی مبارک قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور یوں سلام فرماتے: سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ (تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے) حضراتِ ابو بکر و عمر اور عثمانِ غنی رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا بھی یہی معمول تھا۔(در منثور، 4/640) **سب قبر والوں کو**

آسان نیکیاں

سِفارِشی بنانے کا عمل مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ والہٖ وسلَّم کافرمانِ شَفاعَت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں جاکر سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص اور سورۂ تکاثُر پڑھے، پھر یہ کہے: اے اللہ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اس کا ثواب اِس قبرِستان کے مومِن مَردوں اور عورَتوں کو پہنچا تو وہ سب (قیامت کے دن) اِس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کی شفاعت کریں گے۔(شَرْحُ الصُّدُور، ص311) **قُبُورِ والدین کی زیارت کی فضیلت** سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: جو شخص ہر جُمُعَہ کو اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے، اُس کی مغفرت کردی جائے گی اور اُسے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھ دیا جائے گا۔ (شعب الایمان، 6/201، حدیث:7901) یہاں جُمُعَہ سے مراد یا تو جُمُعَہ کا دن ہے یا پورا ہفتہ، بہتر ہے کہ ہر جُمُعَہ کے دن والدین کی قُبُور کی زیارت کیا کرے، اگر وہاں حاضری میسر نہ ہو تو ہر جُمُعَہ کو ان کے لئے ایصالِ ثواب کیا کرے۔(مراٰۃ المناجیح، 2/526)

قبرستان کی حاضری کے آداب

مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہوں ❁ قبرستان جاکر اس طرح سلام کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَر اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔(ترمذی،2/329، حدیث:1055) ❁ قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں ❁ قبر پر پاؤں رکھنے یا سونے سے قبر والے کو اِیذا ہوتی ہے لہٰذا کسی مسلمان کی قَبْر پر پاؤں رکھنے، روندنے، قَبْر پر بیٹھنے اور ٹیک لگانے سے بچیں۔ یاد رکھئے! دوسری قبروں پر پاؤں رکھے بغیر ماں باپ وغیرہ کی قبروں تک نہ جاسکتے ہوں تو دور ہی سے فاتحہ پڑھنا ہوگا، مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے۔ ❁ قَبْر کے اوپر اگربتی نہ جلائیں کہ بے اَدَبی ہے اور اس سے مَیِّت کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو تو وہاں رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔(ملخص از قبر والوں کی 25 حکایات)

قبرستان کی حاضری کے مزید فضائل اور آداب وغیرہ جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”قبر والوں کی 25 حکایات“ کا مطالعہ فرمائیے۔

محدّثِ اعظم پاکستان اور خدمتِ حدیث

آصف جہانزیب عطاری مدنی

دنیا میں کچھ ایسے باکمال لوگ بھی ہوتے ہیں جو اپنی زندگی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے اور ایسے کارہائے نمایاں سرانجام دے جاتے ہیں کہ ظاہری زندگی میں ان کے فیضان کا سورج آب و تاب کے ساتھ چمکتا ہے اور وصال کے بعد بھی لوگ ان کا فیض پاتے ہیں۔ مُحدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا ابو الفضل **محمد سردار احمد** چشتی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شمار بھی ایسی باکمال شخصیات میں ہوتا ہے۔ 1323ھ/1905ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔[1] ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایف۔اے کرنے مرکز الاولیا لاہور گئے اور وہاں سے شہزادۂ اعلیٰ حضرت حُجّۃُ الاسلام مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ حصولِ علمِ دین کے لئے بریلی شریف (یوپی، ہند) روانہ ہوگئے۔[2] حضرت مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد ذَکی (ذہین) و مُحدّثِ باکمال تھے۔[3] تمام عُلوم و فُنونِ مُروّجہ میں آپ کو مہارت حاصل تھی لیکن حدیثِ رسول سے محبت آپ کا خاص وَصف تھا، آپ خود فرماتے ہیں: لوگ جب بیمار ہوتے ہیں تو دوائی کھاتے ہیں اور میں حدیثِ مصطفےٰ پڑھاتا ہوں تو مجھے آرام ہوجاتا ہے۔[4] حدیثِ پاک سے محبت ہی کے باعث آپ نے زندگی کا اکثر حصّہ درسِ حدیث میں گزارا۔ دس سال تک دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف (ہند) میں[5] اور قیامِ پاکستان کے بعد تادمِ حیات **جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام سردارآباد** (فیصل آباد) میں درسِ حدیث کی خدمات سر انجام دیں[6] اس عرصے میں سینکڑوں فُضلا نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حدیث پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔[7] حدیثِ رسول کی خدمت کی وجہ سے آپ کو مُحدِّثِ اعظم پاکستان کہا گیا[8] آپ کی حدیثِ رسول سے محبت کا یہ عالَم تھا کہ دورانِ درس جیسی حدیث ہوتی ویسی ہی آپ کی کیفیت ہوتی، اگر حدیث میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبسّم کا ذکر ہوتا تو آپ بھی مسکراتے، اگر گریہ و علالت کا تذکرہ ہوتا تو آپ بھی روتے۔[9] دورانِ درس بارہا ایسا نور ظاہر ہوتا کہ جس کے سامنے سورج کی روشنی بھی مدھم پڑ جاتی۔[10]

حکایت ایک مرتبہ ایک عقیدت مند نے آپ کی دعوت کی، آپ نے دعوت قبول فرمائی، کھانے کے بعد خُدّام حاضرین جو کھانا کھا چکے تھے ان سے فرمایا: مولانا خوب کھائیں، خوب کھائیں، خُدّام نے آپ کے ارشاد پر دوبارہ کھانا کھایا، پھر فرمایا: آج میں نے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرکارِ ابو ہریرہ والی سنت ادا کی ہے۔[11] اِس حکایت میں محدّثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اشارہ بخاری شریف کی اس حدیث پاک کی طرف ہے جس میں سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ کے ایک پیالے سے ستر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو سیراب فرمایا اور آخر میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: پیو! انہوں نے سیر ہو کر پیا، پھر فرمایا: پیو! آپ نے سیر ہو کر پیا، پھر فرمایا پیو!۔۔۔الخ[12] فنِ حدیث میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یدِ طُولیٰ (کمال) حاصل تھا[13] جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بُخاری شریف کی صرف پہلی جلد سے علمِ غیبِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ثبوت پر 220، اختیار و فضائلِ رسول پر 150، معجزات و کرامات پر 50، فضائلِ صحابہ پر 40، اصولِ حدیث، اَسماءُ الرِّجال اور تقلید پر 150 احادیث جمع فرمائیں۔[14] حدیث میں شہرت و کمال ہی کی وجہ سے حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے شارِح و مُفسّر بھی آپ سے حدیث پڑھنے کے خواہشمند تھے۔[15] عُلمائے عرب و عجم نے آپ کو حدیث کی اجازت دی، آپ کے کئی تلامذہ (شاگرد) جلیلُ القدر مُحدّث بنے، آپ نے اُمّہاتِ کُتُب (صحاح ستّہ) پر تعلیقات لکھیں، آپ کے تلامذہ نے

کُتُبِ حدیث کی شُروحات اور قراٰنِ پاک کی تفاسیر لکھیں[16] جو اِس بات کا بَیِّن ثُبوت ہے کہ آپ حقیقتاً مُحدّثِ اعظم تھے۔[17] آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیضان سے فیض یاب ہونے والوں میں شارِحِ بُخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی، مفسّرِ قراٰن علّامہ محمد رِیاض الدّین قادری، مُصنّف ومترجم کُتُبِ کثیرہ علّامہ مفتی فیض اَحمد اُویسی، مُفسّرِ قراٰن علّامہ جلال الدّین قادری، شہزادۂ صدرُ الشّریعہ شیخ الحدیث مفتی عبدالمصطفٰے ازہری، شیخ الحدیث مفتی عبدالقیوم ہزاروی، شارِحِ بخاری علّامہ غلام رسول رَضَوی، مولانا محمد عبد الرّشید جھنگوی، مُصنّفِ کُتُبِ کثیرہ شیخ الحدیث علّامہ عبدالمصطفٰے اعظمی اور مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدّین قادری رَضَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن جیسی جلیل القدر شخصیات کے نام قابلِ ذِکر ہیں۔[18] تمام عُمر درس و تدریس اور خدمتِ حدیث میں مشغول رہنے کے بعد یکم شعبان المعظم 1382ھ کو آپ کا وِصال ہوا۔ سُنّی رَضَوی جامع مسجد سردار آباد (فیصل آباد) سے متّصل آپ کا مزارِ مبارک مَرجعِ خلائق ہے۔[19]

(1) حیاتِ محدثِ اعظم، ص27، (2) حیاتِ محدثِ اعظم، ص33 ملخصاً (3) تذکرۂ محدث اعظم پاکستان، 2/35 (4) حیاتِ محدثِ اعظم، ص153 (5) حیاتِ محدثِ اعظم، ص54 (6) تذکرۂ محدثِ اعظم پاکستان، 2/11 (7) تذکرۂ محدث اعظم پاکستان، 1/13 (8) حیات محدث اعظم، ص65 ملخصاً (9) حیاتِ محدث اعظم، ص62 ملخصاً (10) حیات محدث اعظم، ص63 ملخصاً (11) تذکرہ محدث اعظم پاکستان، ص228 (12) بخاری، 4/234، حدیث: 6452 ملخصاً (13) تذکرۂ محدث اعظم پاکستان، 2/36 ملخصاً (14) حیاتِ محدثِ اعظم، ص137 ملخصاً (15) حیاتِ محدثِ اعظم، ص62 ملخصاً (16) تذکرہ محدث اعظم پاکستان، 2/10 (17) تذکرہ محدث اعظم پاکستان، 2/39 (18) تذکرہ محدث اعظم پاکستان، 2/43 ملخصاً، حیاتِ محدثِ اعظم، ص65 ملخصاً (19) حیاتِ محدثِ اعظم، ص334، 339 ماخوذاً

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایک مکتوب میں ہے: شبِ بَرَاءَت قریب ہے، اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّوَجَلَّ بطفیلِ حضورِ پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چند، ان میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَنجِش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ”اِن کو رہنے دو، جب تک آپَس میں صُلح نہ کرلیں۔“ لہٰذا اَہلِ سنّت کو چاہئے کہ حتَّی الْوَسع قبلِ غُروبِ آفتاب 14 شَعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کر لیں، ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کر دیں یا مُعاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِبَاد سے صحائفِ اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت میں پیش ہوں۔ حُقُوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے توبۂ صادِقہ (یعنی سچی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ، 4/491، حدیث: 4250)) ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضرور اِس شب میں اُمّیدِ مغفرتِ تامّہ (یعنی مغفرت کی پکّی اُمّید) ہے بشرطِ صحّتِ عقیدہ۔ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے) (آقا کا مہینا، ص12 تا 13، بحوالہ کُلّیاتِ مکاتیبِ رضا، 1/356 تا 357)

شوگر (Diabetes)

کاشف شہزاد عطاری مدنی

مبلغِ دعوتِ اسلامی مفتی محمد امین عطاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے ایک متحرک (Active) عالمِ دین تھے۔ درس و تدریس اور افتانویسی کے علاوہ سنتوں بھرے بیانات بھی فرماتے تھے۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے بھی آپ سے علمِ دین حاصل کیا۔ آپ شوگر کے مریض تھے لیکن آپ کو اس کا علم نہ تھا اور اسی مرض کے باعث 18 ذوالقعدۃ الحرام 1426ھ بروز منگل بمطابق 20 دسمبر 2005ء کو دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ وفات سے 3 دن پہلے گلا سوکھنے کی وجہ سے کافی مقدار میں گنے کا رس وغیرہ استعمال کیا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ چیک اپ کروایا تو معلوم ہوا کہ شوگر 700 سے تجاوز کرچکی تھی۔ آپ کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ (ICU) میں منتقل کردیا گیا، آپ نے وہیں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذیابیطس جسے عرفِ عام میں شوگر کہا جاتا ہے ایک حساس مرض ہے۔ بسا اوقات اس میں مبتلا شخص کو بھی علم نہیں ہوتا کہ مجھے شوگر ہوچکی ہے۔ یہ لاعلمی یا علم ہونے کے باوجود بے احتیاطی بعض اوقات بڑے نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ **ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد** عالمی ادارۂ صحت (WHO) کی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں ذیابیطس (Diabetes) کے رجسٹرڈ مریضوں کی تعداد 30 کروڑ سے زائد جبکہ پاکستان میں 70 لاکھ سے زائد ہے۔ دنیا میں ہر سال ذیابیطس اور اس کے متعلقہ امراض سے لگ بھگ 49 لاکھ لوگ موت کا شکار ہوتے ہیں۔ **ذیابیطس کیا ہے؟** خون میں شوگر کی مقدار کا معمول سے زیادہ یا کم ہوجانا ذیابیطس کہلاتا ہے البتہ زیادہ تر مریضوں کو شوگر کی مقدار بڑھ جانے کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ خالی پیٹ (نہار منہ) چیک کروانے کی صورت میں شوگر کی مقدار 80 سے 120 تک جبکہ کھانے کے بعد چیک کروائیں تو 120 تا 180 نارمل ہے۔ خون میں شوگر کی مقدار مذکورہ اعداد (Figures) سے بڑھ جانا خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ اس معاملے میں مختلف لیبارٹریوں (Laboratories) کے نتائج میں کچھ نہ کچھ فرق بھی ہوسکتا ہے۔ **ذیابیطس کا ظاہری سبب** خون میں شوگر کی مقدار بڑھ جانا اور لبلبے (Pancreas) سے بننے والی انسولین کی مقدار کم یا بالکل ختم ہوجانا ذیابیطس کا ظاہری سبب ہے۔ **شوگر کی علامات** ❀ کثرت سے پیشاب آنا ❀ معمول سے زیادہ پیاس لگنا ❀ تیزی سے وزن کم ہونا ❀ کمزوری اور بھوک کا احساس ❀ مزاج میں چڑچڑاپن ❀ بینائی میں دھندلاہٹ ❀ زخم یا خراش کا جلدی نہ بھرنا ❀ پاؤں میں سنسناہٹ (ایسا محسوس ہونا کہ جیسے پاؤں پر چیونٹیاں چل رہی ہوں) وغیرہ۔ یاد رکھئے! ان علامات میں سے ایک یا بعض کے پائے جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ شوگر کے مریض ہیں البتہ فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرکے چیک اپ کروالینا چاہیے۔ **مدنی مشورہ** یہ علامات آپ میں موجود ہوں یا نہ ہوں شوگر کا ٹیسٹ ضرور کروالیجئے۔ **کوئی مرض لاعلاج نہیں** مدینے کے سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحت نشان ہے: لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ یعنی ہر بیماری کی دوا ہے۔ (مسلم، ص1210، حدیث:2204) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بڑھاپے اور موت کے سوا کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا نہ ہو، ہاں یہ بات ضرور ہے کہ کئی اَمراض کا علاج اَطِبّا (Doctors) اب تک دریافت نہیں کرپائے۔ شوگر کی بیماری بھی انہی امراض میں سے ہے جن کا مکمل علاج تادمِ تحریر دریافت نہیں ہوسکا۔

ڈاکٹرز کا تجربہ بتاتا ہے کہ ایک بار یہ مرض لاحق ہو جانے پر عمر بھر دوا کا استعمال خوراک کی طرح ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر شوگر کا مریض خوراک میں مکمل احتیاط، دوا کا باقاعدگی سے استعمال اور ورزش کا معمول بنالے تو شوگر کے نقصانات کم سے کم ہوسکتے ہیں۔ **مدنی مشورہ** شوگر یا کسی بھی مرض کی تَشْخِیص کی صورت میں Second Opinion ضرور لیں یعنی کسی دوسرے ڈاکٹر سے دوسری لیبارٹری کی رپورٹ کے ذریعے مرض کی تصدیق کروا لیں۔ **پیدل چلنے کا معمول بنایئے** شوگر کے مریض کو چاہیے کہ روزانہ تیس منٹ پیدل چلنے کا معمول بنائے۔ پہلے 10 منٹ آہستہ، اس کے بعد 10 منٹ تیز اور آخری 10 منٹ پھر آہستہ چلیں نیز شوگر چیک کرنے کا آلہ (Glucometer) اپنے گھر میں رکھ لیں اور وقتاً فوقتاً شوگر لیول چیک کرتے رہیں۔ **ان چیزوں سے پرہیز کیجئے** بیکری کی بنی ہوئی اشیاء (Bakery Items)، مٹھاس والی اشیاء مثلاً شربت، بند ڈبوں والے پھل، گنا، کولڈ ڈرنک، پُڈنگ، شکر (چینی) آئس کریم، شکر قندی، انجیر، گُڑ وغیرہ۔ **کم مقدار میں ضرورتاً استعمال کیجئے** چاول، کینو، موسمبی، مالٹا، مرغی، انڈہ، آلو، بیسن، آم (چھوٹا)، تلی ہوئی اشیاء، مٹر، چقندر، شلجم، گاجر، امرود، روٹی، دالیں، فالسہ، جامن، چیکو، بغیر چربی کا گوشت، کھانے کا تیل اور گھی، پنیر، شریفہ، بُھٹہ، مارجرین مکھن، کیلا، دلیہ، آڑو، آلو بخارا، پپیتا، خوبانی، تربوز، بغیر بالائی کے دودھ دہی، نوڈلز، مچھلی، سیب، خربوزہ وغیرہ۔ **مفید غذائیں** کریلا، اروی، کدو، سلاد، توری، ہری مرچ، مولی، بھنڈی، بند گوبھی، پھول گوبھی، بینگن، ہری اور سوکھی پیاز، ککڑی، کھیرا، لیموں وغیرہ۔ **توجہ فرمایئے** شوگر کے مریضوں کو عموماً بلڈ پریشر (Blood Pressure) کا مرض بھی ہو جاتا ہے اس لئے مذکورہ اشیاء کے استعمال سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ ضرور فرما لیجئے کیونکہ بعض غذائیں شوگر کے لئے مفید جبکہ بلڈ پریشر والے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں۔

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سَو دوا کی اِک دوا پرہیز ہے

شوگر کا روحانی علاج

﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا﴾ (پ15، بنی اسرائیل:80) روزانہ صبح و شام اوپر دی ہوئی آیتِ مبارکہ تین بار (اول آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لیجئے (تاحُصولِ شفاء)

شوگر کے گھریلو علاج

❀ خشک سونف اور خشک آملہ ہم وزن پیس کر باریک چھان لیجئے، اب اس پر 313 بار دُرودِ پاک پڑھ کر دم کر کے رکھ لیجئے اور اندازاً چھ ماشہ (6 گرام) تا حُصولِ شِفاء روزانہ صبح و شام تازہ یا مٹکے کے پانی سے اِستعمال کیجئے۔ اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شوگر کم کرنے کا بہترین علاج پائیں گے ❀ روزانہ صبح و شام کریلے کا رَس ایک ایک چمچ پی لیں اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شوگر کی بیماری میں حیرت انگیز فائدہ ہوگا ❀ بڑی الائچی کے اندر سے دانے نکال کر (تاحُصولِ شِفاء) روزانہ صبح و شام پانچ پانچ دانے چبا کر نگل لیجئے اِن شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت فائدہ ہوگا۔ (گھریلو علاج، ص64) ❀ میتھی دانے دَرْدَرے (یعنی موٹے موٹے) پسے ہوئے 20 گرام روزانہ کھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صرف دس دن کے اندر ہی پیشاب اور خون میں شُوگر کی مقدار کم ہو جائے گی ❀ شوگر کے تناسب سے میتھی دانوں کا استعمال روزانہ 100 گرام تک بھی کیا جاسکتا ہے ❀ لو (Low) شوگر کے مریض میتھی استعمال نہ کریں۔ (میتھی کے 50 مدنی پھول، ص5تا6 ملتقطاً)

شوگر سے متعلق امیرِ اہلِ سنت کے متفرق مدنی پھول

جس کو وُسعت ہو وہ چائے میں چینی کے بجائے شہد استعمال کرے۔ ❀ ٹھنڈی بوتلوں (Cold Drinks) اور آئسکریم کے شائقین عام طور پر شوگر کے مریض بن جاتے ہیں۔ لوگ شاید ٹھنڈی بوتلوں کو بے ضَرر سمجھتے ہوں گے حالانکہ 250 ملی لیٹر کی ایک ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات چمچ چینی ہوتی ہے، اور آئسکریم تو اچھا خاصہ "شوگر بم" ہے۔ وزن دار آدمی کو تو ٹھنڈی بوتل اور

آئسکریم کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے کہ یہ اس کے حق میں میٹھا زَہر ہے ❀ کولڈ ڈرنک چینی والی ہو یا "شوگر فری" دونوں ہی صورَتوں میں صحّتِ انسانی کے لئے نقصان دِہ ہے۔

ہاتھ سے کھانے کے طبی فوائد ڈاکٹروں نے اِعتراف کیا ہے کہ جو لوگ ہاتھ سے کھاتے ہیں ان کی اُنگلیوں سے ایک خاص قسم کی "ہاضِم رُطوبت" نِکل کر کھانے میں شامل ہو جاتی ہے جو جسم میں انسولین (Insulin) کم نہیں ہونے دیتی اور اِس سے شوگر کے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے، پھر کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنے سے مزید ہاضِم رُطوبَت پیٹ میں داخل ہوتی ہے جو آنکھوں، دِماغ اور مِعدہ کیلئے بے حد مفید ہے اور یہ دِل، مِعدہ اور دماغی اَمراض کا زبردست عِلاج ہے۔ (فیضانِ سنت، ص247)

جسمانی مریضوں کو اللہ شفا دیدے
اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے

(وسائلِ بخشش، ص492)

لُو (Heatstroke) لگنے پر ابتدائی طِبّی اِمداد

FIRST AID

ڈاکٹر کامران اسحاق عطاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بار پھر موسمِ گرما کی آمد آمد ہے۔ گرمی کا موسم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک عظیم نعمت ہے لیکن بے احتیاطی کے باعث یہ موسم نعمت کے بجائے زَحمت بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس موسم میں زیادہ وقت تک دھوپ میں کام کرنے نیز گرم اور حبس زدہ ماحول میں ٹھہرنے کے سبب انسان لُو کا شکار ہو سکتا ہے۔ عموماً بچے، بوڑھے، کھلے آسمان تلے کام کرنے والے اور نشے کے عادی افراد کو لُو لگنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

لُو لگنے کی علامات سر میں درد اور چکر آنا ● پیاس کی شدت ● چہرے اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا ● بے چینی ● چڑچڑاپن ● دل کی دھڑکن بڑھنا ● کمزوری ● بے ہوشی ● اُلٹی یعنی قے اور متلی آنا وغیرہ۔

لُو لگنے کی صورت میں ابتدائی طبی امداد لُو کے شکار فرد کو پانی پلائیے ● فوراً ٹھنڈی جگہ منتقل کر دیجئے ● ستر کے علاوہ غیر ضروری کپڑے اتار کر برف یا ٹھنڈے پانی کی پٹّیاں خصوصاً پیٹھ، بغل، گردن اور رانوں پر رکھئے ● ممکنہ صورت میں ٹھنڈے پانی کے ٹب میں لٹائیے ● جلد سے جلد اسپتال پہنچانے کی کوشش کیجئے۔

موسمِ گرما کی احتیاطیں سفید یا ہلکے رنگ کا سُوتی (Cotton کا) لباس پہنئے ● بالخصوص دن 11 بجے سے 3 بجے کے درمیان دھوپ میں نکلنے سے پرہیز کیجئے ● گھر سے نکلتے ہوئے سر کو ڈھانپ لیں، پانی کی بوتل ساتھ رکھیں اور وقفے وقفے سے پانی پیتے رہیں ● گرم اشیا مثلاً چائے، کافی وغیرہ سے پرہیز کریں ● ممکنہ صورت میں دن میں دو سے تین مرتبہ غسل فرمالیں۔

لُو (Heat stroke) سے بچانے والی سنّت جو شخص عمامہ باندھنے کا عادی ہو گا وہ لُو (Heat stroke) لگنے اور دماغی فالج جیسے امراض سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ جسمِ انسانی میں سر کا پچھلا حصہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس جگہ سے دماغ پر سردی اور گرمی کا بہت جلد اثر ہوتا ہے۔ اس حصہ کی حفاظت کے لئے سنّت کے مطابق عمامہ باندھنا بہت ہی احسن ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ اس طرح سر اور گردن کے ڈھک جانے سے نہ صرف لُو لگنے سے حفاظت ہو گی بلکہ سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا۔ (ماخوذ از عمامہ کے فضائل، ص388 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

مزید تفصیلات کے لئے اَمیرِ اَہلِ سُنّت دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے **"گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول"** (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔

ابوالحسّان عطاری مدنی

اَشعار کی تشریح

(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اَشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

یہ کیسے کھلتا کہ انکے سوا شفیع نہیں
عَبَث نہ اوروں کے آگے تپیدہ ہونا تھا

(حدائقِ بخشش، ص64)

الفاظ و معانی تپیدہ: بے چین۔ عَبَث: بے کار۔

شرح کلامِ رضا قیامت کے دن شفاعتِ کبریٰ کیلئے لوگ مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمات میں حاضر ہونے کے بعد وہاں سے محروم ہوکر آخر کار پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضری دیں گے اور شفاعت کی التجا پیش کریں گے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم بارگاہِ خداوندی میں عرض معروض کریں گے اور پھر شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ لوگ اگر اوّلاً ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور سلسلۂ شفاعت کا آغاز ہوجاتا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ اگر ہم کسی اور نبی کے پاس جاتے تو وہ بھی شفاعت فرمالیتے۔ دیگر بارگاہوں سے ہونے کے بعد آخر میں بارگاہِ محمدی میں آنے سے یہ ظاہر ہوگیا کہ روزِ قیامت شفاعتِ کبریٰ کا مرتبہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ خاص ہے اور شفاعت کا دروازہ آپ ہی کھولیں گے۔

مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: قیامت کے دن مرتبۂ شفاعتِ کُبریٰ حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کے خصائص (یعنی خصوصیات) سے ہے کہ جب تک حضور فتحِ بابِ شفاعت (یعنی شفاعت کا آغاز) نہ فرمائیں گے کسی کو مجالِ شفاعت نہ ہوگی، بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنیوالے ہیں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور مخلوقات میں صرف حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم) شفیع ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/70) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصبِ شفاعت اسی سرکار کا خاصّہ ہے، دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/575)

برقِ انگشتِ نبی چمکی تھی اُس پر ایک بار
آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص136)

الفاظ و معانی برق: بجلی۔ اَنگشت: انگلی۔ مَہ: چاند۔ نِشانِ سوختہ: جلنے کا نشان۔

شرح کلامِ رضا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ اپنی مبارک انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرماکر اسے دو ٹکڑے فرمادیا تھا، اس کا نشان آج تک چاند پر موجود ہے۔ برق (بجلی) کی مناسبت سے اسی کو جلنے کے نشان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اہلِ مکہ نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھائے حتّٰی کہ انہوں نے حِراء (پہاڑ) کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ (بخاری، 2/579، حدیث: 3868) شَقُّ الْقَمَر (چاند کے ٹکڑے کرنے) کے معجزے کا بیان اس آیتِ مبارکہ میں بھی موجود ہے: ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۝﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پاس آئی قیامت اور شق ہوگیا چاند۔ (پ27، القمر: 1)

چاند دو ٹکڑے ہوکر تَصَدُّق ہوا
دشمنِ مصطفےٰ دیکھتے رہ گئے

باپ کو جلانے کے لئے لکڑیاں لے آؤں؟

(تجہیز و تکفین کے مسائل)

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ 2001ء میں ہمارے یہاں ایک بہت بڑے سیٹھ کا انتقال ہوگیا۔ لوگ اُس کے عالیشان بنگلے میں جمع تھے کہ مرحوم کا 19 سالہ بیٹا جو کہ ایک ماڈرن اسکول میں پڑھتا تھا، کہیں جانے کے لئے ایکدم عُجلت (یعنی جلدی) میں اُٹھا، کسی نے عُجلت کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا: ''میرے والِد صاحِب مجھ سے بہت مَحبّت کرتے تھے، میں نے سوچا کہ آخِری وَقت اپنے ہاتھوں سے ان کی کچھ خدمت کرلوں، چُنانچہ ان کی میّت کو جلانے کے لئے میں خود لکڑیاں لے کر آؤں گا۔'' یہ سُن کر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس کا باپ تو مسلمان تھا، پھر اِس کو جلانے کے لئے لکڑیاں کیوں لینے جارہا ہے! غور کیا تو اندازہ ہوا کہ اِس نادان نے غیر مسلموں کی فِلموں میں لاشیں جلانے کے مناظر دیکھ لئے ہوں گے اور اِس کے ذِہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہوگی کہ جو بھی مر جائے اُس کو جلانا ہوتا ہے۔ اِس فِلمیں دیکھنے کے شوقین کو یہ پتا ہی نہ ہوگا کہ مسلمانوں کو جَلایا نہیں دَفنایا جاتا ہے۔ بہَرحال اس کے مرحوم والِد کی تدفین کردی گئی۔ جب فلموں کے اِس خوفناک منفی اثر (Negative Impact) کا یہ واقِعہ اُس عَلاقے کے لوگوں کو معلوم ہوا تو انہیں بڑی عبرت ہوئی، کئی نوجوانوں نے جوش میں آکر ''کیبل'' کاٹ ڈالے۔ کچھ عرصے تک یہی صورتِ حال رہی مگر رفتہ رفتہ نفس و شیطان غالِب آئے اور کیبل پھر سے جوڑ لئے گئے۔ (نیکی کی دعوت، ص582)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس انوکھے واقِعے میں عبرت ہی عبرت ہے۔ یاد رکھئے! میّت کو نہلانا، کفن دینا، اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا، اس کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے یعنی بعض لوگوں نے یہ کام کرلئے تو سب کی طرف سے ادا ہوگئے۔ (بہارِ شریعت، 1/810تا842) کون سا گھر ایسا ہے کہ جہاں کبھی کوئی فوت نہ ہوا ہو؟ کون سی گلی ایسی ہے کہ جہاں سے کبھی جنازہ نہ اٹھا ہو؟ کون سا شہر ایسا ہے کہ جہاں کفن نہ ملتا ہو؟ جبکہ دینی معلومات کی حالت یہ ہے کہ سات سمندر پار کی خبریں رکھنے والے لوگ میّت کے غُسل، کفن، دَفن وغیرہ کے احکام سے لاعلم ہوتے ہیں۔ آج کسی کا پیارا دنیا سے رخصت ہوا تو کل ہمارا عزیز سفرِ آخرت پر روانہ ہوسکتا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ میت کے غُسل، کفن اور دَفن وغیرہ کے احکام سیکھ لیں۔

غسلِ میّت سے پہلے کے 4 کام

{1} تختہ کو دھونی دیں یعنی اگربتیاں یا لوبان جلاکر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کے گرد پھرائیں۔ {2} میت کو تختے پر لٹائیں۔ {3} نرمی سے کپڑے اُتاریں یا ضرورۃً کاٹیں مگر بے سَتری (بے پردگی) نہ ہو۔ {4} ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک گہرے رنگ کے موٹے کپڑے سے بدن چھپا دیں۔ (تجہیز و تکفین کا طریقہ، ص86 ملتقطاً) بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میّت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ (بہارِ شریعت، 1/811)

غسلِ میت کے 7 مراحل

{1} اِستِنجا کرانا (استنجا کروانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے) {2} وضو کرانا (یعنی 3 بار چہرہ اور 3 بار کہنیوں سمیت ہاتھ دُھلانا، ایک بار پورے سر کا مسح کرانا، 3 بار پاؤں دُھلانا) {3} داڑھی اور سر کے بال دھونا {4} میت کو اُلٹی کروٹ پر لٹا کر سیدھی کروٹ دھونا {5} میت کو سیدھی کروٹ پر لٹا کر الٹی کروٹ دھونا {6} پیٹھ سے سہارا دیتے ہوئے بٹھا کر نرمی سے پیٹ

کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیرنا (سَتْر کے مقام پر نہ نظر کر سکتے ہیں، نہ بغیر کپڑے کے سَتْر کے مقام کو چھو سکتے ہیں) {7} ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے جبکہ تین مرتبہ بہانا سنّت ہے (آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہا کر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں)۔ (تجہیز و تکفین کا طریقہ، ص86، ملخصاً)

کفن پہنانے کے 9 مراحل {1} کفن کو دُھونی دینا {2} کفن بچھانا یعنی سب سے پہلے لِفافہ (بڑی چادر) پھر اِزار (چھوٹی چادر) پھر قمیص بچھانا {3} کفن باندھنے کے لئے دَھجّیاں رکھنا {4} میت کو کفن پر رکھنا {5} شہادت کی اُنگلی سے سینے پر پہلا کلمہ، دل کی جگہ پر یارسول اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) لکھنا {6} قمیص پہنانا اور ناف و سینے کے درمیانی حصّۂ کفن پر مشائخ کے نام لکھنا {7} اعضائے سُجود (یعنی جن اعضا پر سجدہ کیا جاتا ہے ان) پر کافور لگانا {8} پیشانی پر شہادت کی انگلی سے بِسْمِ اللہ لکھنا {9} لفافہ یعنی بڑی چادر پہلے اُلٹی طرف سے پھر سیدھی طرف سے لپیٹنا۔
(تجہیز و تکفین کا طریقہ، ص101 تا 104 ملخصاً)

تدفین کے 17 مراحل {1} قبرستان میں دَفن کے لئے ایسی جگہ لینا جہاں پہلے قبر نہ ہو {2} قبر کی لمبائی میّت کے قد سے کچھ زیادہ، چوڑائی آدھے قد اور گہرائی کم سے کم نِصف قد کی ہو اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر رکھی جائے {3} قبر میں پکی ہوئی اینٹوں کی دیوار بنی ہو تو میّت لانے سے پہلے قبر اور سلیبوں کا اندرونی حصّہ مٹی کے گارے سے اچھی طرح لیپنا {4} اندرونی تختوں پر یٰسین شریف، سورۃ الملک اور درودِ تاج پڑھ کر دَم کرنا (تجہیز و تکفین کا طریقہ، ص132 تا 133 ملخصاً) {5} چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں طاق بنا کر عہد نامہ، شجرہ شریف وغیرہ تبرّکات رکھنا (بہار شریعت، 1/848) {6} میّت کو قبلے کی جانب سے قبر میں اتارنا {7} عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھنا {8} قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھنا: بِسْمِ اللہِ وَبِاللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ {9} میت کو سیدھی کروٹ پر لٹانا یا منہ قبلے کی طرف کرنا اور کفن کی بندش کھول دینا (سیدھی کروٹ کے لئے میّت آنے سے پہلے پیٹھ کے مقام پر نرم مٹی یا ریتے کا تکیہ سا بنائیں، ایسا نہ ہو سکے تو صرف چہرہ جتنا آسانی قبلہ رُخ ہو سکے کر دیں) {10} بعدِ دفن سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالنا، پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ، دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہنا {11} قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنانا اور اونچائی ایک بالشت یا کچھ زیادہ رکھنا {12} بعدِ دفن قبر پر پانی چھڑکنا {13} قبر پر پھول ڈالنا کہ جب تک تَر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا {14} دفن کے بعد سرہانے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن اور قدموں کی طرف آخری رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختمِ سورت تک پڑھنا {15} تلقین کرنا: قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تین مرتبہ یوں کہئے: یافلاں بن فلانہ! (مثلاً یافاروق بن آمنہ۔ اگر ماں کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام لے) پھر یہ کہے: اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا {16} دعا و ایصالِ ثواب کرنا {17} قبر کے سرہانے قبلہ رُو کھڑے ہو کر اذان دینا (تجہیز و تکفین کا طریقہ، ص134 تا 144 ملخصاً) کہ اذان کی بَرَکت سے میّت کو شیطان کے شر سے پناہ ملتی ہے، اذان سے رَحمت نازِل ہوتی، میّت کا غم ختم ہوتا، اس کی گھبراہٹ دُور ہوتی، آگ کا عذاب ٹلتا اور عذابِ قبر سے نجات ملتی ہے نیز مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد آجاتے ہیں۔
(فتاویٰ رضویہ، 5/370 ماخوذاً)

نوٹ مزید تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”**تجہیز و تکفین کا طریقہ**“ کا مُطالعہ فرمایئے اور غُسلِ میّت وغیرہ کی تربیت حاصل کرنے کے لئے ”**مجلسِ تجہیز و تکفین** (دعوتِ اسلامی)“ کے ذمّہ داران سے رابطہ فرمایئے۔

tajheezotakfeen@dawateislami.net

راشد علی عطاری مدنی

(قسط:2)

بہو کو کیسا ہونا چاہئے؟

گزشتہ سے پیوستہ

(7) بہو کو چاہئے کہ گھر کے افراد کے آپسی جھگڑے میں فریق نہ بنے، بلکہ جہاں ممکن ہو حکمت عملی سے غیر جانبدار رہ کر صُلح کی کوشش کرے کہ قرآنِ پاک میں مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانے کا حکم دیا گیا ہے۔ (پارہ26، الحجرات:10) صلح کروانے سے جہاں بارگاہِ الٰہی سے ثواب کی دولت ملے گی وہیں اہلِ خانہ کی جانب سے عزّت افزائی بھی نصیب ہوگی۔ (8) ایک کا راز دوسرے کو بتاکر ہمدرد بننے کی کوشش نہ کرے، مثلاً ساس کی کمیٹی (بیسی) کھلی تو سسر کو بتاکر ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرنا، یا ایک نند کا راز دوسری کو بتاکر اچھی بننا اپنا ہی مستقبل خراب کرنا ہے کہ پول بالآخر کھل ہی جاتا ہے۔ (9) جہیز اگرچہ بہو کی ملکیت ہوتا ہے، لیکن اگر سسرال کے چولہے اور توے پر اِس کا کھانا تیار ہو سکتا ہے تو بہو کو بھی اپنے جہیز کے کپ میں چائے پیش کرنے میں تنگ دل نہیں ہونا چاہئے، سسرال کی ہر چیز کو استعمال کرتے رہنا اور اپنے سامان کو ہوا نہ لگنے دینا بھی بعض اوقات گھریلو جھگڑوں کا سبب بن جاتا ہے۔ (10) گھر کا سکون برباد کرنے میں سب سے زیادہ کردار "گھر کی باتیں باہر کرنے، سسرال والوں کی غیبت و چُغلی کرنے اور اُن کی شکایات میکے میں کرنے" کا ہے، اس طرح غیبتوں، تہمتوں، چغلیوں اور دل آزاریوں وغیرہ طرح طرح کے گناہوں کا بہت بڑا دروازہ کھل جاتا ہے جس سے آخرت تو خراب ہوتی ہی ہے بارہا دنیا میں یہ آفت آتی ہے کہ گھر ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا بہو پر لازم ہے کہ غیبت، چغلی اور اِلزام تراشی جیسی مہلک بیماریوں سے بچی رہے۔ (11) ساس کسی وجہ سے پریشان ہو تو اُس کی دلجوئی کرے کہ اِس سے باہمی تعلقات خوشگوار ہونے کے ساتھ ساتھ ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: جو کسی غمزدہ شخص سے تَعزِیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کریگا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ (معجم الاوسط، 6/429، حدیث:9292) (12) بہو کو چاہئے کہ گھر کے افراد سے حسبِ مرتبہ تعظیم سے بات کرے، یہ اس کی عزت و وقار میں اضافہ کرے گا۔ تُو تکار سے بات کرنا اور کسی کے سخت یا نامناسب لہجے کے جواب میں "اینٹ کے جواب میں پتھر" مارنے کا مصداق بننا قطعاً درست نہیں۔ نرمی اور برداشت کس طرح گھریلو ماحول میں مٹھاس بھرتی ہے اِس کا اندازہ اس حکایت سے لگایئے **فرضی حکایت** کوثر کی اپنی ساس کے ساتھ اکثر نوک جھوک لگی رہتی تھی، ساس کسی نہ کسی بات پر اعتراض کر دیتی اور کوثر جواب دینے لگتی یوں تُو تکار کا سلسلہ دراز ہو جاتا، ایک دن کوثر نے اپنے بھانجے عمیر کو محلے کی مسجد کے امام صاحب کے پاس تعویذ لینے کے لئے بھیجا کہ میری ساس ہر وقت مجھ سے لڑتی رہتی ہے کوئی اچھا سا تعویذ دے دیں۔ امام صاحب عالِمِ دین اور سمجھدار بزرگ شخصیت تھے، سارا معاملہ سمجھ گئے۔ انہوں نے عمیر کو ایک تعویذ بناکر دیا اور کہا کہ اپنی خالہ سے کہنا یہ تعویذ سنبھال کر رکھیں جب بھی اُن کا ساس سے جھگڑا ہو تو اسے داڑھ کے نیچے خوب دبائے۔ کوثر نے ایسا ہی کیا، ابھی چند ہی دن گزرے ہوں گے کہ گھر کا ماحول بدلنے لگا اور ساس بہو میں محبت بڑھنے لگی، کوثر نے امام صاحب کا شکریہ ادا کرنے کے لئے عمیر کو اُن کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا: بیٹا! مسئلہ تعویذ کا نہیں تھا بلکہ اس کی زبان کا تھا، جب اس کی زبان مقابلہ کرتی تھی تو لڑائی بڑھتی تھی، اس نے خاموشی اپنالی تو گھر امن کا گہوارہ بن گیا۔

محمد آصف خان عطاری مدنی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اللہ کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر عمل کریں تو اچھی نیت کے صدقے ثواب کے حق دار بھی قرار پائیں گے اور کام میں بھی برکت ہوگی۔ اس لئے ہمارا ہر کام حتّٰی کہ بیٹھنا بھی سنّت کے مطابق ہونا چاہئے۔ **بیٹھنے کی نیّتیں** (موقع ملا تو) بہ نیّت ادائے سنّت قبلہ رُخ بیٹھوں گا۔ غیر محتاط انداز میں بیٹھ کر دوسروں کیلئے بدنگاہی کا سامان نہیں کروں گا بلکہ پردے میں پردہ کرکے بیٹھوں گا۔ عِلمِ دین کی مجلس، اجتماعِ ذِکر و نعت اور عُلَمائے دین کی بارگاہوں میں بَن پڑا تو ادباً دوزانو بیٹھوں گا۔ (ثواب بڑھانے کے نسخے، ص17)

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیٹھنے کے انداز

(1) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر قبلہ رُو اور (2) دوزانو بیٹھا کرتے تھے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/90) (3) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی ثابت ہے۔ (ابوداؤد، 4/345، حدیث:485) (4) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کعبہ شریف کے صِحْن میں اِحتِبا کی صورت میں بھی تشریف فرما دیکھا گیا۔ (بخاری، 4/180، حدیث: 6272) اِحتِبا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سُرِیْن کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے۔ اِس قسم کا بیٹھنا عاجزی و انکساری میں شمار ہوتا ہے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت، 3/432)

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

● ایسی جگہ نہ بیٹھئے کہ جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ چھاؤں میں ہو۔ **حکمت** کیونکہ سایہ ٹھنڈا ہے اور دھوپ گرم اور بیک وَقت ایک جسم پر ٹھنڈک و گرمی لینا صحّت کیلئے نقصان دِہ ہے اس لئے ایسا نہ کریں نیز یہ شیطانی نِشَسْت ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/387 ملخصاً) ● جب کبھی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگنے کی بجائے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جایئے۔ ● راستے میں بیٹھنے سے بچئے۔ ● قبر پر نہ بیٹھئے۔ ● پیر، اُستاد اور بُزُرگوں کی نشست پر بیٹھنا ادب کے خلاف ہے۔ ● بُزُرگوں کے سامنے اَدَباً دوزانو بیٹھئے۔ ● جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (جامع صغیر، ص40، حدیث:554) ● مُطالَعہ، ذِکر و دُرود وغیرہ کے مَواقِع پر اپنا چہرہ قبلہ رُخ کرنے کی عادت بنایئے۔ ● مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف ہو تاکہ ان سے عِلم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قبلہ ہو سکے۔ ● کھانا کھاتے وَقْت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گُھٹنا کھڑا رکھئے۔ **حکمت** اس سے تِلّی کی بیماریوں سے بچاؤ ہوتا ہے اور رانوں کے پٹّھے مضبوط ہوتے ہیں۔ ● یا سُرین پر بیٹھ جایئے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے۔ **حکمت** اس طرح بقدرِ ضَرورت ہی کھانا مِعدے میں جاتا ہے جس کے سَبَب اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ ● یا دونوں قدموں کی پشت پر دوزانو بیٹھئے۔ (اِحیاءالعلوم، 2/5) ● کھاتے ہوئے چار زانو بیٹھنے سے بچئے۔ **حکمت** کہتے ہیں چوکڑی مار کر کھانے کے عادی کا موٹاپا بڑھتا اور تَوند نِکل آتی ہے۔ نیز دردِ قُولَنج (بڑی آنت کا درد) ہو جانے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ ایک آدمی کا کہنا ہے: میں نے ایک انگریز کو دیکھا کہ دونوں گُھٹنے کھڑے کرکے زَمین پر سُرین لگا کر کھا رہا تھا، میں نے حیرت سے اس کا سَبَب پوچھا، تو فوراً اپنے نِکلے ہوئے پیٹ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا: "اِس کو اندر کرنے کیلئے۔" (فیضانِ سنت، ص220)

جانوروں کی کھال پر بیٹھنے کی حکمتیں

● بکری (بکرا) اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے سے مزاج میں نرمی اور عاجِزی پیدا ہوتی ہے۔ ● درندے کی کھال پر نہ بیٹھئے کہ مزاج میں سختی اور تکبُّر پیدا ہوتا ہے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت، 1/402)

تاجروں کے لئے

احکامِ تجارت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک کمپنی نے یہ اسکیم (Scheme) بنائی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے موبائل میں اکاؤنٹ (Account) بنالیتا ہے اور پھر ریٹیلر کے ذریعے اپنے اکاؤنٹ میں کم از کم 1000 روپیہ جمع کروادے اور ایک دن گزر جائے تو کمپنی اس شخص کو مخصوص تعداد میں فری منٹس (Free Minutes) دے دیتی ہے، اس اکاؤنٹ کے کھلوانے کے لئے کوئی فارم وغیرہ فل (Fill) نہیں کرنا پڑتا اور فری منٹس ملنا اس شرط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے کہ اکاؤنٹ میں کم از کم 1000 روپیہ جمع رہیں جیسے ہی ایک روپیہ اس مقدار سے کم ہوگا تو یہ سہولت ختم ہوجائے گی۔ موبائل اکاؤنٹ میں ایک سہولت یہ بھی ہے کہ اپنے اس اکاؤنٹ کے ذریعے رقم ٹرانسفر بھی کی جاسکتی ہے اور اس صورت میں ریٹیلر (Retailer) کے ذریعے بھیجنے کی نسبت 22 فیصد کم پیسے لگیں گے اور اس سہولت کے لئے پہلے سے کوئی رقم ہونا ضروری نہیں ہے جس وقت رقم بھیجنی ہے اسی وقت وہ رقم ساتھ میں ٹیکس ڈلوا کر ٹرانسفر کر دیں تو ٹرانسفر ہو جائے گی۔ ٹیکس سے مراد ٹرانسفر کی فیس ہے اور اکاؤنٹ بنانے پر بھی کسی قسم کا کوئی پیسہ نہیں لگے گا اور اس صورت میں فری منٹس وغیرہ کوئی سہولت بھی نہیں ملے گی جبکہ رقم ایک دن جمع نہ رکھیں بلکہ اسی دن کے اندر ٹرانسفر کر دیں۔

اس اکاؤنٹ میں ایک سہولت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے یوٹیلٹی بل (Utility Bill) بھی جمع کروایا جاسکتا ہے اور یہ بل جمع کروانے کے لئے بھی کوئی رقم اکاؤنٹ میں ہونا ضروری نہیں اور اس جمع کروانے پر کوئی ٹیکس بھی نہیں لگے گا اور اس صورت میں فری منٹس وغیرہ کوئی سہولت بھی نہیں ملے گی جبکہ رقم ایک دن جمع نہ رکھیں بلکہ اسی دن کے اندر ٹرانسفر کر دیں۔

شرعی رہنمائی فرمائیں کہ (1) اس طرح کا اکاؤنٹ کھلوا کر فری منٹس لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو ریٹیلر رقم جمع کرتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ (2) اگر کوئی اس ارادے سے اکاؤنٹ کھلوائے کہ میں فری منٹس نہیں لوں گا فقط رقم ٹرانسفر کرنے یا بل جمع کروانے کے لئے رقم جمع کرواؤں گا اور اسی وقت ہی رقم ٹرانسفر کردوں گا یا بل جمع کروادوں گا ایک دن گزرنے ہی نہیں پائے گا تو کیا اس طرح اکاؤنٹ کھلوانا شرعاً جائز ہے؟ (3) اور اگر کسی نے اکاؤنٹ کھلوالیا ہے کیا وہ اس اکاؤنٹ کو اس نیت سے باقی رکھ سکتا ہے کہ وہ ایک دن تک رقم جمع نہیں رہنے دے گا بلکہ فقط رقم ٹرانسفر کرنے یا بل جمع کروانے کے لئے رقم جمع کروا کر اسی وقت رقم ٹرانسفر کر دے گا یا بل جمع کروادے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) ہزار روپے اکاؤنٹ میں جمع کروانے کے بدلے جو فری منٹس ملتے ہیں وہ سود اور حرام ہیں، لہٰذا اتنی یا اس سے زائد رقم مذکورہ طریقے پر جمع رکھنا ناجائز و حرام ہے اور جو ریٹیلر جمع کرے گا وہ بھی گنہگار ہے کہ گناہ کے کام پر مدد کر رہا ہے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ جمع کروائے جانے والے 1000 روپے نہ امانت ہیں اور نہ تحفہ (ہبہ) بلکہ قرض ہیں۔ تحفہ اس لئے نہیں کہ تحفہ کہتے ہیں کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا۔ جبکہ اس صورت میں مقصود اسے مالک کرنا نہیں ہوتا، مالک کرنا مقصود ہوتا تو پیسے واپس نہ لئے جاتے۔ دُرَر میں ہے: ترجمہ: ہبہ نام ہے کسی عین کا بغیر عوض مالک کر دینا۔ (درر شرح غرر، 2/217)

اور امانت اس لئے نہیں کہ امانت والے پیسوں کو خرچ نہیں کرسکتے بلکہ بعینہ وہی رقم واپس کرنی ہوتی ہے جبکہ یہاں جمع کروائی گئی رقم کو کمپنی استعمال کرتی رہتی ہے اور واپسی میں اس کی مثل رقم دیتی ہے اور یہی قرض ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ قرض ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ قرض کا لفظ ہی استعمال کیا جائے، بلکہ اگر قرض کا لفظ استعمال نہ کیا لیکن مقصود وہی ہے جو قرض سے ہوتا ہے تو وہ قرض ہی ہو گا، کیونکہ عقود (خرید و فروخت) میں اعتبار معانی کا ہوتا ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: ترجمہ: جب اس کو مضاربت[1] نہیں بنا سکتے ہیں تو وہ قرض ہو جائے گا کیونکہ یہ قرض کے معنی میں ہے اور عقود میں ان کے معانی کا اعتبار ہوتا ہے۔ (بدائع الصنائع، 6/86، بیروت)

اور قرض کی تعریف تنویر الابصار میں یوں بیان کی گئی ہے۔ ترجمہ: قرض وہ عقدِ مخصوص ہے جس میں مثلی مال (قدر و قیمت میں اسی جیسا مال) دیا جاتا ہے اس لئے کہ اس کا مثل واپس کیا جائے۔ (در مختار، 7/406-407، کوئٹہ) فتاویٰ رضویہ میں ہے: "زرِ امانت (امانت کے مال) میں اس کو تصرف حرام ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 19/166، لاہور) **اور** اس رقم کو جمع کروانے کے بدلے میں حاصل ہونے والی رقم، فری منٹس اور ایس، ایم، ایس، سب قرض سے حاصل ہونے والے مَنافع ہیں اور جو مَنافع قرض سے حاصل ہوتے ہیں وہ سود ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: ترجمہ: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے تو وہ سود ہے۔ (مسند الحارث، 1/500، المدینۃ المنورۃ)

گناہ پر مدد کرنے سے قراٰنِ پاک میں منع کیا گیا ہے چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ6، المآئدۃ:2)

(2) اگر کوئی اکاؤنٹ صرف رقم ٹرانسفر کرنے یا بل جمع کروانے کے لئے کھلوائے اور ایک دن رقم جمع نہ رہنے دے تو اس کے باوجود اکاؤنٹ کھلوانا جائز نہیں کیونکہ جب یہ بات معروف ہے کہ اکاؤنٹ کھلوانے کے بعد اگر ایک دن رقم جمع رہی تو فری منٹس ملیں گے تو اب اکاؤنٹ کھلوانے والا گویا یہ اقرار و پیمان کر رہا ہے کہ اگر میں نے ایک دن رقم جمع رہنے دی تو فری منٹس لوں گا اور یہ اقرار و پیمان ہی ناجائز ہے اگرچہ بعد میں ایک دن رقم جمع نہ رہنے دے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: "ملازمت بلا اطلاع چھوڑ کر چلا جانا اس وقت تنخواہ قطع کرے گا نہ تنخواہِ واجب شدہ کو ساقط اور اس پر کسی تاوان (جرمانہ) کی شرط کر لینی مثلاً نوکری چھوڑنا چاہے تو اتنے دنوں پہلے سے اطلاع دے، ورنہ اتنی تنخواہ ضبط ہوگی یہ سب باطل و خلافِ شرعِ مُطَہَّر ہے، پھر اگر اس قسم کی شرطیں عقدِ اجارہ میں (ملازمت کا معاہدہ کرتے وقت) لگائی گئیں جیسا کہ بیانِ سوال سے ظاہر ہے کہ وقتِ ملازمت ان قواعد پر دستخط لے لئے جاتے ہیں، یا ایسے شرائط وہاں مشہور و معلوم ہو کر اَلْمَعْرُوْفُ کَالْمَشْرُوْطِ ہوں، جب تو وہ نوکری ہی ناجائز و گناہ ہے، کہ شرطِ فاسد سے اجارہ فاسد ہوا، اور عقدِ فاسد حرام ہے۔ اور دونوں عاقِد (معاہدہ کرنے والے) مُبتلائے گناہ، اور ان میں ہر ایک پر اس کا فسخ (ختم کرنا) واجب ہے، اور اس صورت میں ملازمین تنخواہِ مقرر کے مستحق نہ ہوں گے، بلکہ اجرِ مثل (یعنی عام طور پر بازار میں اس کام کی جو اجرت ہے اُتنی ہی اجرت) کے جو مُشاہرہ مُعَیَّنہ (طے شدہ اجرت) سے زائد نہ ہوں، اجرِ مثل اگر مُسَمّٰی سے کم ہو تو اس قدر خود ہی کم پائیں گے، اگرچہ خلاف ورزی اصلاً نہ کریں۔" (فتاویٰ رضویہ، 19/506-507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(3) اُوپر واضح ہو چکا کہ یہ اکاؤنٹ کھلوانا جائز نہیں ہے اگرچہ رقم ایک دن جمع نہ رہنے دے کیونکہ اس میں ایک ناجائز معاہدہ موجود ہے اور ناجائز معاہدہ جس طرح ابتداءً کرنا جائز نہیں اسی طرح اس ناجائز معاہدے کو برقرار رکھنا بھی جائز نہیں ہوتا لہٰذا جس نے اکاؤنٹ کھلوالیا ہے اس پر لازم ہے کہ یہ اکاؤنٹ ختم کرے۔ جیسا کہ اُوپر فتاویٰ رضویہ کے جزئیہ میں امامِ اَہلِ سنّت عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے ناجائز شرط کی وجہ سے جب عقد کو ناجائز قرار دیا تو بعد میں اس کے فسخ کرنے کو لازم قرار دیا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الجواب صحیح
محمد ہاشم خان
العطاری المدنی

کتبہ
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
محمد عرفان مدنی
01 ربیع الاول 1438ھ / 01 دسمبر 2016ء

1۔۔ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام (بہار شریعت، 3/1)

دورانِ تجارت مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی

حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمان کے مسلمان پر 6 حقوق ارشاد فرمائے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ تم سے خیر خواہی چاہے تو تم اس کی خیر خواہی کرو۔ (صحیح مسلم، ص919، حدیث:5651، ملتقطا) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے (اور فرماتے ہیں:) دل سے خیر خواہی مطلقاً فرضِ عین ہے اور وقتِ حاجت دُعا سے امداد واعانت بھی ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس سے کوئی عاجز نہیں اور مال یا اعمال سے اعانت فرض کفایہ ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں: مسلمانوں کی خیر خواہی ہر مسلمان کا حق ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/174-16/243)

تجارت میں خیر خواہی کی صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ گاہک کی مجبوری سے فائدہ نہ اٹھایا جائے بلکہ رعایت کرتے ہوئے سستے داموں میں چیز دے دی جائے۔ بعض ہول سیلرز سے اگر نقد پر مال خریدیں تو وہ کم قیمت پر دیتے ہیں لیکن اگر ادھار پر خریدیں تو زیادہ قیمت پر دیتے ہیں، یہ عمل اگرچہ جائز ہے لیکن اگر خیر خواہی کرتے ہوئے کسی ضرورت مند گاہک کو ادھار میں بھی نقد والی قیمت پر مال دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گاہک کے دل کی دعائیں نصیب ہوں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کی آمد آمد ہے، ماہِ صیام کے آتے ہی لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے والے گراں

مجبوری سے فائدہ نہ اٹھائیے

عبد الرحمٰن عطاری مدنی

فروش (مہنگا بیچنے والے) متحرک ہو جاتے ہیں اور روزمرہ کے استعمال کی اشیا مثلاً آٹا، گھی، چینی، دالوں، کھجوروں، پھلوں اور سبزیوں وغیرہ کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہیں بلکہ بعض اوقات تو گاہک کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ناقص اور خراب چیزیں بھی بیچ دی جاتی ہیں اور رحمتوں اور برکتوں والے مہینے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بجائے فائدے کے الٹا نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ یونہی عید کا موقع آتا ہے، کپڑے، جوتے وغیرہ مہنگے کر دیئے جاتے ہیں۔ گویا ہمارا یہ ذہن بن گیا ہے کہ ملک و قوم کا خواہ کتنا ہی خسارہ ہو جائے، مسلمان بھائی کتنا ہی مالی بد حالی کا شکار ہو جائے مگر میری دولت میں اضافہ ہونا چاہئے۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک حقیقت ہے کہ جو کسی کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کے ساتھ بھی بھلائی والا معاملہ کیا جاتا ہے جبکہ دوسروں کو نقصان پہنچانے والے کو اپنے ساتھ اسی قسم کے سلوک کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالاِثْمُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَکُنْ کَمَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کبھی فنا نہیں ہوگا، لہٰذا جو چاہو بن جاؤ، تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔" (مصنف عبد الرزاق، 10/189، حدیث: 20430) حضرت علّامہ عبدُ الرَّءُوف مَناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی "کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ" کی وضاحت میں لکھتے ہیں: یعنی جیسا تم کام کرو گے ویسا تمہیں اس کا بدلہ ملے گا، جو تم کسی کے ساتھ کرو گے وہی تمہارے ساتھ ہوگا۔ (التیسیر، 2/222)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں لوگوں کے لئے نقصان دہ نہ بنائے بلکہ فائدہ دینے والے عظیم لوگوں میں شامل فرمائے اور ہمیں ایسا جذبہ عطا فرمائے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کے لئے ہر دم کوشاں رہیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت یونس بن عبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کا پیشہ

دوسری اور آخری قسط

ابو حارث عطاری مدنی

گزشتہ سے پیوستہ

حکایت ایک بار بصرہ میں ریشمی کپڑا مہنگا ہو گیا، حضرت یُونُس بن عُبَیْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک شخص سے 30 ہزار درہم کا ریشمی کپڑا خریدا اور خریدنے کے بعد بیچنے والے سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ فلاں فلاں جگہ مال مہنگا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، اگر مجھے پتا ہوتا تو میں نہ بیچتا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اپنا مال لے لو اور میری رقم مجھے واپس دے دو، چنانچہ اس نے 30 ہزار درہم لوٹا دیئے۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/464) یہ آپ کی اس شخص کے ساتھ بھلائی تھی کہ ریشمی کپڑے کے مہنگا ہونے کا بتا دیا جبکہ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو لاعلمی سے فائدہ اٹھا کر قیمت بڑھ جانے کی بات دل میں چھپائے رکھتے اور یوں چند سِکّوں کی خاطر آخرت کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

حکایت ایک مرتبہ ایک عورت ریشم کی مُنَقَّش چادر بیچنے کے لئے لائی، آپ نے پوچھا: کتنے میں بیچو گی؟ اس نے کہا: 60 درہم میں، آپ نے وہ چادر پڑوسی دکاندار کو دکھائی اور اس کی رائے طلب کی تو اس نے کہا: یہ 120 درہم کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے خیال میں بھی اس کی اتنی ہی قیمت ہے، پھر عورت سے فرمایا: جاؤ اور اپنے گھر والوں سے چادر کو 125 درہم میں بیچنے کا مشورہ کر کے آؤ، اس نے کہا: میرے گھر والوں نے مجھے 60 درہم میں بیچنے کا کہا ہے، آپ نے پھر فرمایا: جاؤ، گھر والوں سے مشورہ کر کے آؤ۔ (سیر اعلام النبلاء، 6/462) یعنی جب آپ نے دیکھا کہ یہ عورت چادر کی اصل قیمت نہیں مانگ رہی تو اس کی خیر خواہی کے پیشِ نظر اصل قیمت سے بھی کچھ بڑھا کر دینے کی پیش کش کی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی شخصیت میں خیر خواہی کا وصف نمایاں طور پر نظر آتا ہے، جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے، ہمارے معاشرے میں اگر کوئی پیشہ اختیار کرنے کے ارادے سے کسی سے مدد طلب کرنے آئے تو وہ اپنے پیشے کے متعلق معلومات دینے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ فی زمانہ لوگوں کی حالت ناقابلِ بیان ہو چکی ہے، خیر خواہی تو دور کی بات ہے، اب تو لوگ دوسروں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ آج ہمارے معاشرے میں دھوکہ دہی اتنی عام ہو چکی ہے کہ کسی کے ساتھ لین دین کا معاملہ کرنے اور اپنی رقم لگانے (Invest کرنے) سے ڈر ہی لگتا ہے۔ اس بے اعتمادی کی بڑی وجہ خود اس کے ماضی کے تجربات یا مشاہدات ہوتے ہیں۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آیا تھا جس میں آدمی بازار میں داخل ہو کر (بازار والوں سے) پوچھتا: تمہارے خیال میں مجھے کس کے ساتھ معاملہ کرنا چاہئے؟ تو اس سے کہا جاتا: جس سے چاہو معاملہ کر لو۔ پھر وہ زمانہ آیا جس میں یہ جواب ملتا: جس سے چاہو معاملہ کر لو مگر فلاں فلاں شخص سے نہ کرنا، اس کے بعد وہ زمانہ آیا جس میں کہا جاتا: فلاں فلاں شخص کے سوا کسی سے معاملہ نہ کرنا اور اب میں ایسے زمانے کے آنے سے ڈرتا ہوں جس میں یہ لوگ بھی رخصت ہو جائیں۔“ اس فرمان کو ذکر کرنے کے بعد امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جس چیز کے ہونے کا ان بزرگ کو ڈر تھا گویا اب وہ ہو چکی ہے (یعنی اب ایسے لوگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (احیاء العلوم، 2/111، اتحاف السادۃ المتقین، 6/437)

غور کیجئے! امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کے زمانے یعنی پانچویں صدی ہجری کے آخر میں آج سے تقریباً 900 سال پہلے یہ معاملہ تھا اور اب تو جو حالت ہے وہ بیان سے باہر ہے۔

تجارت شروع کرنے کے مدنی پھول

فرمان علی عطاری مدنی

"تجارت" کَسْبِ حلال کا بہت ہی نَفْع بخش (Profitable) ذریعہ، روزمَرَّہ کی ضروریات کو پورا کرنے اور اچھی زندگی بسر کرنے کا اَہم ترین وسیلہ ہے۔ تجارت کے فوائد پانے کیلئے اِن اصولوں پر عمل کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کامیابی قدم چومے گی۔

اچھی اچھی نیتیں کیجئے کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کے مقصد اور "نیت" کا تعیُّن بنیادی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا تجارت شروع کرنے سے پہلے اَہل و عیال کی کَفالت، دین کی مالی خدمت، کاروباری مُعاملات میں دِیانت سے کام لینے کی نیتیں کیجئے کہ اس طرح یہ تجارت ثواب کا ذریعہ بن جائے گی۔

ماہر تاجروں سے مشورہ کیجئے حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی کام کا اِرادہ کرے پھر اُس کے بارے میں کسی مسلمان سے مشورہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے دُرُست کام کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ (معجم اوسط، 6/152، حدیث: 8333) لہٰذا تجارت کے اُصولوں سے واقف، عقلمند، مخلص اور مذہبی ذہن رکھنے والے کسی تاجر سے مُشاوَرت کیجئے اور ممکن ہو تو اُس کے مشوروں پر عمل کیجئے۔ البتہ نقصان ہونے کی صورت میں مشورہ دینے والے کے بارے میں بدگمانی اور غیبت جیسے کبیرہ گناہوں سے خود کو لازمی بچایئے۔

تجارت کے ضروری احکام سیکھئے مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب تک خرید و فروخت کے مسائل معلوم نہ ہوں کہ کون سی بَیع (خرید و فروخت) جائز ہے اور کون سی ناجائز، اس وقت تک تجارت نہ کرے۔ (بہارِ شریعت، 3/478) لہٰذا حلال کمانے اور حرام سے بچنے کیلئے کاروبار کے ضروری مسائل سیکھئے، دورانِ تجارت بھی کوئی مسئلہ دَرپیش ہو تو فوراً دعوتِ اسلامی کے شعبے "دارُالافتاء اہلِ سنّت" سے شَرْعی راہنمائی لیجئے۔

جائز کاروبار شروع کیجئے ایسی تجارت شروع کیجئے جو شریعت میں جائز ہو کیونکہ حرام ذریعے سے حاصل ہونے والا مال بَرَکت سے خالی اور دنیا و آخرت کے وَبال کا سبب ہوتا ہے جیسا کہ امام مُحْیُ الدّین ابنِ عربی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کھایا جانے والا لقمہ اگر حرام ہو تو حرام، مکروہ ہو تو مکروہ اور مُباح ہو تو مُباح کاموں کا سبب بنتا ہے۔ (تفسیر ابن عربی، 1/114 ملخصاً)

آغاز میں اِحتیاطاً کم سرمایہ لگایئے ابتداءً بڑا کاروبار کرنے کی غَرَض سے بھاری رقم بطورِ قرض (Loan) نہ لیجئے کہ خدانخواستہ ناکامی کی صورت میں نُقصان بھی بڑا ہو سکتا ہے بلکہ مِلکیَّت میں جو مناسب رقم موجود ہو اس سے تجارت شروع کیجئے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑے تاجر بن جائیں گے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہجرت کے بعد مدینے کے بازار میں پنیر، گھی اور کھال کا کاروبار کرتے تھے، کچھ ہی عرصے کی جمع پُونجی سے شادی کرلی اور رَفتہ رَفتہ اتنی برکت ہوئی کہ ان کا سامانِ تجارت سات سو اونٹوں پر آتا تھا۔ (اسد الغابہ، 3/498 ملخصاً)

ناکامی پر دل چھوٹا نہ کیجئے پہلے سے یہ ذہن بنایئے کہ تجارت میں نَفْع نقصان ہوتا رہتا ہے۔ فائدے کی صورت میں شکرِ الٰہی بجالایئے اور نُقصان پر دل بَرداشتہ ہو کر پیچھے ہٹنے کے بجائے صبر سے کام لیجئے اور ہمت و لگن سے کوشش جاری رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک دن ضرور کامیاب ہوں گے۔

جس چیز کی مانگ (Demand) ہو اس کی تجارت کیجئے کاروبار شروع کرنے سے پہلے مقامی لوگوں کے مالی حالات، موسِم اور وقت کو ملحوظ رکھئے۔ موسِم سَرما میں گرمی کے مَلبوسات و مَشروبات بیچنا اور صُبح کے وقت ناشتے کے بجائے باربی کیو (Bar B.Q) لگانا عقل کے خِلاف ہے۔

شَراکت (Partnership) کیجئے تجارت کا ارادہ ہے مگر تجرِبہ (Experience)، زیادہ سرمایہ یا تجارتی مُعاملات کیلئے وقت نہیں تو کوئی دیانتدار شخص تلاش کرکے شَراکت پر کاروبار شروع کیجئے اور شریعت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دھوکہ دہی، بددیانتی اور حق تَلفی سے بچئے، طَرَفین کے طے شدہ مُعاہدوں کو لکھ کر محفوظ رکھئے تاکہ جھگڑے کی نَوبت نہ آئے۔

بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کے انمول فرامین جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

(1) ارشادِ سَیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام: جھگڑے سے بچنا! کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں بلکہ یہ بھائیوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکاتا ہے۔ (تاریخ دمشق، 22/286)

(2) ارشادِ سَیِّدُنا سلیمان بن داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام: اے بیٹے! چغلخوری سے بچنا! کیونکہ یہ تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔ (الزھد لاحمد بن حنبل، ص124، رقم:467)

(3) ارشادِ سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ: اِس بات سے ڈرو کہ مؤمنین کے دل تم سے نفرت کرنے لگیں اور تمہیں اس کا شُعُور (پتا) بھی نہ ہو۔ (الزھد لابی داود، ص205، رقم:229)

(4) ارشادِ سَیِّدُنا امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ: (عبادت میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں:) کچھ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت (جہنم کے) خوف کی وجہ سے کرتے ہیں، یہ غلاموں کی سی عبادت ہے۔ کچھ لوگ حصولِ جنّت کے لئے کرتے ہیں، یہ تاجروں کی سی عبادت ہے اور کچھ لوگ بطورِ شکر عبادت کرتے ہیں، یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/158، رقم:3540)

(5) ارشادِ سَیِّدُنا محمد بن علی باقر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر: جس قدر تکبُّر انسان کے دل میں داخل ہوتا ہے اسی قدر اس کی عقل کم ہو جاتی ہے خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، التواضع والخمول، 3/579، رقم:226)

(6) ارشادِ سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ: بچوں سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو! ورنہ ان کے نزدیک تمہاری قدر و منزلت کم ہو جائے گی۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، الصمت، 7/238، رقم:393)

(7) ارشادِ سَیِّدُنا یحییٰ بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر: نیکیاں یاد رکھنا اور گناہوں کو بھول جانا بہت بڑا دھوکا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/80، رقم:3244)

(8) ارشادِ سَیِّدُنا جبان بن ابو جَبَلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ: دنیا کی وہ عورتیں جو جنّت میں جائیں گی اپنے نیک کاموں کی وجہ سے جنّت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔ (تفسیر قرطبی، الدخان: تحت الآیۃ:54، 8/113)

(9) ارشادِ سَیِّدُنا فُضَیل بن زید رَقَّاشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ: اے بھائی! لوگوں کا ہجوم ہرگز تمہیں تمہارے نفس کی اصلاح سے غافل نہ کرے کیونکہ پوچھ گچھ تم سے ہوگی نہ کہ لوگوں سے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، الورع، 1/220، رقم:134)

(10) ارشادِ بُدَیل بن میسرہ عُقَیلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی: جو اپنے عِلم سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی چاہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی رضا سے نوازتا اور بندوں کے دلوں کو اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/73، رقم:3213)

(11) ارشادِ سَیِّدُنا منصور بن زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان: رنج و غم نیکیوں میں اضافے کا باعث جبکہ تکبُّر و بڑائی بُرائیوں میں زیادتی کا سبب بنتے ہیں۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، الھم والحزن، 3/266، رقم:23)

(12) ارشادِ سَیِّدُنا شُمَیط بن عَجْلَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن: جو شخص موت کو ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہے اسے دنیا کی تنگی و کشادگی کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/153، رقم:3517)

(13) ارشادِ سَیِّدُنا ابو یعقوب فَرْقَد سَبَخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی: پیٹ والے کے لئے پیٹ کی وجہ سے ہلاکت ہے کہ اگر اسے سیر نہ کرے تو کمزور پڑ جاتا ہے اور اگر خوب سیر کرے تو بوجھل ہو جاتا ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، الجوع، 4/117، رقم:224)

تیسری اور آخری قسط

کامیابی کے نسخے

ابو رجب عطاری مدنی

(گزشتہ سے پیوستہ)

(14) کامیابی پانے کے لئے محنت و کوشش بہت ضروری ہے، کیونکہ محنتی کے لئے پہاڑ بھی کنکر اور سُست کے لئے کنکر بھی پہاڑ جیسا ہوتا ہے۔ محنت سے جی چُرانے والا سونے کو بھی مِٹّی بنا دیتا ہے جبکہ محنتی شخص مِٹّی کو سونا بنالیتا ہے۔ ایک ہی دَرَجے (کلاس) میں پڑھنے والے طَلَبہ میں سے کچھ اعلیٰ عہدوں تک پہنچ جاتے ہیں جبکہ بعض کو معمولی مُلازَمت ہی مل پاتی ہے، اِس فرق کی ایک وجہ محنت میں فرق ہونا بھی ہے۔ **(15)** کامیاب ہونے کے لئے مقصد وہدف کا تعیّن بہت ضروری ہے ورنہ کوششیں رنگ نہیں لائیں گی، کم سے کم عقل رکھنے والا شخص بھی ایسی ٹرین یا بس میں سوار نہیں ہوتا جس کے بارے میں پتا نہ ہو کہ یہ کہاں جائے گی! چنانچہ جو اچھا عالِمِ دین بننا چاہتا ہے تو وہ اُسی راستے پر چلے جو عِلْم کی منزل پر پہنچاتا ہے۔ **(16)** میانہ روی اور اِعتِدال کی راہ بہت ساری پریشانیوں سے بچا کر کامیابی تک پہنچا دیتی ہے، اپنے اَخراجات آمدنی کے مطابق رکھئے! یعنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیے! ورنہ قرض و تنگدستی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ **(17)** مَن پسند نوکری یا کاروبار کے اِنتِظار میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا دانش مندی نہیں، انسان سُست وکاہل ہو جاتا ہے اُس کی صلاحیتیں بھی زنگ آلود ہو جاتی ہیں، پھر جب پسندیدہ کام ملتا ہے تو اُسے کرنے کی ہمّت وطاقت نہیں ہوتی، یوں وقت ضائع ہو جاتا ہے، اِس لئے جو کام ملے اُسے کرنا شروع کر دیجئے۔ **(18)** جذبات پر قابو پانا سیکھئے! کیونکہ جذبات میں کئے گئے فیصلے اکثر بعد میں تبدیل کرنے پڑتے ہیں، اِسلامی اُصولوں کی بنیاد پر فیصلے کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھے نتائج ملیں گے۔ **(19)** کبھی مایوسی کو خود پر حاوی نہ ہونے دیں، ایک دَر بند ہوتا ہے تو ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے 100 دَر کُھل جاتے ہیں۔ **(20)** ماضی گزر چکا، مستقبل ابھی آیا نہیں، لہٰذا مستقبل کی دنیاوی فکروں کو اپنے ذِہن پر اِتنا سُوار نہ کریں کہ زمانۂ حال بھی ٹینشن میں گزرے۔ **(21)** لوگ دولت کمانے کے لئے اپنی صحّت خراب کر لیتے ہیں پھر اُسی رقم کو اپنی صحّت پر خرچ کر دیتے ہیں، ایسوں کے ہاتھ کیا آیا؟ دولت کو ہی سب کچھ نہ سمجھئے! اگر دولت تمام غموں کا علاج ہوتی تو کوئی امیر شخص کبھی دُکھی نہ ہوتا، سونے کے لئے نیند کی گولیاں نہ کھاتا، جان کی سلامتی کے لئے چوروں، ڈاکوؤں اور بھتہ خوروں سے چُھپتا نہ پھرتا۔ **(22)** اپنے رویّے میں لچک رکھیں تاکہ ضرورت پڑنے پر پریشانی نہ ہو۔ **فرضی حکایت** ایک سیٹھ اپنی ذاتی کار میں سفر پر تھا کہ ایک دم اُس نے دیکھا کہ ایک ٹَرک اُن کی گاڑی کے بالکل سامنے آچکا تھا، قریب تھا کہ ٹکر ہو جاتی مگر سیٹھ نے اپنے ڈرائیور کو گاڑی کچے پر اُتارنے کا حُکم دیا جس پر ڈرائیور نے فوراً عمل کیا، لمحے بھر کی تاخیر اُنہیں موت کے منہ میں پہنچا دیتی، جب سیٹھ نے ڈرائیور سے وضاحت مانگی تو وہ نادان کہنے لگا کہ ہم صحیح سائیڈ پر تھے، قُصور اُس ٹَرک والے کا تھا، اِس لئے اُصولی طور پر میں نے پہلے گاڑی کچے میں نہیں اُتاری تھی، اب جہاندیدہ سیٹھ نے اُسے سمجھایا کہ اگر میں لچک نہ دکھاتا تو تم اپنا اُصول بیان کرنے کے لئے زندہ نہ ہوتے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیک مَقاصِد اپنانے کی توفیق دے اور کامیابی نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خربوزہ (Melon) اور اُس کے فوائد

خربوزہ مَوسِمِ گرما کا ایک لذیذ اور مُفید پھل ہے۔ کدّو شریف کی طرح اس کی اَفزائش بھی زمین پر بَیل کی صورت میں ہوتی ہے۔ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تازہ پھلوں میں خربوزہ اور انگور زیادہ پسند تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خربوزہ روٹی، شکر اور بسا اوقات کھجور کے ساتھ تناوُل فرماتے تھے۔ (فیضانِ سنت، ص305 ملخصاً) خربوزے پر دو مَثَل (مثالیں) بڑی مشہور ہیں: ”خربوزہ چُھری پر گرے یا چُھری خربوزے پر، نقصان خربوزے ہی کا ہے۔ (یعنی کمزور کی ہر طرح شامت ہے)“ اور ”خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ (یعنی صحبت کا اثر ہوتا ہے)“ (فیروز اللغات، ص622) خربوزے کے چند فوائد یہ ہیں:

- خربوزہ پیاس کی شدّت کو کم کرتا
- قبض اور معدہ کی خشکی کو دُور کرتا
- اور دِل ودماغ کو تقویت دیتا ہے
- گُردوں اور مثانے کے اَمراض میں مُفید ہے
- خربوزہ سر کی خشکی (Dandruff) اور خارش کو بھی دُور بھگاتا ہے
- جِسم کی گانٹھیں گلاتا ہے
- خُوب پیشاب لاتا ہے
- مثانے کی پتھری سے نجات دِلاتا ہے۔ (گھریلو علاج، ص96)
- حامِلہ عورت اگر بکثرت خربوزہ کھائے تو اولاد حسین اور صحّت مند پیدا ہو گی۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص235)
- خربوزے کے چھلکوں کا سُفوف (Powder) سبزیوں کو جلد گلانے اور آٹے میں خمیر لانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ (جنتی زیور، ص566 ملخصاً)
- خربوزے کے تھوڑے سے بیج چھیل کر روزانہ کھالینے اور اوپر سے پانی پی لینے سے گُردے کے دَرد میں راحت ملتی ہے۔ (گھریلو علاج، ص55) بعض حُکَما کے نزدیک خربوزہ نَہار منہ (خالی پیٹ) کھانا نقصان دہ ہے۔

شملہ مِرچ (Bell pepper) اور اُس کے فوائد

شملہ مِرچ ایک مُفید سبزی ہے، ابتدا میں سبز پھر پیلی اور خُوب پکنے کی صورت میں سُرخ ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے اِس کی قیمتوں اور دستیابی میں بھی خاصا فَرق ہے۔ شملہ مِرچ کا آبائی وطن میکسیکو (Mexico) اور چلّی (Chile) ہے جہاں اسے تین ہزار سال سے کاشت کیا جارہا ہے۔ شملہ مِرچ کو آلو، قیمہ، گوشت، دیگر سبزیوں کے ساتھ اور قیمے سے بھر کر بھی پکایا جاتا ہے۔ اسے بطورِ سَلاد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تیکھی نہیں ہوتی۔ شملہ مِرچ کے چند فوائد یہ ہیں:

- شملہ مِرچ وِٹامن اے اور سی (Vitamin A & C) کے حُصُول کا بہترین ذریعہ ہے
- شملہ مِرچ آنکھوں میں موتیا اُترنے سے بچاتی ہے
- سُرخ رنگ کی شملہ مِرچ ہر قسم کے کینسر (Cancer) سے بچانے میں مدد دیتی ہے
- شملہ مِرچ فائبر (Fibre) سے بھرپور ہوتی ہے
- شملہ مِرچ وَزن کم کرتی ہے
- کولیسٹرول (Cholesterol) کی مِقدار بھی کنٹرول کرتی ہے
- جوڑوں کے دَرد والے اَفراد خُصوصاً کمر درد والوں کیلئے نہایت مُفید ہے
- شملہ مِرچ میں ایسے اَجزا پائے جاتے ہیں جو دماغ کے لئے نہایت مفید ہیں، اسی وجہ سے شملہ مِرچ ذِہنی تناؤ (Depression) دُور کرتی اور ٹینشن (Tension) سے نجات دِلاتی ہے
- سُرخ شملہ مِرچ بلڈ پریشر (B.P.) کے مریضوں کیلئے بھی مُفید ہے
- شملہ مِرچ جِلد کی جَلَن اور سُوجَن کے علاج کے لئے بیرونی طور پر بھی استعمال کی جاتی ہے۔ (انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

محمد ناصر جمال عطاری مدنی

جن اولیائے کرام کی برکت سے صوبۂ سندھ کفر و شرک کے اندھیروں سے پاک ہوا، مظلوموں کو ظلم سے نجات نصیب ہوئی اور سندھ کو "بابُ الاسلام" کہا گیا ان ہستیوں میں سے ایک حضرت سیّد محمد عثمان مَرْوَنْدی کاظمی حنفی قادری لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے۔ **نام و نسب** آپ کی ولادتِ باسعادت ساداتِ کرام کے مذہبی گھرانے میں 538ھ بمطابق 1143ء کو ہوئی۔ چہرۂ انور سے مشہور پتھر "لعل" کی طرح سرخ کرنیں نکلتی محسوس ہوتی تھیں جس کی وجہ سے "لعل" کے لقب سے شہرت پائی، "شہباز" کا لقب بارگاہِ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عطا ہوا جبکہ سلسلۂ قلندریہ کی نسبت سے "قلندر" مشہور ہوئے۔ آذربائیجان کے قصبہ "مَرْوَنْد" میں پیدا ہوئے اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مَرْوَنْدی کہا جاتا ہے۔ (فیضانِ عثمان مروندی، ص5، 7، 8، 9 ملخصاً) آپ کے والدِ گرامی حضرت مولانا سیّد کبیر الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے وقت کے مشہور عالمِ دین اور سنّتوں کے زبردست عامل تھے جبکہ والدہ ماجدہ حاکمِ مروند کی صاحبزادی ہونے کے باوجود بہت نیک، عبادت گزار اور قناعت و سخاوت جیسی کئی عمدہ صفات کی حامل تھیں۔ والدین کے اِن قابلِ رشک اَوصاف کا نتیجہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت میں بچپن ہی سے شوقِ علم اور ذوقِ عبادت جیسے عمدہ خصائل رَچ بس گئے تھے۔ (شانِ قلندر، ص262، 268، اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص524 ماخوذاً) **تعلیم و تربیت** آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت والدِ گرامی کے زیرِ سایہ ہوئی، سات سال کی عمر میں قراٰنِ مجید حفظ کیا اور جلد ہی مُرَوَّجہ عُلُوم و فُنُون میں بھی مہارت حاصل کرلی۔ حصولِ علم کے سفر کے دوران امام علی رضا، امامِ اعظم ابوحنیفہ، داتا علی ہجویری اور غوثِ اعظم رَحِمَہُمُ اللہ تعالٰی کے مزارات پر بھی حاضری دی۔ بیتُ اللہ شریف پہنچ کر حج کرنے اور مدینۂ منورہ میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص525، 526، 529) **بیعت و خلافت** حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت سیّد ابواسحاق ابراہیم قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور خلافت سے نوازے گئے۔ (فیضانِ عثمان مروندی، ص14) **دینی خدمات** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست مُبلِّغ، بہترین مدرس اور بلند پایہ مُصَنِّف تھے، آپ کی تمام عمر نیکی کی دعوت عام کرنے اور علمِ دین کی اشاعت میں گزری۔ ایک مدت تک مدرسہ بہاؤالدین (مدینۃ الاولیاء ملتان) اور سیہون شریف میں قائم مدرسہ "فِقْہُ الْاِسْلَام" میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ کی نیکی کی دعوت سے متأثر ہوکر ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ آپ کی تصانیف "صرفِ صغیر" اور "میزانُ الصرف" درسی نصاب میں بھی شامل رہیں۔ (اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص522، 531) **وصال و مدفن** آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال 21 شعبان المعظم 673ھ میں ہوا۔ (تذکرۂ صوفیائے سندھ، ص205) آپ کا مزار پُرانوار سیہون شریف (ضلع دادو، باب الاسلام، سندھ) میں آج بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

تذکرۂ صالحین

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرت سیّدُنا عثمان مروندی لعل شہباز قلندر

عِلم و حِکمت کے 12 مدنی پھول

شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

(1) اگر ہر اسلامی بھائی روزانہ کسی نہ کسی ایک بے نمازی پر انفرادی کوشش کر کے اُسے نمازی بنانے میں کامیاب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مساجد بھر جائیں۔
(18 ذوالحجۃ الحرام 1436 کی تحریر سے لیا گیا)

(2) ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ نماز ادا کرنا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 20 شوال المکرم 1435)

(3) "دعوتِ اسلامی" ایک پُر اَمن تحریک ہے، اس کی جنگ شیطان سے ہے اور شیطان کے خلاف جنگ! جاری رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مَدَنی مذاکرہ، 30 ذوالقعدۃ الحرام 1435)

(4) آپ کا کام منوانا نہیں پہنچانا ہے نیکی کی دعوت پہنچا کر اپنا ثواب کھرا کرتے رہیں۔ (18 ذوالحجۃ الحرام 1436 کی تحریر سے لیا گیا)

(5) والِدین اپنی اولاد پر یہ ظاہر نہ کریں کہ ہم اپنے فُلاں بیٹے یا بیٹی سے زیادہ مَحبّت کرتے ہیں، ورنہ دیگر بچّے احساسِ کمتری کا شکار ہوں گے اور یہ اُن کیلئے باعثِ ہلاکت ہو سکتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 18 ذوالقعدۃ الحرام 1435 بتغیر)

(6) صَبر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اس طرح اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہو گی اور (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) صَبر کرنا آسان ہو گا۔ (خود کُشی کا علاج، ص34)

(7) جس طرح پھل دار درخت کے نیچے کھڑے ہو کر صِرف پھل کھانے کا ارادہ کرنا کافی نہیں بلکہ درخت سے پھل توڑنا اور بھوک مٹانے یا لذّت پانے کیلئے منہ میں ڈالنا اور حسبِ ضرورت کھانا بھی ضروری ہے، اسی طرح مدنی کام فقط چاہنے سے ہی نہیں بلکہ کرنے سے ہوں گے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 4 ذوالحجۃ الحرام 1435 بتغیر)

(8) عِلمی شخصیت (اور) داڑھی و عمامے والے (افراد) کو زیادہ محتاط ہونا چاہئے کہ یہ **"سفید چادر"** کی مانند ہیں اور سفید چادر پر **"کالا داغ"** زیادہ واضح نظر آتا ہے۔
(مَدَنی مذاکرہ، 8 ذوالحجۃ الحرام 1435)

(9) کاش! بولنے سے پہلے اِس طرح تولنے کی عادت پڑ جائے کہ یہ بات جو میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کوئی دینی یا دُنیَوی فائدہ بھی ہے یا نہیں؟ (انمول ہیرے، ص12)

(10) جیسے والدین کو اپنا **"کماؤ پُتّر"** اچھا لگتا ہے ایسے ہی جو مُرید دین کا زیادہ کام کرتا ہو اور دین پر عمل (بھی) کرتا ہو وہ پیر کو زیادہ اچّھا لگے گا۔ (مَدَنی مذاکرہ، 18 ذوالقعدۃ الحرام 1435)

(11) سب سے پہلا جھوٹ شیطان نے بولا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس شیطانی کام سے بچیں گے اور جھوٹ کے خلاف جنگ! جاری رکھیں گے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 4 ذوالحجۃ الحرام 1435)

(12) ہمیں موت کو یاد کر کے بے چینی نہیں ہوتی یہ ہماری غفلت کا نتیجہ ہے، غفلت میں ڈالنے والے کاموں سے بچنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ (مَدَنی مذاکرہ، 10 ذوالحجۃ الحرام 1435)

تذکرۂ صالحات

جنت البقیع کی قدیم تصویر

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

محمد بلال سعید عطاری مدنی

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دریائے رحمت، چشمۂ علم وحکمت اور فیضِ صحبت سے حصہ پانے والی خوش نصیبوں میں ایک حضرت سیّدتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی ہیں جو کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صاحبزادی ہیں۔

نام ونسب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِعلانِ نُبُوّت سے 5سال پہلے پیدا ہُوئیں، آپ کانام حَفصَہ اور والِدہ کا نام زینب بنتِ مَظعُون تھا۔ آپ اپنے والدِ محترم کی ترغیب پر نورِایمان سے مشرف ہوئیں اور اپنے پہلے شوہر حضرت خُنیس بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ مکۂ مکرمہ سے مدینۂ مُنوّرہ ہجرت فرمائی۔(طبقات کبریٰ، 8/65)

اوصاف وکردار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نہایت بلند ہمت، بکثرت روزے رکھنے والی اور رات عبادت میں گزارنے والی عابِدہ وزاہدہ خاتون تھیں۔(سیر اعلام النبلاء،3/492) ایک بار جبرِیلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اِن کی عبادت وریاضت کا یوں ذکر فرمایا: ”یہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والی، رات کو بہت زیادہ قیام کرنے والی اور جنّت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔“ (الاصابہ،8/86) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتی تھیں۔ حق گوئی، حاضر جوابی اور فہم و فراست جیسی عمدہ صفات میں اپنے والدِ محترم کا مِزاج پایا تھا۔(سیرت مصطفےٰ، ص662)

حُضُور سے نکاح: حضرت خُنیس بن حُذافہ سہمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کے بعد حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3ہجری میں آپ سے نکاح فرمایا۔(سُبُلُ الھُدٰی والرشاد،11/184ملتقطاً)

شوقِ علم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عِلمِ دِین سے بے حد شغف تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کو جوبات معلوم نہ ہوتی بلا جھجک پوچھ لیا کرتیں، ایک بار حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنگِ بدر اور حُدَیبِیَہ میں شریک ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں فرمایا: مجھے امید ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جائے گا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی، کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو) (پ16، مریم:71) تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً ارشاد فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

﴿ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا﴾

(ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے)(پ16، مریم:72)(مسند احمد، 10/163)

شانِ فقاہت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا علمِ حدیث وفقہ میں مَہارَت رکھتی تھیں یہاں تک کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عورتوں کے متعلق شرعی مسائل میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی جانب رجوع فرمایا۔ (در منثور، 1/653)

سَفرِ آخرت وِصال سے قبل آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنا مال صَدَقہ کردیا اور جائیداد وَقف کردینے کی وصیت فرمائی۔ (اسد الغابۃ، 7/75) ماہِ شَعبانُ المعظم 45ہجری کو مدینہ منورہ میں روزے کی حالت میں 63 برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ کی تدفین جنّت البقیع میں دیگر ازواجِ مُطَہّرات کے پہلو میں کی گئی۔(سبل الہدی والرشاد، 11/186) (سیرت مصطفےٰ، ص664)

اسلام نے بیٹی کو کیا دیا؟

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

اسلام سے پہلے بیٹی کو منحوس، بوجھ اور ذلت و رُسوائی کا سبب سمجھا جاتا تھا۔ بیٹی کی پیدائش کا سُن کر غصے کے مارے باپ کا منہ سیاہ ہو جاتا۔[1] کوئی اس ننھی جان کو قتل کر کے کتّے کو کھلا دیتا۔[2] تو کوئی زندہ در گور (دفن) کر دیتا، جیسا کہ ایک شخص نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے اپنی زندہ بیٹی کو کنویں میں پھینکنے کا اقرار کیا۔[3] ایک نے زمانۂ جاہلیت میں اپنی آٹھ بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے پر ندامت کا اظہار کیا۔[4] بیٹی پر کیا جانے والا یہ ظلم اس قدر عام تھا کہ جب ولادت کا وقت قریب ہوتا تو گڑھا کھود کر عورت کو اُس کے پاس بٹھا دیا جاتا اگر نومولود لڑکی ہوتی تو اُسی گڑھے میں دفن کر دی جاتی اور اگر لڑکا ہوتا تو اسے زندہ چھوڑ دیا جاتا۔ اسی زمانے کے ایک شاعر نے یوں بھی کہا:

سَمَّیْتُهَا اِذْ وُلِدَتْ تَمُوْتُ   وَالْقَبْرُ صِهْرٌ ضَامِنٌ زِمِّیت

یعنی: میں نے اس نومولود بچی کا نام "تَمُوْت" (یعنی مر جائے گی) رکھا اور قبر (کا گڑھا) میرا داماد ہے جس نے اس کا کفیل بن کر اسے خاموش کر دیا۔[5]

اگر کوئی بیٹی زندہ چھوڑ بھی دی جاتی تو اُسے بالوں یا اُون کا لباس پہناتے اور اس سے جنگل میں بکریاں اور اونٹ چرواتے۔[6]

زمانۂ جاہلیت میں بیٹی پر ڈھائے جانے والے مظالم اور اسلام کے احسانات سے لاعلم لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام نے بیٹی کو دیا ہی کیا ہے؟ (مَعَاذَ اللّٰہ) ایسوں کے لئے عرض ہے کہ اسلام نے بیٹی کو وہ عظمت والا مقام دیا کہ کسی غیر مسلم معاشرے میں جس کا تصور بھی نہیں۔ قراٰنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے پہلے فرمایا۔[7] اسلام میں بیٹی کی عظمت کا کیا کہنا! جب بیٹی ملنے آتی تو انبیاء کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی مسند پر بٹھاتے۔[8] یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیٹی کو نہ صرف جینے کا حق فراہم کیا بلکہ عزّت و احترام عطا فرما کر اسے وراثت کا یوں حقدار ٹھہرایا: (1) اگر کوئی بیٹا موجود نہ ہو اور بیٹی ایک ہو تو آدھا (2) اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو انہیں دو تہائی (یعنی 2/3) مال ملے گا۔[9] یہ اسلام ہی ہے جو بیٹی کی خوش دلی سے پرورش کرنے اور بیٹے کو بیٹی پر فضیلت نہ دینے والے کو جنّت میں داخلے کی خوشخبری دیتا ہے۔[10] اسلام ہی نے تین بیٹیوں کا خیال رکھنے، اچھی رہائش دینے اور ان کی کفالت کرنے والے پر جنّت واجب ہونے کی بشارت عطا فرمائی ہے بلکہ یہی نوید دو اور ایک بیٹی پر بھی عطا فرمائی۔[11] بیٹیوں کی اچھی پرورش کے صلے میں جنّت میں رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت کی خوشخبری دینے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔[12] بیٹیوں کو خوش رکھنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشی کی نوید اسلام ہی نے دی۔[13]

اسلام اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قدر احسانات کے باوجود کیا کوئی بیٹی اپنے محسن اور شفیق نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات سے روگردانی کرنے کی نادانی کر سکتی ہے! نہیں ہرگز نہیں کیونکہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیٹی کو وہ عزت، مقام و مرتبہ اور فضیلت عطا فرمائی ہے کہ اگر ساری دنیا کی بیٹیاں اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکر ادا کرتی رہیں پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتیں۔

---

(1) پ14، النحل: 58 ماخوذاً (2) تفسیر طبری، 12/464، التکویر: تحت الآیۃ: 8 (3) دارمی، 1/14، حدیث: 2 ملخصاً (4) کنز العمال، 1/231، جزء: 2، حدیث: 4687 (5) تفسیر قرطبی، 10/164، التکویر: تحت الآیۃ 8 (6) اللباب فی علوم الکتاب، 20/183، التکویر: تحت الآیۃ 8 (7) پ25، الشوریٰ: 49 (8) ابوداود، 4/454، حدیث: 5217 (9) پ4، النساء: 11 ماخوذاً (10) مستدرک، 5/248، حدیث: 7428 (11) معجم اوسط، 4/347، حدیث: 6199 ملخصاً (12) مسند احمد، 4/296، حدیث: 12500 ملخصاً (13) فردوس الاخبار، 2/263، حدیث: 5830 ملخصاً

اسلامی بہنیں سر کا مسح کیسے کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ وضو میں عورتیں سر کا مسح کس طرح کریں گی، کیا مردوں کی طرح ان کے لئے بھی گردن سے واپس پیشانی تک ہتھیلیوں سے مسح کرنا ضروری ہے، کیونکہ بال بڑے ہونے کی وجہ سے اس میں مشکل پیش آتی ہے، اگر نہیں کریں گی تو کیا وضو ہو جائے گا؟ برائے کرم شرعی رہنمائی فرمائیں۔

سائلہ: بنت اسد عطاری (لالہ زار، راولپنڈی)

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد و عورت دونوں کے لئے وضو میں چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض اور پورے سر کا مسح کرنا سنّت ہے، اگر کسی نے پورے سر کا مسح نہ کیا بلکہ اس سے کم کیا تو وضو ہو جائے گا لیکن بِلا عُذر اسکی عادت بنالینے سے وہ گنہگار ہو گا، کیونکہ پورے سر کا مسح کرنا سنتِ مُؤکّدہ ہے اور کتبِ فقہ میں پورے سر کا مسح کرنے کے دو طریقے منقول ہیں: (1) دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیاں چھوڑ کر بقیہ تین تین انگلیوں کے سِرے ملا کر پیشانی پر رکھے، پھر انگو گُدّی کی طرف اس طرح کھینچ کر لائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، پھر فقط ہتھیلیوں سے سَر کی دونوں جانبوں کا مسح کرتا ہوا پیشانی تک لے آئے (2) انگوٹھے اور کلمے کی انگلیوں کے علاوہ دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیاں اور ہتھیلیاں، پیشانی سے گدی کی طرف اس طرح کھینچ کر لائے کہ پورے سر کا مسح ہو جائے۔ پھر بیان کردہ

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو الصالح محمد قاسم عطاری

دونوں طریقوں میں انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے بیرونی حصے اور کلمے کی انگلیوں سے اندرونی حصے کا مسح کرے۔

لہٰذا اگر عورت سَر کے مسح میں دوسرے طریقے کو اپنائے تو مشکل سے بچنے کے ساتھ ساتھ پورے سر کا مسح کرنے والی سنت پر بھی عمل ہو جائے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرخی (Lipstick) لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت کو سُرخی (Lipstick) لگانا جائز ہے، اور اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟

سائل: محمد سعید (ملیر کینٹ، باب المدینہ کراچی)

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر سرخی (Lipstick) کے اجزاء میں کوئی حرام اور ناپاک چیز شامل نہ ہو تو اس کا استعمال کرنا جائز ہے۔ البتہ وضو و غسل کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر سرخی ایسی جرم دار (یعنی تہہ والی) ہو کہ پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو اس کے لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل درست نہیں ہوں گے اور وضو و غسل کے درست ہونے کے لئے اس جِرم کو ختم کرنا ہو گا، لہٰذا اگر ایسے وضو یا غسل سے نماز ادا کی تو وہ نماز درست نہ ہوئی، اسے دوبارہ پڑھنا لازم اور اگر ایسی جرم دار نہیں ہے تو اس کے لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل دونوں درست ہو جائیں گے، اور ان سے پڑھی ہوئی نماز بھی درست ہو گی بشرطیکہ کوئی اور مُفْسِد یا مکروہِ نماز نہ پایا گیا ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اسلامی بھائیوں کے صوتی پیغامات اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صوتی جوابات

مدنی قافلوں کے مسافر طلبائے کرام کی حوصلہ افزائی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) سے مُتّصِل جامعۃُ المدینہ کے 39 طلبائے کرام اور 2 علاقے کے اسلامی بھائیوں پر مشتمل مدنی قافلے کی بلوچستان کے جیونی باندری اور دیگر علاقوں میں سفر پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوتی پیغام کے ذریعے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مدنی قافلے کے مسافرو! اور میرے مدنی بیٹو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

مرحبا! (رکنِ شوریٰ) حاجی اَمین عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے آپ حضرات کی موبائل فون کے ذریعے مختلف مدنی کاموں کے مناظر کی تصویریں اور تحریری صورت میں کہ عبد الرؤف عطاری کے حوالے سے آپ کے مدنی قافلے کی تفصیلات پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا سفر بخیر فرمائے اور سارے مدنی قافلے کے مسافروں کو مدینے کے قافلے میں سفر کی سعادت بخشے، آپ کی زبانوں میں اَثَر عطا فرمائے، آپ جہاں جہاں جائیں سنّتوں کا سبزہ اُگائیں، ہر طرف سنّتوں کی بہار آجائے اور اللہ تعالیٰ میرے تمام مدنی بیٹوں کو جامعۃُ المدینہ میں جو پڑھتے یا پڑھاتے ہیں سب کو ہر مہینے کم از کم تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی توفیق مَرحمت فرمائے، اٰمین۔ میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا کیجئے گا اور ہمیشہ اسی طرح مدنی قافلوں میں خوب سفر کرتے رہئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی کاموں کی بہاریں اور امیرِ اہلِ سنّت کی دعائیں

ناظمِ جدول جامعۃُ المدینہ قادری کابینہ سکرنڈ (بابُ الاسلام، سندھ، پاکستان) شبیر احمد عطاری مدنی نے صوتی پیغام (Audio message) کے ذریعے جامعۃُ المدینہ کے مدنی کاموں کی کارکردگی پیش کی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے جامعۃُ المدینہ میں مدنی کاموں کی بہاریں ہیں، ہمارے طلبہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع، مدنی مذاکرے اور مدنی دورے میں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کرتے ہیں، اسی طرح فجر کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور اس کے بعد قراٰنِ پاک کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔ صلوٰۃُ التَّوبہ، اِشراق و چاشت اور سنّتِ قبلیہ کی بھی پابندی کرتے ہیں۔ خاص طور پر ہمارے طالبِ علم عشا کی نماز کے بعد تقریباً 60 سے 80 چوک درس دیتے ہیں اور ان میں جو نمایاں ہیں اُن کے نام یہ ہیں: طارق رضا، عبدالقیوم، عبدالرحمٰن، عمران، ناظر حسین اوراشفاق۔ یہ طالبِ علم پابندی کے ساتھ روزانہ 7 سے 18 چوک درس دیتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے 18 سے 26 طلبہ ہر پیر شریف کو پابندی سے روزہ رکھنے کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ ان سب کیلئے استقامت کی دعا فرمادیجئے۔

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوتی پیغام (Audio message) کے ذریعے یوں حوصلہ افزائی فرمائی:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے شبیر احمد عطاری ناظمِ جَدْوَل اور طُلَبائے کرام جامعۃُ المدینہ قادری کابینہ سکرنڈ،

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ! مَا شَآءَ اللّٰہ! آپ کی کارکردگیاں مرحبا! اللہ تعالیٰ آپ سب کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے اور بے حساب مغفرت سے مُشَرَّف فرمائے۔ خوب مدنی کاموں کی دھومیں مچانے کے ساتھ پڑھائی پر بھی توجہ رکھیں، نیکیاں بھی کرتے رہیں اور ماہِ رجب کے روزے بھی رکھتے رہیں، مَا شَآءَ اللّٰہ! آپ نے روزانہ چوک درس کی حیرت انگیز تعداد (کی کارکردگی) دی ہے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلْتَجِی ہوں، آپ کے تمام اساتذۂ کرام کو میرا سلام۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابرار اختر قادری عطاری

حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فقہی کارنامے

دوسری صدی ہجری تک اسلامی حکومت بابُ الاسلام سندھ سے اُندُلس تک اور شمالی افریقہ سے ایشیائے کوچک تک پھیل چکی تھی، علمِ دین سے وابستہ رہنے اور مسائل و احکامات سیکھنے کا شوق لاتعداد مسلمانوں کو دور دراز علاقوں سے کھینچ کر علمی مراکز مکہ مکرمہ، مدینۂ منورہ، کوفہ اور بصرہ کی فضاؤں میں لے آتا تھا۔ علمی مرکز کوفہ سے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایسا فیض جاری ہوا کہ ہر دور کے مسلمان اس سے سیراب ہوتے رہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تاقیامت ہوتے رہیں گے۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ فِراسَت وذَکاوت سے نوازا تھا، بلاشبہ آپ عِلمِ نبوت کے وارث تھے،(تبییض الصحیفۃ، ص 32) آپ مشکل سے مشکل مسئلے کو اتنی آسانی سے حل فرماتے کہ بڑے بڑے عُلَما بھی حیران رہ جاتے اور آپ کی ذِہانت اور حاضر جوابی کا اعتراف کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر عقلمند تھے اس کا اندازہ امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے اسی فرمان سے لگائیے: **عورتوں نے امام اعظم ابو حنیفہ سے زیادہ عقلمند پیدا نہیں کیا۔**(الخیرات الحسان، ص62)

یہاں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند انقلابی کارنامے پیش کئے جاتے ہیں: ● الخیرات الحسان میں ہے: امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے علمِ فِقْہ مُدَوَّن کیا اور اسے اَبواب اور کُتُب کی ترتیب پر مُرَتَّب کیا۔ امام مالک نے اپنی کتاب مُؤطّا میں امام اعظم کی اسی ترتیب کا لحاظ رکھا ہے۔ (الخیرات الحسان، ص 43) ● آپ نے مسلمانوں کو پیش آمدہ اور مُمکِنہ مسائل کے حل کے لئے ایک مجلس قائم فرمائی جس کے اَرَاکین کی تعداد ایک روایت کے مطابِق ایک ہزار عُلَما پر مشتمل تھی جن میں 40 اَفراد مرتبۂ اِجْتِہَاد پر فائز تھے۔(جامع المسانید للخوارزمی،1/33) ● اپنی رائے سے آپ کوئی بھی مسئلہ نہ لکھواتے، نہ ہی کسی کو اپنی انفرادی رائے کا پابند کرتے بلکہ خوب غور و فکر اور بحث و مباحثہ کے بعد جب آخری رائے قائم ہو جاتی تو اسے دَرْج کرواتے اور اگر مجلسِ اِفتا کا کوئی خاص رُکن موجود نہ ہوتا تو حتمی رائے کو اس کے آنے تک مَوْقُوف فرما دیتے۔(تاریخ بغداد،12/308) حتّٰی کہ اگر کسی کا مجلس کے عمومی موقف سے اتفاق نہ ہوتا تو اس رائے کو الگ طور پر اسکے نام کے ساتھ درج کر لیا جاتا۔ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اصحاب حدیث وفِقْہ اور لُغَت وتَصَوُّف کے کیسے ماہر تھے اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے۔ **حکایت** مشہور مُحَدِّث امام وَکِیْع بن جَرّاح کے سامنے کسی نے کہا: امامِ اعظم نے خطا کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: امامِ اعظم سے غلطی کیسے ہو سکتی ہے جبکہ ان کے ساتھ امام ابو یوسف اور امام زُفَر جیسے قیاس و اجتہاد کے ماہرین تھے، یحییٰ بن ابی زائدہ، حفص بن غیّاث، حِبَان اور مَنْدَل جیسے حافِظِینِ حدیث تھے، لغت وعَرَبیت کے ماہرین میں سے قاسم (یعنی عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن مسعود) اور داؤد طائی و فُضَیل بن عِیاض جیسی زہد و تقویٰ کی پیکر عظیم ہستیاں موجود تھیں۔ لہٰذا جسکے رُفَقا اور ہم نشین ایسے ہوں وہ غلطی نہیں کر سکتا، اگر کرے تو یہ لوگ اُسے رجوع کروا دیں گے۔(تاریخ بغداد، 14/250) ● آپ نے سب سے پہلے دلائلِ اَرْبَعَہ کا تعین کیا اور زمانۂ تابعین میں اِجْتِہَاد و فتویٰ دینا شروع کر دیا۔(جامع المسانید للخوارزمی،1/27) ● کتابُ الفرائض اور کتابُ الشُّروط کو وضع فرمایا۔ (ایضاً، ص34) ● علمِ احکام مُسْتَنْبَط فرمایا اور اجتہاد کے اصول وضَوابِط کی بنیاد رکھی۔(ایضاً، ص35)

شخصیات کی مدنی خبریں

علما و مشائخِ اہلِ سنّت کی خدمات میں حاضری اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں دن گیارہویں، رات بارہویں ترقی کا سلسلہ جاری ہے۔ دیگر اسباب کے ساتھ ساتھ اس میں علما و مشائخِ اہلِ سنّت کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کی شفقتوں اور عنایتوں کا بھی بہت عمل دَخل ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ کے ذِمّہ داران اور دیگر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً علما و مشائخِ اہلِ سنّت کی خدمات میں حاضر ہو کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارُف پیش کرتے اور مکتبۃ المدینہ کی مطبوعات نذر کرتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں گزشتہ مہینے تقریباً ایک ہزار تیس (1030) سے زائد علما و مشائخ اور ائمہ کرام کی خدمات میں حاضری ہوئی جن میں سے کچھ حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں: حضرت مولانا پیر میاں عَبْدُ الْخالق قادری (سجادہ نشین درگاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف، ڈہرکی) حضرت مولانا شَبِیر القادری (مہتمم جامعہ قادریہ اسلامیہ کورنگی، باب المدینہ کراچی) حضرت مولانا مفتی عبد العلیم قادری ضیائی (مہتمم دارالعلوم قادریہ سبحانیہ، باب المدینہ کراچی) حضرت مولانا مفتی محمد جان نعیمی (مہتمم جامعہ مجددیہ نعیمیہ ملیر، باب المدینہ کراچی) حضرت مولانا ابو الطاہر شفیق احمد قادری (مہتمم مدرسہ غوثیہ جیلانیہ، شکارپور) حضرت مولانا پیر سید فَیّاض حسین شاہ بخاری (مہتمم دار العلوم محمدیہ غوثیہ، سبّی) حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الناصر لطیف (مہتمم و مدرس جامعہ ضیاء العلوم ڈھیروبابا گڑھی کپورہ، مردان) استاذ العلما حضرت علامہ مولانا ابو الْفَضْل فضل سبحان قادری (مہتمم و مدرس جامعہ قادریہ، مردان) حضرت مولانا ڈاکٹر صدیق علی چشتی (مہتمم و مدرس جامعہ غوثیہ معینیہ، پشاور) حضرت مولانا مفتی نِظام الدِّین سرکانی (الجامعۃ الامانیہ، پشاور) حضرت پیر شمس الامین قادری مانکی شریف (نوشہرہ) حضرت مولانا غلام مرتضیٰ عطائی (سردارآباد (فیصل آباد)) وغیرہ۔ **شخصیات کی تشریف آوری** یکم رجب المرجب 1438ء بمطابق 30مارچ 2017ء بروز جمعرات جامعۃ المدینہ فیضانِ عطّار نیپال گنج (نیپال) میں محقق مسائلِ جدیدہ سِرَاجُ الْفُقَهَاء حضرت علامہ مولانا مفتی نظام الدین رَضوی اور خَیْرُ الْاَذْکِیَاء حضرت علامہ مولانا محمد احمد مِصباحی مَدَّظِلُّهُمَا (الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ہند) کی تشریف آوری ہوئی۔ دونوں حضرات نے اساتذہ و طلبا کو مدنی پھولوں سے نوازا۔ مولانا محمد احمد مصباحی مَدَّظِلُّهُ الْعَالِی نے دعوتِ اسلامی کی مجلس "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَه" کی تصنیفی خدمات خصوصاً دَرْسی کُتُب (عالم کورس کے نصاب میں شامل کتابوں) کے حوالے سے کام کو خوب سراہا اور دُعا فرمائی۔

اِس کے علاوہ گزشتہ مہینے حضرت مولانا مفتی ابراہیم قادری (مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، سکھر) مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (مدینۃ الاولیا ملتان) شارحِ بخاری مفتی شَرِیف الحق امجدی عَلَیْهِ رَحمَۃُ اللّٰهِ الْقَوِی کے شہزادے حضرت مولانا حمید الحق برکاتی (ہند) عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) حضرت مولانا نجابت رضوی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (شکر گڑھ، پنجاب) حضرت مولانا خالد حسین مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (اسٹیچ فورڈ UK) حضرت مولانا پیر شمس العارفین صدیقی (آستانہ عالیہ نیریاں شریف، کشمیر) جامعۃ المدینہ (پوناساہنی، ضلع بھمبر، کشمیر) حضرت سائیں پیر محمد ایّوب جان سرہندی (سامارو شریف، عمر کوٹ) جامعۃ المدینہ (شہداد پور، باب الاسلام سندھ) تشریف لائے۔ ان حضرات نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے حوالے سے دعوتِ اسلامی کی کاوِشوں کی تحسین فرمائی اور دُعاؤں سے نَوازا۔ **ہفتہ وار اجتماعات میں طلبائے کرام کی شرکت** مختلف مقامات پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں گزشتہ مہینے 135 مدارِس و جامعات اہلِ سنّت کے تقریباً 1229 طلبائے کرام نے شرکت فرمائی۔ **شخصیات سے ملاقاتیں** دعوتِ اسلامی کے مبلغین مختلف شعبہ ہائے زندگی سے متعلق شخصیات سے ملاقات کرکے دعوتِ

بقیہ صفحہ 57 پر ملاحظہ فرمائیے!

آپ کے تأثّرات اور سُوالات

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں قارئین کے تأثرات وتجاویز اور سوالات موصول ہوئے جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات اور سوالات کے جوابات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) مولانا **محمد فیاض احمد سعیدی رضوی** (دارالافتاء الجامعۃ السعید گلزار مدینہ، علی پور، مظفر گڑھ): ماہنامہ فیضانِ مدینہ موصول ہوا جس کے مضامین کا مطالعہ باعث تسکین خاطر ہوا۔ (2) استاذالعلماء مولانا **محمد رمضان ضیاء البارَوی** (ناظم تعلیمات، جامعۃ الاسلامیہ خیر المعاد، مدینۃ الاولیاء ملتان، پنجاب): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اشاعت پر آپ اور جملہ ارا کین (اسلامی بھائیوں) کو مبارک ہو۔ (3) مولانا ابو بلال **محمد سیف علی سیالوی** (ناظمِ اعلیٰ جامعہ کنز الایمان ہرسہ شیخ، چمنِ عطار، (چنیوٹ، پنجاب)): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا شمارہ باصرہ نواز ہوا، بہت اچھا اِقدام ہے، مَاشَآءَاللہ رسالہ ظاہری خوبصورتی کے ساتھ ساتھ علمی طور پر بڑا مفید ہے، مضامین کے عنوانات بڑے اَچھوتے، حوالہ جات بڑے مفصّل۔ تعزیت و عیادت والا کالم بھی بہت خوب ہے روشن مستقبل بڑا ضروری کالم ہے یہ ضرور جاری رکھا جائے۔ ماحولیات پر بھی دو تین مقالے شاملِ اشاعت ہیں جن کی قدم بَقَدم لمحہ بہ لمحہ ضرورت ہے۔ (4) **مفتی محمد حیات باروی** (جامعہ عثمانیہ غوثیہ رضویہ، شورکوٹ ضلع جھنگ) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مکمل پڑھا، اس سے قبل کئی رسالے اور ماہنامے پڑھے اور دیکھے لیکن اس جیسا کسی کو نہیں پایا۔ (5) قاری **الطاف حسین سلطانی** (مہتمم جامعہ سراج و جامعہ صدیقیہ للبنات کرم پور، وہاڑی) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" موصول ہوا، پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ تمام مضامین ایک سے بڑھ کر ایک سبق آموز اور زندگی بدل دینے والے ہیں۔ (6) **خواجہ محمد اعجاز اشرف** (پنڈ دادنخان، ضلع جہلم): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شامل مضامین نہایت عمدہ، پُرمغز اور فکر انگیز ہیں، جبکہ ڈیزائننگ، طباعت اور اُسلوب ترتیب شاندار اور مَعیاری ہے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اِس شمارہ کو عالَمِ اسلام سے شائع ہونے والے جرائد کے مقابلے میں فخر سے رکھا جاسکتا ہے۔ (7) **نیاز احمد مالیگ** (U.K): آپ کے مؤقر جریدے کے شمارہ نمبر 2 کی زیارت سے مشرف ہوا۔ واہ! خوب، سُبْحٰنَ اللہ، مَاشَآءَاللہ، برادر زادہ محمد اجمل مالیگ کی وساطت اس کے دیدار سے دل مسرور ہوا۔ واقعی بہت زبردست کام ہو رہا ہے۔ (8) **مرزا محمد اطہر بیگ** (جنرل سیکرٹری ڈسٹری بیوٹر سانگھڑ سندھ): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور اس کے ذریعے معلومات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

(9) مبارک کے مستحق دعوتِ اسلامی کے امیر اور نگرانِ شوریٰ اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی مجلس جس نے ایسا شمارہ شائع کیا۔ (حبیب احمد عطاری، مسلم آباد، باب المدینہ کراچی)

(10) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت زبردست اور معلومات سے بھرپور ہے۔ اس کے سلسلے "نوجوانوں کے مسائل" "اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل" اور "امیرِ اہلِ سنّت کی بعض مصروفیات" بہت پسند آئے۔

(حافظ توقیر الحسن عطاری، شیخوپورہ، پنجاب)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(11) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود مختلف موضوعات ہر طبقے کے افراد کیلئے دلچسپی کا باعث ہیں۔ پہلی ہی نشست میں مکمل پڑھ لیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ (اُمِّ رضا عطاریہ مرکز الاولیا، لاہور) (12) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے ایسے جیسے کوزے میں سمندر۔ لوگوں کو دعوتِ اسلامی سے وابستہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے (اُمِّ ربیع عطاریہ باب المدینہ کراچی) (13) "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی بہت اچھی کاوش ہے مدنی مذاکرہ کی جھلک بھی بہت زبردست ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو مزید برکتیں اور عروج عطا فرمائے۔ آمین (اُمِّ عمر رضا عطاریہ) (14) دعوتِ اسلامی نے ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ پیپر میڈیا میں یہ بھی اُمت کا بہترین مصلح ثابت ہوگا۔ بالخصوص جو پبلک پرنٹ میڈیا سے وابستہ ہیں ان کے لئے بہت معلوماتی ہوگا۔

(بنتِ نور محمد عطاریہ، کنڈی ضلع عمرکوٹ باب الاسلام، سندھ)

آپ کے سوالات اور ان کے جوابات

مفتی ابو الحسن فضیل رضا عطاری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ رمضان المبارک موسمِ گرما میں آرہا ہے، کیا سالانہ امتحانات کی وجہ سے طلبا کا رمضان کے فرض روزے قضا کرنا جائز ہے؟ نیز جو والدین بچوں کے اس فعل سے راضی ہوں یا خود روزے چھڑوائیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

سائلہ: بنتِ اکبر عطاریہ (پشاور)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر عاقل و بالغ مسلمان پر رمضان کا روزہ فرض ہے، بلا عذرِ شرعی اس کا چھوڑنا گناہ ہے اور سالانہ امتحانات یا گرمی شرعاً فرض روزہ چھوڑنے کا قابلِ قبول عذر نہیں ہیں لہٰذا بالغ طلبا تو بیان کردہ اعذار کی بنا پر فرض روزہ چھوڑنے پر گنہگار ہوں گے ہی ان کے والدین بھی اگر بلا عذرِ شرعی روزہ چھڑوائیں گے یا چھوڑنے پر باوجودِ قدرت پوچھ گچھ نہ کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

طالبِ علم کے نابالغ ہونے کی صورت میں اگرچہ اس پر روزہ فرض نہیں ہے اور بے عذر چھوڑے بھی تو گنہگار نہ ہوگا لیکن جب سات سال کے بچے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو والدین پر لازم ہے کہ اسے روزہ کا حکم دیں اور گیارہویں سال کے بعد والدین پر واجب ہے کہ روزہ چھوڑنے پر بچے کو سزا دیں لہٰذا سات سال یا اس سے بڑے نابالغ بچے کو والدین اسی وقت روزہ چھڑوا سکتے ہیں جب کہ روزہ کی وجہ سے اسے ضرر کا اندیشہ ہو ورنہ بلا عذرِ شرعی چھڑائیں گے یا اس کے چھوڑنے پر خاموش رہیں گے تو واجب ترک کرنے کی بنا پر گنہگار ہوں گے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سنا ہے کہ ہاتھ جوڑ کر دعا مانگنی چاہیے کہ اس سے رحمت اور برکت بھر جاتی ہے اور اگر ہاتھ پھیلا دیئے تو رحمت اور برکت نہیں آتی، کیا یہ درست ہے نیز دعا کا صحیح طریقہ بتادیں؟ اگر دعا کے دوران ہاتھوں پر کپڑا ہو تو درست ہے؟ سائل: بنتِ محمد منشا، (شیخوپورہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دُعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھنا افضل ہے اگرچہ تھوڑا ہی فاصلہ ہو، لیکن اگر کوئی دونوں ہاتھوں کو ملا کر دُعا کرے تو اس میں بھی حرج نہیں۔ البتہ دُعا میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر یا پھیلا کر رکھنے کے حوالہ سے آپ نے جو کچھ سُنا اس کا ثبوت نہیں ایسا کہنا درست نہیں ہے اور دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ہاتھ کپڑے وغیرہ سے چُھپے ہوئے نہ ہوں۔ امامِ اہلِ سنّت سے سوال ہوا کہ ہاتھ ملا کر دُعا چاہیئے یا علیحدہ علیحدہ کرے؟ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ارشاد فرمایا: "دونوں ہاتھوں میں کچھ فاصلہ ہو۔" (فتاویٰ رضویہ، 328/6) فضائلِ دُعا میں رَئِیسُ الْمُتَکَلِّمِیْن مولانا نقی علی خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن دُعا کے آداب ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ہاتھ کھلے رکھے، کپڑے وغیرہ سے پوشیدہ نہ ہوں۔" (فضائلِ دعا، ص76 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بقیہ شخصیات کی مدنی خبریں

اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارُف اور نیکی کی دعوت پیش کرتے رہتے ہیں۔ گزشتہ مہینے جن شخصیات سے ملاقات کا سلسلہ رہا ان میں سے منتخب نام درج ذیل ہیں: غلام شبّیر بلوچ (ڈی ایس پی، ڈیرہ اللہ یار، بلوچستان) ظہور بابر آفریدی (ایس ایس پی آفیسر، نصیر آباد، بلوچستان) شاہد منیر مینگل (کوئٹہ، بلوچستان) محمد ایوب (ریڈنگ (UK) کے میئر) عِصمتُ اللہ نیازی (مالک نجی بس سروس، مرکزالاولیا، لاہور) راجہ جاوید اَشرف (سیاسی شخصیت، گوجر خان، پنجاب) چودھری محمد ریاض (سیاسی شخصیت، گوجر خان، پنجاب) احسان الحق (ڈی آئی جی، ضلع نصیر آباد، بلوچستان) چودھری فخر الزمان (وزیرِ اعظم کشمیر کے مشیر) رانا عظیم (صدر وفاقی یونین آف جرنلسٹس)

تعزیت وعیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے صُوری اور صَوتی پیغامات (Video، Audio) کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جارہے ہیں۔

استاذ القرّا کے انتقال پر تعزیت:

استاذالقُرّا حضرت مولانا قاری محمد عبدالقیوم جھنڈیر عباسی نقشبندی (مہتمم مدرسہ محمدیہ عباسیہ انوارِ قادریہ کوٹلی جھنڈیر شجاع آباد پنجاب) کے انتقال پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے ان کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ **محمد الیاس عطار** قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے مولانا قاری واصل محمود جھنڈیر عباسی، مولانا قاری حسن محمود جھنڈیر عباسی، قاری محمد محمود جھنڈیر عباسی، قاری احسن محمود جھنڈیر عباسی، قاری احمد محمود جھنڈیر عباسی، قاری شاہد محمود جھنڈیر عباسی، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ!

حافظ محمد افضل عطاری مدنی نگران مجلس رابطہ بالعلماوالمشائخ پاکستان نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی ابوماجد محمد شاہد مدنی سَلَّمَہُ الْغَنِی کو اور انہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ آپ کے والدِ محترم استاذ القرّا حضرت مولانا قاری محمد عبدالقیوم جھنڈیر عباسی نقشبندی کو ہارٹ اٹیک ہوگیا اور آپ نے تقریباً 55سال کی عمر میں 2رجب المرجب 1438ھ کو انتقال فرمایا ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴾ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنت نے مرحوم کے لئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا:) مجھے یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ بوقتِ وفات قاری صاحب مرحوم کی زبان پر کلمۂ طیبہ جاری تھا۔ مرحبا، مَاشَآءَ اللہ، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ ہو اِنْ شَآءَ اللہ وہ جنت میں داخل ہوگا، مغفرت یافتہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مرتے وقت کلمہ نصیب فرمائے۔ کاش! ہم سب کا خاتمہ بالخیر مدینۂ پاک میں بصورتِ شہادت جلوۂ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ہوجائے۔ (اس کے علاوہ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی ممبرشپ حاصل کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بھی ترغیب دلائی۔)

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا
میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادۂ استاذ القرّا کا جوابی پیغام:

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ صوری تعزیتی پیغام مجلس رابطہ بالعلماوالمشائخ کے ذمہ دار اور دیگر اسلامی بھائیوں نے استاذ القرّا کے شہزادوں کو سنایا۔ اس کے بعد استاذ القرّا کے بڑے شہزادے حضرت مولانا قاری واصل محمود جھنڈیر عباسی مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے جو تأثرات دیئے وہ معمولی ترمیم کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں: ”امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمارے والد صاحب کے لئے جو دعائیں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو عُروج اور ترقی عطا فرمائے۔ حضرت صاحب نے مدنی قافلوں اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے حوالے سے جو حکم فرمایا ہے اِنْ شَآءَ اللہ ہم یہ ماہنامہ بھی جاری کروائیں گے اور ساتھ ساتھ اپنے شاگردوں، عقیدت مندوں کو بھی ترغیب دلائیں گے کہ وہ ہمارے والد صاحب کے ایصالِ ثواب کے لئے مدنی قافلوں میں ضرور سفر کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا تنظیم المدارس اہلِ سنت سے بھی تعلق ہے،

میرے پاس امتحانی پرچے چیک ہونے کے لئے بھی آتے ہیں۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اس وقت تنظیم المدارس میں بھی سب سے زیادہ کام دعوتِ اسلامی کا ہے۔ امیرِ اہلِ سنت کا یہ قدم مجھے بہت پسند آیا کہ انہوں نے سُنّیوں کے بورڈ تنظیم المدارس کو ہی فعّال بنانے کی کوشش فرمائی، یہ حضرت کا بہت احسن اقدام ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور آپ کے صدقے ہمیں بھی دینِ متین کا سچا خادم بنائے، وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ۔ میں حضرت سے یہ التماس کرتا ہوں کہ میرے والد صاحب کے لئے دعا فرماتے رہیں اور میری والدہ صاحبہ اسوقت شدید علیل ہیں ان کے لئے بھی ضرور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر ان کا سایہ دراز فرمائے۔ میرے والد صاحب کے جو نیک مقاصد تھے اللہ تعالیٰ مجھے ان کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔"

مولانا محمد بشیر فاروق قادری کی والدہ کے انتقال پر تعزیت

مولانا محمد بشیر فاروق قادری (سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ، باب المدینہ کراچی) کی والدہ کے انتقال پر شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ یہ پیغام اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہے:

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْكَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حاجی محمد بشیر (سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ)، حاجی سلیم پولانی، حاجی الطاف پولانی، حاجی عمران پولانی، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران نے امی جان کے انتقال کی خبر دی ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنت نے مرحومہ کے لئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا:) میں سب سوگواروں کو صبر کی تاکید کرتا ہوں۔ صبر کیجئے، اجر کے حقدار بنئے۔ زہے نصیب! مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لئے اسی ماہ تین تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کر لیجئے۔ اعلیٰ حضرت (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت) کی پچیسویں شریف کی نسبت سے مکتبۃ المدینہ سے 2500 روپے کے مدنی رسائل خرید کر تقسیم رسائل کر لیجئے۔ ابھی تک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ممبر نہیں بنے تو مہربانی کر کے ممبر بن جایئے۔ میں سارے سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں، بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔ اللہ آپ سب کو خوش رکھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تعزیت و عیادت کے متفرق پیغامات

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغامات کے ذریعے نعت خواں حاجی امین عطاری کے بھائی غلام یٰسین (مدنی کالونی باب المدینہ کراچی) ❖ رکنِ مجلس "تحفظِ اوراقِ مقدسہ" پاکستان محمد عالم عطاری (مرکز الاولیالاہور) کے چھوٹے بھائی محمد احمد عطاری ❖ اسکواڈرن لیڈر عامر عطاری کے والد غلام ربانی نوشاہی قادری ❖ کالو خان کے فرزند غلام یٰسین عطاری ❖ فیض محمد عطاری کے صاحبزادے حافظ محمد بلال عطاری مدنی ❖ عرفان عطاری کے والدین ❖ مدنی چینل کے ڈائریکٹر اسلم سنگھار (باب المدینہ کراچی) کے والد ❖ مرکزی جامعۃ المدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) کے ناظم عبد القادر عطاری کی والدہ ❖ ڈاکٹر رانا انجم کی والدہ ❖ رئیس قریشی عطاری کی والدہ ❖ شہزاد عطاری کے فرزند بلال رضا ❖ حاجی محمد علی ❖ حافظ عبد الرشید عطاری ❖ احمد عطاری ❖ نور الدین عطاری ❖ حاجی اقبال ❖ عرفان علی عطاری اور مُشَرَّف عطاری کے انتقال پر لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ اس کے علاوہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے صُوری پیغامات کے ذریعے سید مقیم شاہ کی والدہ ❖ سید لیاقت حسین شاہ ❖ حاجی امتیاز عطاری ❖ کاشف عطاری ❖ وقاص عطاری ❖ مُطَهَّر عطاری ❖ قاری عبد المجید ❖ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوادر (بلوچستان) کے مؤذن عبد الغفور عطاری کی عیادت اور ان کے لئے دعائے صحت فرمائی۔

تعزیت پر شکریہ کا پیغام

گزشتہ ماہ محدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کے شاگردِ رشید شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حیات خان قادری (بہیرہ ضلع پونچھ کشمیر) کے جواں سال شہزادے کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغام کے ذریعے ان سے تعزیت فرمائی تھی جس کا ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ (اپریل) کے شمارے میں کیا گیا تھا۔ اس تعزیتی پیغام پر حضرت مولانا محمد حیات خان قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے امیرِ اہلِ سنّت کا شکریہ ادا کیا۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

شعبان المعظم میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اسلامی سال کا آٹھواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابیات، علمائے اسلام اور اَولیائے عِظام کا وِصال ہوا، ان کا مختصر ذکر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابیات: (1) شہزادیٔ رسول حضرت اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ولادت اعلانِ نبوّت سے 6 سال قبل مکۂ مکرمہ میں ہوئی اور وصال شعبان 9ھ میں ہوا، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نکاح امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا۔(الاصابۃ، 8/460) (2) اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ذکرِ خیر صفحہ 47 پر ملاحظہ فرمائیے۔ **علمائے اسلام:** (3) کروڑوں شافعیوں کے امام حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ محمد بن اِدریس ہاشمی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی ولادت غَزَہ فلسطین میں 150ھ میں ہوئی اور یکم شعبان 204ھ مصر میں وصال فرمایا۔ مزارِ مبارک قَرافَۂ صُغریٰ (جبل مقطم جنوبی قاہرہ) مصر میں مرجعِ خاص وعام ہے۔ آپ عظیم فقیہ، مجتہد، مُحدِّث، مُصنِّف، فقہِ شافعی کے بانی وامام اور آفتابِ اسلام ہیں۔ آپ کی تَصانیف میں سے "کتاب الاُمّ" اور "کتاب الرسالہ" کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 8/377تا411، وفیات الاعیان، 4/23، الاعلام للزرکلی، 6/26) (4) امام حَسن بن محمد صَغَانی حَنَفی لاہوری، مُحدِّث، لُغَوِی، مُصنِّف اور علمائے عرب وعجم کے استاذ ہیں۔577ھ مرکزالاولیا لاہور میں پیدا ہوئے اور 19 شعبان 650ھ میں بغداد میں وصال فرمایا، آپ کی 56 تصانیف میں احادیث کا مجموعہ مَشَارِقُ الْاَنْوَارِ النَّبَوِیَّۃ کو شہرت حاصل ہوئی۔(حدائق الحنفیہ، ص281، تاریخ الاسلام، 47/444) (5) خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ غلام رسول رَضوی، استاذُ العلما، شیخُ الحدیث اور بانیٔ جامعہ نظامیہ رَضویہ مرکز الاولیا لاہور ہیں۔ 11 جلدوں پر مشتمل تَفْہِیمُ البُخاری شرح صحیح البخاری آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ آپ سِیْسَنہ (امرتسر) ہند میں 1323ھ میں پیدا ہوئے اور 27 شعبان 1422ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک جامعہ سِراجِیَہ رَسُولِیَہ رَضویہ اعظم آباد سردارآباد (فیصل آباد) میں ہے۔ (تذکرہ حضور محدث کبیر پاکستان، ص23، 31، 98۔ روشن ستارے، ص 155-163) (6) قاضی محمد بن سَماعَہ تَیْمِی حنفی، فَقِیہ، مُحدِّث اور بہت عبادت گزار تھے، اَدَبُ القَاضی اور نَوادِر آپ کی تصانیف سے ہیں، 130ھ میں پیدا ہوئے اور شعبان 233ھ میں وصال فرمایا۔(الجواہر المضیۃ، 2/58، المنتظم، 11/198)

اولیائے کرام: (7) امام الاولیا پیر سیِّد محمد راشد شاہ رَوضے دَھنی کی پیدائش 1117ھ کو ہوئی اور یکم شعبان 1233ھ کو پیر جو گوٹھ (ضلع خیر پور میرس) بابُ الاسلام سندھ میں وصال ہوا۔ آپ سلسلۂ قادریہ راشِدیہ کے بانی ہیں۔ آپ کا مزار مرجعِ خاص وعام ہے۔(تذکرۂ صوفیائے سندھ، ص272-275) (8) حضرت سیِّدُنا ابوالفَرح محمد یوسف طَرطوسی، عالمِ باعمل، ولیِ کامل اور سلسلۂ قادِرِیہ رَضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت ہیں، آپ شام کے شمال مغربی ساحلی شہر طَرطوس میں پیدا ہوا ہوئے اور 3 شعبان 447ھ میں یہیں وصال فرمایا۔(تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، ص215، شریف التواریخ، 1/628) (9) سلطانُ العارِفِین حضرت سیِّدُنا بایزید طَیفُور بِسطامی، عارِفِین کے امام اور زمانے کے غوث تھے، 160ھ میں بِسْطام (صوبہ سَمنان) ایران میں پیدا ہوئے اور یہیں 15 شعبان میں 261ھ وصال فرمایا۔ مزار مبارک مرجعِ خلائق ہے۔(طبقات الصوفیہ، ص67-68، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص70) (10) ولیِ کامل پیر سیّد جماعت علی شاہ

لاثانی نقشبندی، 1276ھ میں علی پور سیّداں (ضلع نارووال، پنجاب) پاکستان میں پیدا ہوئے اور 16 شعبان 1358ھ میں یہیں وصال فرمایا مزار مبارک پر لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ (تذکرۂ اکابر اہلسنت، ص118) 11 سیّد الاولیا حضرت سیّد محمد کالپوی تِرمذی قادِری کی ولادت 1006ھ میں ہوئی اور وصال 26 شعبان 1071ھ کو کالپی (یوپی) ہند میں ہوا۔ آپ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت، عالِم باعمل، خانقاہ محمدیہ کالپویہ کے بانی اور کئی کُتُب کے مُصنّف ہیں۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، 314تا322) **خاندان و احبابِ اعلیٰ حضرت:** 12 استاذُ العلما مفتی عبد الکریم دَرس اَزہری قادِری، عالِم، مُدرّس، مُناظر اور مصنّف ہیں۔ پیدائش بابُ المدینہ (کراچی) میں 1277ھ کو ہوئی اور وصال 19 شعبان 1344ھ میں ہوا۔ میوہ شاہ قبرستان بابُ المدینہ (کراچی) میں مدفون ہیں۔ (تذکرہ بزرگانِ کراچی، 86تا90) 13 برادرِ اعلیٰ حضرت مفتی محمد رضا خان نوری رَضَوی، عالِم، مفتی اور علمُ الفرائض (وراثت کے علم) کے ماہر تھے۔ 1293ھ میں پیدا ہوئے اور 21 شعبان 1358ھ میں وصال فرمایا، مزار قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔ (معارف رئیس الاتقیاء، 32 تجلیات تاج الشریعہ، 89) **خلفاو تلامذۂ اعلیٰ حضرت:** 14 مفسّرِ قراٰن حضرت علامہ سیّد ابوالحسنات محمد احمد قادِری اَشْرَفی 1314ھ اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور 2 شعبان 1380ھ میں پاکستان کے دوسرے بڑے شہر مرکزالاولیا لاہور میں وفات پائی، مزارِ داتا گنج بخش سیّد علی ہَجْوِیری کے قرب میں دفن ہونے کا شرف پایا۔ آپ حافظ، قاری، عالِمِ باعمل، بہترین واعظ، مسلمانوں کے مُتحرّک رہنما اور کئی کتب کے مُصنّف تھے۔ تصانیف میں تفسیرُ الحَسنات (8جلدیں) آپ کا خوبصورت کارنامہ ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت، ص442، تفسیر الحسنات، 1/46) 15 استاذُ العُلَما حضرت علامہ مفتی محمد رحیم بخش آروی رَضَوی، جیّد مُدرّس، مُناظِر، واعظ، مجازِ طریقت اور بانیٔ مدرسہ فیضُ الغُرَبا (آرہ بہار ہند) تھے۔ 8 شعبان 1344ھ میں وفات پائی مولا باغ قبرستان آرہ (ضلع شاہ آباد بہار) ہند میں تدفین ہوئی۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص137) 16 سلطان الواعِظین حضرت علامہ مولانا محمد عبدُ الاَحد مُحَدّث پیلی بَھیت، عالِمِ باعمل، مجازِ طریقت، استاذُ العُلَما اور واعِظِ خوش بیاں تھے۔ 1298ھ میں پیلی بَھیت (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے اور یہیں 13 شعبان 1352ھ میں وصال فرمایا، گنجِ مرادآباد (ضلع اناؤ) ہند میں دربار مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی کے قرب میں دفن کیے گئے۔ (تذکرہ محدث سورتی 209تا218) 17 مفتی محمد عُمَرُ الدّین ہزاروی، مفتیٔ اسلام، مُصنّف، نامور علمائے اسلام میں سے ہیں۔ طویل عرصہ بمبئی میں خدمتِ دین میں مصروف رہے۔ وصال 14 شعبان 1349ھ میں فرمایا، مزار شریف کوٹ نجیبُ اللہ (ضلع مدنی صحرا، مانسہرہ) خیبر پختون خواہ پاکستان میں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، 622تا627) 18 حضرت مولانا سیّد حسین علی رَضَوی اجمیری عالِمِ باعمل، کتاب "دربارِ چشت اجمیر" کے مصنف، انجمن تبلیغِ مُحِبِّ خواجہ مِشَن ہند اجمیر کے بانی اور روضۂ خواجہ غریب نواز کے مجاور تھے۔ وصال 22 شعبان 1387ھ میں ہوا اور اناساگر گھاٹی اجمیر (راجستھان) ہند میں دفن کیے گئے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، 448تا462) 19 مفتیٔ مالِکیّہ شیخ محمد علی مالِکی مکی، عالِم، مُدرِّسِ حَرَم، مُصنّفِ کتبِ کثیرہ اور امامُ النَّحو ہیں۔ 1287ھ میں مکہ شریف میں پیدا ہوئے اور طائف میں 28 شعبان 1367ھ کو وصال فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مزار کے قریب دفن ہونے کی سعادت پائی۔ (مختصر نشر النور والزھر، ص181، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء مکہ مکرمہ، ص136-149)

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے

مجلس خُدّامُ المَساجد کی کاوشیں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی ”مسجد بھرو تحریک“ بھی ہے اور ”مسجد بناؤ تحریک“ بھی۔ متعدد ایسے گاؤں اور دیہات وغیرہ جہاں مسلمان دین سے دوری کے باعث مسجدوں سے دور تھے وہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں نے جاکر مساجد کو آباد کیا۔ اسی طرح جن علاقوں میں مسجد بنانے کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں شرعی اور قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے مناسب مقام پر مساجد کی تعمیر کے لئے دعوتِ اسلامی کی ”مجلس خدام المساجد“ مصروفِ عمل ہے۔ اس مجلس کی کاوشوں سے ملک اور بیرونِ ملک تقریباً دو ہزار مساجد بنائی جاچکی ہیں جبکہ تادمِ تحریر صرف پاکستان میں کم و بیش 510 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ زیرِ تعمیر مساجد کی تکمیل پر وقتاً فوقتاً مساجد کا اِفتتاح ہوتا رہتا ہے اور وہاں باجماعت نمازِ پنجگانہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت گزشتہ مہینے اسلام آباد کے علاقے بری امام میں فیضانِ جمالِ مصطفٰے مسجد ❁ نَجِیبی پلازہ موبائل مارکیٹ عبداللہ ہارون روڈ صدر بابُ المدینہ (کراچی) میں فیضانِ آلِ برکات مسجد ❁ مکہ سٹی ملیر بابُ المدینہ (کراچی) میں فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ مسجد ❁ مدینۃ الاولیا ملتان میں مدینہ مسجد ❁ اور نگی ٹاؤن بابُ المدینہ (کراچی) میں جامع مسجد اشرف اور جامع مسجد فیضانِ غوثِ اعظم کا افتتاح ہوا۔ اسلام آباد میں جامع مسجد فیضانِ غوثِ اعظم اور مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد رکھا گیا جبکہ باغِ عطار (کالا باغ، ضلع میانوالی) پنجاب پاکستان میں فیضانِ جمالِ مصطفٰے مسجد کی تعمیرات کا آغاز ہوا۔

خصوصی اسلامی بھائیوں کا سنتوں بھرا اجتماع دعوتِ اسلامی کی مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے تحت بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے موسیٰ لین کے مقامی ہال میں سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ اس اجتماع میں کثیر تعداد میں خصوصی (گونگے، بہرے اور نابینا) اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ عمومی (Normal) اسلامی بھائیوں نے نیز رکن سندھ اسمبلی جاوید ناگوری نے بھی شرکت فرمائی۔

اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب مجلسِ ججز و وکلا کے تحت مرکز الاولیا (لاہور) میں پنجاب بار کونسل کے ممبر عبدالصمد خان کے والد صاحب کے ایصالِ ثواب کے لئے سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں ججز اور وکلا نے شرکت فرمائی۔

کُتب میلوں میں مکتبۃُ المدینہ کے بستے دعوتِ اسلامی کا اشاعتی ادارہ مکتبۃُ المدینہ نہ صرف کتب ورسائل کی اِشاعت اور سستے داموں فروخت کا اہتمام کرتا ہے بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اندرون و بیرونِ ملک مختلف کتب میلوں میں بستوں (Stalls) کی ترکیب بھی بناتا ہے۔ فروری 2016 اور فروری 2017 میں سلطنت عُمّان کے دارالحکومت مَسقَط جبکہ مارچ 2017 میں شارجہ (متحدہ عرب امارات UAE) میں منعقدہ عالمی کتب میلوں (International Book Fairs) میں نیز دسمبر 2016 میں ایکسپو سینٹر باب المدینہ کراچی اور مارچ 2017 میں زرعی یونیورسٹی (Agriculture University) سردارآباد (فیصل آباد) میں مُنْعَقِدَہ کُتب میلوں میں مکتبۃُ المدینہ کے بستے لگائے گئے۔ ان بستوں پر مکتبۃُ المدینہ سے مختلف زبانوں میں شائع ہونے والے کتب ورسائل رکھے گئے۔ مجموعی طور پر ہزاروں اسلامی بھائی ان بستوں پر تشریف لائے جن میں مختلف رسائل تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی۔

مختلف کورسز مجلس مدنی کورسز کے تحت جمادی الاُخریٰ 1438ھ مطابق مارچ 2017ء میں پاکستان میں 52 مختلف مدنی کورسز کروائے گئے جن میں 7 دن کا فیضانِ نماز کورس، 12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس اور 26 دن کا مدنی کام کورس شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ان کورسز کے شرکا کی تعداد 1053 رہی۔

سحری اجتماعات کی دھوم اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول میں دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کی بھی ترغیب دلائی جاتی ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے یعنی 72 مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام ہر ہفتے میں پیر یا کسی اور دن نفلی روزے سے متعلق ہے۔ نفلی روزوں کے فیضان کو مزید عام کرنے کے لئے بالخصوص رَجَبُ الْمُرَجَّب اور شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں سحری اجتماعات کی ترکیب ہوتی ہے۔ اِن سحری اجتماعات میں نمازِ عشاء کے بعد سنتوں بھرا بیان ہوتا ہے، نمازِ توبہ ادا کی جاتی ہے، فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیا جاتا ہے، سونے جاگنے کی سنتیں اور آداب بیان ہوتے ہیں اور پھر وقفۂ آرام ہوتا ہے۔ سحری کا وقت ختم ہونے سے تقریباً ایک گھنٹہ 19 منٹ پہلے اسلامی بھائیوں کو بیدار کیا جاتا ہے، تہجد کے فضائل وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں، نمازِ تہجد ادا کی جاتی ہے اور پھر دعا کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اذانِ فجر کے بعد اسلامی بھائی صدائے مدینہ لگاتے یعنی مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگاتے ہیں۔ نمازِ فجر باجماعت پڑھنے کے بعد اشراق وچاشت کا وقت شروع ہونے تک مدنی حلقے (ترجمہ وتفسیر، فیضانِ سنت کے 4 صفحات اور شجرہ شریف وغیرہ پڑھنے) کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اشراق وچاشت کی نماز پڑھنے کے بعد صلوٰۃ و سلام پر سحری اجتماع کا اختتام ہوتا ہے۔ تادمِ تحریر (12 رجب المرجب 1438ھ تک) صرف مرکز الاولیا (لاہور) میں 211 سحری اجتماعات ہوچکے ہیں جن میں مجموعی طور پر ہزاروں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔

دارُالمدینہ میں نتائج کا اعلان اور نئے تعلیمی سال کا آغاز دینی اور دنیاوی تعلیم کے حسین اِمتِزاج دعوتِ اسلامی کے اسلامک اسکول سسٹم دارُالمدینہ میں تعلیمی سال 17-2016ء کے اختتام کے موقع پر 29 اور 30 مارچ 2017ء کو نتائج کے اعلان کی ترکیب ہوئی۔ اس موقع پر مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں نے خوبصورت انداز میں حمد ونعت اور مدنی خاکے وغیرہ پیش کئے۔ پری پرائمری کے 206 جبکہ پرائمری کے 271 طلبا کو 100% حاضری پر Full Attendance Certificates جبکہ بہترین تعلیمی کارکردگی پر پری پرائمری کے 2215 جبکہ پرائمری کے 1479 طلبا کو Academic Exellence Certificates دیے گئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ 10 اپریل 2017ء سے تعلیمی سال 18-2017ء کا آغاز ہوچکا ہے۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مختلف کورسز فِقْہ، تَجْوِید، مُہْلِکَات، معاملات وغیرہ کے بارے میں اسلامی بہنوں کی تربیت کے لئے 15 مارچ 2017ء سے بابُ المدینہ (کراچی)، سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، راولپنڈی، گجرات اور زم زم نگر (حیدرآباد) میں 12 دن کے "اسلامی زندگی کورس" کی ترکیب ہوئی جن میں شُرَکا کی تعداد تقریباً 193 رہی۔ خصوصی (گونگی، بہری اور نابینا) اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا جذبہ رکھنے والیوں کے لئے 31 مارچ 2017ء سے بابُ المدینہ (کراچی) میں 12 دن کا "خصوصی اسلامی بہن کورس" ہوا۔ فقہ، تجوید اور نماز کے ضروری احکام سکھانے کے لئے 31 مارچ 2017 سے سردارآباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا)، گجرات اور زم زم نگر (حیدرآباد) میں 12 دن کے "فیضانِ نماز کورس" کی ترکیب ہوئی، شرکا کی تعداد تقریباً 117 رہی۔

مجلسِ رابطہ (اسلامی بہنیں) کے تحت اسلامی بہنوں میں مدنی کام مجلس رابطہ کے تحت اسلامی بہنوں تک دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام پہنچانے کی کوششیں جاری ہیں۔ بابُ المدینہ کراچی میں ایک شخصیت اسلامی بہن کے گھر مدنی حلقے کی ترکیب بنائی گئی جس میں بنتِ عطار سَلَّمَہَا الْغَفَّار نے خصوصی شرکت فرمائی اور مدنی پھول عنایت فرمائے۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام

چٹا گانگ (بنگلہ دیش) میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا۔ لاطینی امریکہ کے ملک سورینام (Suriname) میں بھی ایک غیر مسلم نے مبلغ دعوتِ اسلامی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

مختلف کورسز مجلس مدنی کورسز کے تحت جمادی الاُخریٰ 438ھ بمطابق مارچ2017ء ہند میں اسلامی بھائیوں کے لئے 22 مختلف مدنی کورسز کروائے گئے جن میں 7دن کا فیضانِ نماز کورس، 12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس اور26دن کا مدنی کام کورس شامل ہے۔ مجموعی طور پر ان کورسز کے شُرکا کی تعداد 779 رہی۔ اپریل2017ء میں بنگلہ دیش میں اسلامی بھائیوں کے لئے63دن کے مدنی تربیتی کورس کا آغاز ہوا جس میں شرکا کی تعداد تقریباً70 ہے۔ 25 مارچ 2017ء کو ہند کے شہر بھیونڈی میں اسلامی بہنوں کے لئے 26 گھنٹے کا مدنی انعامات کورس ہوا جس میں شرکا کی تعداد 58 تھی۔ 26مارچ 2017ء کو بنگلہ دیش کے شہروں ڈھاکہ، دیناج پور اور چٹاگانگ میں بھی اسلامی بہنوں کے لئے26 گھنٹے کے مدنی انعامات کورس کی ترکیب ہوئی، شرکا کی تعداد تقریباً 63 رہی۔ **دربارِ غریب نواز کی مسجد میں سنتوں بھرا اجتماع** اجمیر شریف ہند میں حضرت سیّدنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی درگاہ شریف کے احاطے میں قائم مسجدِ اکبر میں ہند کے رکنِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا جس میں کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت فرمائی۔ رکنِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کے ہمراہ مزار شریف پر حاضر ہوکر فاتحہ خوانی بھی فرمائی۔

مدنی قافلوں میں سفر ایک مدنی قافلے نے اوسلو ناروے (Oslo Norway) سے لیتھوینیا(Lithuania) یورپ کا سفر کیا اور وہاں نیکی کی دعوت عام کی نیز تنزانیہ (Tanzania) میں عاشقانِ رسول کے چھ مدنی قافلوں نے 12 دن کے لئے سفر اختیار کیا۔ بغدادی کابینہ بریڈ فورڈ(Bradford-U.K) سے ایک مدنی قافلے نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ڈنمارک (Denmark) کا سفر کیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے کئی اسلامی بھائیوں نے عمامہ شریف سجانے، مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے اور دیگر مدنی کاموں میں شرکت کی نیتیں کیں۔ **مسجد کا افتتاح** دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت بلونیا (Bologna) اٹلی میں فیضانِ غوثِ اعظم مسجد کے افتتاح کے سلسلے میں اجتماعِ ذکر و نعت کا سلسلہ ہوا جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ **مدرسۃُ المدینہ آن لائن(Online) کا افتتاح** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بمبئی ہند میں مدرسۃُ المدینہ آن لائن(Online) کاافتتاح ہوا۔

قُرعہ اندازی برائے ”جواب دیجئے“

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپریل2017ء کے شمارے میں ”جواب دیجئے“ کے عنوان کے تحت دیے جانے والے سوالات کے جوابی کوپن کثیر تعداد میں موصول ہوئے۔ ان کی قرعہ اندازی 15اپریل2017ء بروز ہفتہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں مدنی مذاکرے کے دوران کی گئی۔ حسنِ اتفاق کہ اس ماہ بھی جامعۃ المدینہ فیضانِ محمدی گلشنِ معمار باب المدینہ (کراچی) کے طالبِ علم ”اسد رضا عطاری ولد مُحبِ علی“ کا نام نکلا اور انہیں 1100 روپے کا ”مدنی چیک“ پیش کر دیا گیا۔

course” for Islamic brothers has been started in April 2017 in Bangladesh. About 70 participants are attending this course. ◈ A 26-hour “Madani In’amaat course” for Islamic sisters was conducted in Indian city Bhiwandi on 25th March, 2017. 58 participants attended the course. ◈ A 26-hour “Madani In’amaat course” for Islamic sisters was also conducted in Dhaka (Bangladesh), Dinajpur (Bangladesh) and Chittagong (Bangladesh) on 26th March 2017. About 63 participants attended the course.

Inauguration of Madrasa-tul-Madinah online

Madrasa-tul-Madinah online has been inaugurated in Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bombay (India).

Madani Qafilah:

For conveying the Call to Righteousness, a Madani Qafilah travelled from Baghdadi Kabinah Bradford (UK) to Denmark. By the blessing of Madani Qafilah, many Islamic brothers made the intentions of adorning their heads with Imamah [Islamic turban], studying in Madrasa-tul-Madinah Balighaan [for adults], and participating in other Madani activities.

Sunnah-inspiring Ijtima in the Masjid near the mausoleum of Ghareeb Nawaz رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

Situated within the premises of the mausoleum of Sayyiduna Khuwajah Ghareeb Nawaz رحمۃ اللہ تعالٰی is Masjid Akbar in Ajmer, Hind in which a member of Shura from Hind delivered a Sunnah-inspiring speech attended by a large number of devotees of Rasul. The member of Shura, accompanied by Islamic brothers, visited the blessed tomb and recited the “Fatiha” as well.

Travel with Madani Qafilahs.

A Madani Qafilah travelled from Oslo, Norway, to Lithuania, Europe, promoting the call to righteousness there. Moreover, six Madani Qafilahs of the devotees of Rasul travelled for 12 days in Tanzania.

Inauguration of Masjid

On the occasion of the inauguration of Faizan-e-Ghaus-e-A’zam Masjid, an Ijtima-e-Zikr-o-Na’at was held by Dawat-e-Islami’s Majlis Khuddam-ul-Masajid in Bologna, Italy. The Ijtima was attended by a large number of Islamic brothers.

Inauguration of Madrasa-tul-Madinah online

Madrasa-tul-Madinah online has been inaugurated in Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bombay (India).

Travel with Madani Qafilah

For conveying the Call to Righteousness, a Madani Qafilah travelled from Baghdadi Kabinah Bradford (UK) to Denmark. By the blessing of Madani Qafilah, many Islamic brothers made the intentions of adorning their heads with Imamah [Islamic turban], studying in Madrasa-tul-Madinah Balighaan [for adults], and participating in other Madani activities.

students were conferred with certificates. Upon the best educational performance, 2215 Pre-primary students whereas 1479 Primary students were awarded with Academic excellence certificate. اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! Since 10 April 2017, new educational year has been initiated.

Madani News of Islamic Sisters

Miscellaneous courses: For the Tarbiyat of Islamic sisters about Fiqh, Tajweed, Mohlikaat, Maamlat, 12-day 'Islami Zindagi course' from 15th March 2017, was held in the following cities: Babul Madinah (Karahi), Sardarabad (Faisalabad), Gulzar-e-Tayyibah (Sarghoda), Rawalpindi, Gujrat and Zamzam Nagar (Hyderabad), attended by approximately 193 participants. ◈ A 12-day "Special Islamic sister course" was conducted in Karachi [Pakistan] which started on 31st March, 2017. The course was offered to those Islamic sisters who have the yearning for carrying out Madani activities amongst the special Islamic sisters (mute, hearing-impaired and blind Islamic sisters) ◈ Starting from 31st March, 2017, a 12-day "Faizan-e-Namaz" course was conducted in Faisalabad, Sargodha, Gujrat and Hyderabad for teaching basic laws of Fiqh, Tajweed and Salah. About 117 participants attended the course.

Madani activities of Majlis Rabitah (Islamic sisters)

Madani activities: Through Majlis Rabitah, efforts are being made to convey the Madani message of Dawat-e-Islami to the Islamic sisters. Madani Halqah was arranged at the residence of an Islamic sister in Karachi. Bint-e-Attar سلمها الغفار [daughter of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat] specially attended the halqah and provided the Islamic sisters with Madani pearls.

Overseas Madani News

Madani news of embracing Islam

In the weekly Sunnah-Inspiring Ijtima' at Chittagong (Bangladesh), a Non-Muslim embraced Islam who was then named Abdur-Rahman. Also, a Non-Muslim embraced Islam in Suriname (South America) on the hands of a Muballigh of Dawat-e-Islami.

Different courses

In Jumadal Ukhra 1438, March 2017, 22 different Madani courses were offered in Hind by Majlis Madani courses including 7-day Faizan-e-Namaz course, 12-day Islah-e-A'maal course and 26-day Madani work course. As a whole, the number of attendees was 779. ◈ A 63-day "Madani Tarbiyyati

Maktaba-tul-Madinah stalls at book fairs

Maktaba-tul-Madinah, the publishing department of Dawat-e-Islami, not only publishes books and booklets and sells them at low prices but also sets up its stalls from time to time at different book fairs within and outside Pakistan with the purpose of promoting the call to righteousness. The stalls of Maktaba-tul-Madinah were set up at the international book fairs held in Masqat – the capital of Oman – in February, 2016 and February, 2017; and in Sharjah (UAE) in March 2017. These stalls were also set up in the book fairs held at Expo Centre Karachi and Agricultural University Sardarabad (Faisalabad) in December 2016 and in March 2017 respectively. Books and booklets in different languages, released by Maktaba-tul-Madinah, were made available at these stalls which were visited by thousands of Islamic brothers, as a whole. Different booklets were distributed among the visitors and call to righteousness was also conveyed to them.

Different Courses

In Jumadal-Ukhra 1438, March 2017, fifty two different Madani courses were offered in Pakistan by Majlis Madani courses including 7-day Faizan-e-Namaz course, 12-day Islah-e-A'maal course and 26-day Madani work course. As a whole, the number of attendees was1053.

Popularity of Sahri Ijtima'at (congregation)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ! In the Madani environment of Dawat-e-Islami, along with other righteous deeds, people are also encouraged to observe supererogatory fasts. One Madani In'aam, mentioned in 72 Madani In'amaat booklet bestowed by Shaykh-e-Tareeqat Ameer-e-Ahl-e-Sunnat, دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه is about observing fast either on Monday or any other day in a whole week. . In order to propagate the blessed deed of supererogatory fasts, Sahri Ijtima'at are frequently held especially in the sacred months of Rajab and Shaban. Right after Isha Salah, Sunnah inspiring Bayan is started, Salat-al-Tawbah (the Salah of repentance) is performed, Islamic brothers do Fikr-e-Madinah (Assessing deeds whilst filling the blanks given in the pocket-sized Madani In'amaat booklets), sleeping and waking up Sunnah and its decorum are delivered then there is a rest break. Approximately, one hour and 19 minutes prior to the end time of Sahri, Islamic brothers are woken up; they listen to the virtues of offering Tahajjud Salah etc. Then Tahajjud Salah is performed thereafter supplication. After the Fajr Azan, Islamic brothers call out Sada-e-Madinah i.e., they wake up the Muslims for Fajr Salah. After having performed Fajr Salah, Madani Halqahs (consisting of recitation of Glorious Quran with Tarjuma and Tafseer, 4 pages from Faizan-e-Sunnat and Shajarah etc.) are conducted until there is a time of Ishraaq and Chaasht which is followed by Salat-o-Salaam, the last spiritual recitation. Until now (12 Rajab-ul-Murajjab 1438), in Markaz-ul-Auliya (Lahore) alone, 211 Sahri Ijtima'at have been conducted, attended by thousands of Islamic brothers collectively.

Announcement of result in Dar-ul-Madinah and the new educational year has initiated

Upon the completion of the study period of 2016-17, the result announcement ceremony of Islamic schooling system Dar-ul-Madinah (The incredible combination of both Islamic and worldly education) was conducted on the 29th and 30th of March. On the auspicious occasion, Madani children recited Hamd and Naat in a graceful manner as well as they presented lovely Madani Khakay performance. For 100% attendance, 206 Pre-primary students whereas 271 Primary

Madani News of Departments
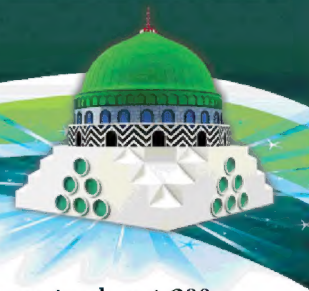
By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, Dawat-e-Islami has conveyed its Madani message to almost 200 countries of the world. It is also rendering services to Sunnah in more than 103 departments. Please have glimpses of the Madani activities of a few departments:

Efforts of the Majlis Khuddam-ul-Masajid

By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, Dawat-e-Islami is not only a "Masjid-filling movement" but also a "Masjid-making movement". Due to the non-observance of Islamic teachings among the Muslims, many Masajid had been permanently locked in several villages etc. Reaching such villages, the Madani Qafilahs of Dawat-e-Islami opened those Masajid, cleaned them and conveyed call to righteousness to the locals, making them attend those Masajid. Moreover, fulfilling Islamic and legal requirements, the Majlis Khuddam-ul-Masajid of Dawat-e-Islami is busy building Masajid in the areas where there is a need. These Masajid are constructed at suitable sites. By virtue of the efforts made by this Majlis, more or less 2000 Masajid have so far been constructed within and outside Pakistan. Moreover, until the time of writing this news, more or less 510 Masajid are under construction in Pakistan alone. After the completion of the construction work, these Masajid are inaugurated from time to time and five times congregational Salahs are started there. Mentioned here is a list of the Masajid inaugurated in March 2017 under the supervision of the Majlis Khuddam-ul-Masajid: Faizan-e-Jamal-e-Mustafa Masjid at Bari Imam area in Islamabad ◈ Faizan-e-Aal-e-Barakaat Masjid at Najeebi Plaza Mobile Market Abdullah Haroon Road, Sadar Bab-ul-Madinah, (Karachi)◈ Faizan-e-Khadeejat-ul-Kubra Masjid at Makkah city Malir Bab-ul-Madinah, (Karachi) ◈ Madinah Masjid in Madinah-tul-Awliya Multan◈ Jam-e-Masjid Ashraf and Jam-e-Masjid Faizan-e-Ghaus-e-A'zam in Orangi Town Bab-ul-Madinah, (Karachi).Furthermore, the foundation stone of Jam-e-Masjid Faizan-e-Ghaus-e-A'zam and Madrasa-tul-Madinah was laid in Islamabad, whereas the construction work of Faizan-e-Jamal-e-Mustafa Masjid was started in Baagh-e-Attar (Kala Baagh, district Mianwali) Punjab, Pakistan.

Sunnah-inspiring Ijtima for "Special Islamic Brothers"

A Sunnah-inspiring Ijtima was held by Dawat-e-Islami's Majlis for "Special Islamic brothers" at a local hall in Musa Lane area of Bab-ul-Madinah, (Karachi) in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech. This Ijtima was attended by a large number of "Special Islamic Brothers" (i.e. the speech-impaired, the visually-impaired and the hearing-impaired). Moreover, normal Islamic brothers and a member of the Sindh assembly, Jawed Nagori, also attended it.

Ijtima-e-Zikr-o-Na'at for Isaal-e-Sawab

A Sunnah-inspiring Ijtima was held in Markaz-ul-Awliya (Lahore) by Majlis judges and lawyers for the Isaal-e-Sawab of the father of Mr. Abdus Samad Khan, a member of the Punjab bar council. The Ijtima was attended by a large number of judges and lawyers.

4 کے عدد میں حیران کن مطابقت

- خلفائے راشدین بھی **چار** ہیں: حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین (مکاشفۃ القلوب، ص302 ملخصاً)
- ماہِ حرام (حرمت والے مہینے) **چار** ہیں (رجب المرجب، ذوالقعدۃ الحرام، ذوالحجۃ الحرام اور محرم الحرام)۔
- افضل ترین فرشتے **چار** ہیں (حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام)
- آسمانی کتابوں میں مشہور کتابیں **چار** ہیں (قراٰن پاک، تورات، زبور اور انجیل)۔
- وضو کے اعضا **چار** ہیں (یعنی وضو میں چار فرض ہیں، چہرہ دھونا، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا)۔
- افضل ترین کلماتِ تسبیح **چار** ہیں (یعنی سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ)
- حساب کے اہم ارکان **چار** ہیں: اکائیاں، دہائیاں، سینکڑے اور ہزار۔
- اوقات **چار** ہیں: ساعت (گھڑی)، دن، مہینا اور سال۔
- سال کے موسم **چار** ہیں: سرما، گرما، بہار اور خزاں۔
- طبائع **چار** ہیں: حرارت (گرم)، برودت (سرد)، یبوست (خشکی)، رطوبت (تری)۔

1

وہ کون سی نماز ہے جس کی آخری صف سب سے افضل ہے؟

3

اسلام میں سب سے پہلے کس کا مال بطورِ میراث تقسیم ہوا؟

4

کون سی سنّت ہے جو فرض سے افضل ہے؟

(1) نمازِ جنازہ (جواب الفقہ، ص119) (2) مچھلی اور ٹڈی (ایضاً، ص190) (3) حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالٰی عنہ (ایضاً، ص197) (4) جمعہ کی نماز کے لئے اذان سے پہلے جانا، اذان کے بعد جانے والے فرض سے افضل ہے۔ (ایضاً، ص201)

گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول

اَز: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

جتنا ہو سکے اپنی بھنویں (Eyebrow) پانی سے تَر رکھئے چولہے کا اِستعمال کم کر دیجئے ایک چھوٹا تولیا (Towel) گیلا کر کے سر پر رکھنے کے لئے اپنے ساتھ رکھئے دھوپ میں نکلنے سے پرہیز کیجئے دھوپ میں نکلنا ہی ہو تو سَر اور گردن ڈھانپ کر یا ہو سکے تو چھتری لے کر نکلئے دھوپ میں نکلتے وقت سَن گلاسز کا اِستعمال آنکھوں کو گرمی سے مُتَأَثِّر ہونے سے بچاتا ہے فوم کے گدیلے پر سونے سے پرہیز کیجئے روزانہ کم از کم 12 بلکہ ہو سکے تو 14 گلاس پانی پیجئے سَتّو کا شربت، کھیرے کا جوس، ناریل کا پانی، گنّے کا خالص رس، شہد ملا پانی، لیموں پانی اور نمکین چھاچھ اِستعمال کیجئے کدّو شریف، بینگن، چُقندر، مُولی وغیرہ سبزیوں کا اِستعمال خوب بڑھا دیجئے ☆ کھانوں میں گرم تاثیر والے مسالوں کے بجائے ٹھنڈی تاثیر والے مسالے جیسے: ہلدی، دار چینی، ٹماٹر، دہی، آلو، ہرا دھنیا وغیرہ اِستعمال کیجئے گرم مسالے ڈالنے ہوں تو کالی مرچ، ہری مرچ یا پِسی ہوئی لال مرچ وغیرہ کم مقدار میں ڈالئے چاول کا اِستعمال بڑھا دیجئے (پانی میں ابلے ہوئے چاول کھانا مناسب ہے) دہی کھچڑی گرمیوں کی بہترین غذا ہے آم، آڑو، خوبانی، اَمرود، خربوزہ، تربوز، ناریل نیز دیگر موسمی پھلوں کا اِستعمال کیجئے بدن کے پانی اور نمکیات کا توازُن برقرار رکھنے کے لئے O.R.S. کا اِستعمال کیجئے۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق عمل کریں) گرم غذاؤں، زیادہ مٹھاس والے شربت، خوب میٹھی ڈِشوں، کولڈ ڈرنکس، زیادہ گھی تیل والے کھانوں اور دیر میں ہضم ہونیوالی غذاؤں نیز کیفین (Caffeine) والی اَشیا مثلاً چاکلیٹ، وغیرہ کا اِستعمال کم سے کم کیجئے ٹھنڈی تاثیر والے عِطْرِیات مثلاً شَمامۃُ العنبر، حِنا، گُلاب، صَنْدَل، موتیا، خَس، کیوڑا، چمپا وغیرہ اِستعمال کیجئے مُشک، کستوری، عُود، عنبر، زعفران، وغیرہ گرم تاثیر والے عِطْرِیات سردیوں میں اِستعمال کرنا زیادہ مناسب ہیں دن میں دو مرتبہ نہانا مفید تر ہے۔ (ماخوذ از "گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول"، ص 7 تا 12 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

ISBN 978-969-631-879-8

0132010

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net

MC 1286